# هو المستعان

## حصہ اوّل

تفسیر بشارات حضرت خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم مندرجہ عہد عتیق وجدید

جس مین

صرف توریت شریف کی بشارات کی تفسیر ہے

موسوم بہ تفسیر

# منتخب العہدین

مؤلفہ

جناب مولوی سید محمد محی الدین خان صاحب جسٹس ہائی کورٹ سرکار نظام

خلد اللہ ملکہ

در بلگام مطبع عام مفید عام باہتمام محمد قادر علی خان صوفی طبع شد

سنہ ۱۹۰۱ء

# فہرست مقدمۂ تفسیر منتخبات التہذیب

# فہرست منتخبات العہدین حصۂ اول
یعنی
# تفسیر منتخبات توریت



بسم اللہ الرحمن الرحیم

# حامداً و مصلیاً

مجموعۂ عہدین کی اصل کتابین عبرانی ہین جن کا عبرانی سے یونانی مین ترجمہ ہوا یونانی سے اور زبانون مین ترجمہ ہوا چونکہ یہ آسمانی کتابین ہین جنسے زیادہ فصیح اور بلیغ کلام نہیں ہوسکتا اور انواع و اقسام کے صنائع پر مشتمل ہین اور بیشتر نہایت مشکل مضامین سے بہری ہوئی ہین اسوجہ سے فی الواقع ان کتابون کی مضامین کا ترجمہ کسی دوسری زبان مین کوئی سہل امر نہیں ہے جبتک مترجم دونون زبانون مین نہایت اعلیٰ درجہ کی لیاقت نہ رکہتا ہو اور مضامین کو بخوبی نہ سمجہتا ہو ہرگز دوسری زبان مین کسی مضمون کا ترجمہ نہیں کرسکتا اور باینہمہ جن وسیع معانی کے الفاظ ایک زبان مین ہون دوسری زبان مین اُسی کی مساوی الفاظ کا ملنا سہل نہین ہے ایک زبان مین جو تصور جن الفاظ کے ذریعہ سے ادا کیا گیا ہو اُسی تصور کو دوسری زبان مین اُسیطرح ادا کرنا مشکل ہے پس ان وقتون کی وجہ سے آسمانی کتابون کا ترجمہ دوسری زبان مین جسقدر خطرناک ہے ظاہر ہے بیشتر ان وجوہ سے بہی یونانی ترجمہ بہت سی خرابیون کا سبب ہوا اور نیز ذاتی اغراض سے بہی اسی طرح یونانی سے دوسری زبانون مین ترجمہ مین خرابیان بڑہین چونکہ تعصبات اور ذاتی اغراض اور بے احتیاطی اسقدر بڑہی ہوئی تہی کہ عہد عتیق کی (۳۰) کتابین جنکا وجود موجودہ مجموعہ عہد عتیق سے ثابت ہے تلف ہوگئین اب اُنکا کہین پتہ تک نہیں ہے اور نیز عہد عتیق مین تصرفات اور تحریفات بہی معقول دلائل سے بخوبی ثابت ہین تب ظاہر ہے کہ ایسے غیر محتاط لوگون نے کیا کچہ نہ کیا ہوگا علی ہذا مجموعہ عہد جدید

جس مین سے (۴۸) کتابون پر تو جعلی ہونے کا الزام لگاکر مجموعہ سے خارج کردیا گیا ہے اور جو کچھ
اصلی مانا گیا ہے اُس مین مفسرین نے ایک لاکھ پچاس ہزار اختلاف عبارات اور سہو کاتب وغیرہ
اغلاط اور (۶۰) مقامات مین تحریف تسلیم کی ہے جو حالات موجودہ مجموعۂ عہدین کو بمقابلہ اصلی مجموعہ
عہدین بہت مشتبہ قرار دیتے ہین اور اس مین ذرا شک نہین کہ مجموعۂ عہدین مین بہت کثرت کے ساتھ
تصرفات ہوئے اور تحریفات کی گئین۔ اکثر وہ کتابین تلف کی گئین جن مین بشارات تھین
اور اکثر ایسی آیات نکال ڈالی گئین یا اون مین ترمیمات عمل مین آئین لیکن چونکہ یہہ آسمانی
کتابین ہین اور اکثر مضامین اسقدر مشکل اور توضیح اور تشریح طلب ہین جنھین معمولی معلومات
معمولی سمجھ کے لوگ نہین سمجھ سکتے اس وجہ سے باایںہمہ موجودہ مجموعہ مین بکثرت بشارات حضرت
خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق باقی موجود ہین جن مین سے اکثر مضامین کی پیچیدگی
اور حالات کی ناواقفیت کی وجہ سے باقی رہ گئی ہین اور بعض غلط فہمی مطالب کی وجہ سے
ممکن ہے بعض تاویلات کی گنجایش کی وجہ سے مختلف اغراض سے باقی رکھی گئی ہون
بہرحال باوجود تصرفات و تحریفات کثیرہ کے بھی بشارات معدوم نہین ہوئین۔
لیکن یہودیون اور مسیحیون کی تفاسیر کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بشارات سے متعلق تاویلات
تاریخی حالات کے مغالطون پر مبنی ہین اور اکثر بشارات کا اصلی مفہوم معلوم کرنے کے لئے
تاریخی حالات سے واقفیت ضرور ہے اس لئے کہ یہود اور نصاری حضرت خاتم الانبیا
صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق بشارات کو دیگر انبیا علیہم السلام یا سلاطین سے متعلق ثابت
کرنے کے لئے کوشش کرتے ہین اور اکثر تاریخی مغالطون سے کام لیتے ہین
جس زمانہ مین مین نے تشخیص المقال عربی کا اُردو مین ترجمہ کیا جو بنام اثبات الحق شایع ہوا
اسکے تذنیب کے مندرجہ بشارات کو مین نے مزید توضیح کا محتاج پایا اور نیز میرے خیال
مین بشارات کا مضمون تشخیص المقال کے مضامین مین سب سے زیادہ اہم تھا اور ضرور تھا

کہ تذنیب مذکورہ مین اور ضروری اور زیادہ قریب الفہم بشارات اضافہ کیجائین لیکن جس خیال سے
مصنف صاحب مرحوم نے نہ اور زیادہ بشارات درج فرمائین نہ موجودہ بشارات کی توضیح فرمائی وہی
خیال مجھے بھی مانع ہوا اس لئے کہ فی الحقیقت تلخیص المقال بشارات ہی سے متعلق نہین ہے بلکہ مختلف
مضامین پر حاوی ہے اس مین زیادہ بشارات کا جمع کرنا باعث طوالت کتاب تھا اسی وجہ سے
مصنف صاحب نے موجودہ بشارات اور موجودہ توضیح پر اکتفا فرمایا چونکہ بشارات اسقدر کثیر ہین کہ
اگر اونمین سے زیادہ واضح بشارات بھی منتخب کر کے انکی توضیح کیجاے تو ایک مستقل کتاب تلخیص المقال
سے کئی چند بڑی ہوگی لہذا بجائے اسکے کہ مین اوسکی تذنیب پر حاشیہ لکھتا مین نے یہہ مناسب سمجھا
کہ علیحدہ ایک مستقل کتاب لکھون جو بجاے تذنیب کتاب مذکورہ کام مین آئے اور کل صریحی بشارات
مجموعہ عہدین معہ ضروری توضیحات کے ایک جا مل سکین پس مین نے منجملہ اون صحائف اور
ابواب کے جن مین بشارات تھین ایسی بشارات جو زیادہ صریحی اور قریب الفہم تھین حسب ذیل منتخب کین

| مجموعہ عہد عتیق | | مجموعہ عہد عتیق | | مجموعہ عہد جدید | |
|---|---|---|---|---|---|
| نام کتاب | تعداد بشارات | نام کتاب | تعداد بشارات | نام کتاب | تعداد بشارات |
| (۱) توریت شریف . . . | (۵) | (۹) کتاب عموس علیہ السلام | (۶) | (۱) انجیل متی . . . | (۱۰) |
| (۲) زبور . . . . | (۲۰) | (۱۰) کتاب عبدیاہ ع . . | (۱) | (۲) انجیل یوحنا . . . | (۶) |
| (۳) کتاب یسعیاہ علیہ السلام | (۴۰) | (۱۱) کتاب میکاہ علیہ السلام | (۴) | (۳) مکاشفات یوحنا . . . | (۱۴) |
| (۴) کتاب یرمیاہ علیہ السلام | (۵) | (۱۲) کتاب حبقوق ع . . . | (۲) | | |
| (۵) کتاب حزقی ایل ع | (۷) | (۱۳) کتاب صفنیاہ ع . . | (۱) | | |
| (۶) کتاب دانیال ع | (۶) | (۱۴) کتاب حجی ع . . . | (۲) | | |
| (۷) کتاب ہوسیع ع | (۷) | (۱۵) کتاب ذکریا ع . . . | (۱۱) | | |
| (۸) کتاب یوایل ع | (۳) | (۱۶) کتاب ملاکی ع . . . | (۱) | | |

اور سب سے اخیر ترجمہ جو پنجاب بائبل سوسیٹی نے ۱۸۹۵ء مین مجموعۂ عہدین کا شایع کیا تہا اُسی سے بشارات مذکورہ سے متعلق آیات کا ترجمہ نقل کیا گو اصل عبری مجموعہ کے مقابلہ مین ترجمہ جیسا عمدہ چاہیے ویسا تسلیم کرنا مشکل ہے لیکن مین نے بغیر سخت ضرورت کے ترجمہ پر زیادہ نکتہ چینی نہین کی البتہ جہان ترجمہ عمداً غلط کیا گیا تہا یا ترجمہ محض غلط تہا وہان اصل عبری آیات نقل کرکے مختلف ترجمونکا تذکرہ کرنیکے بعد بائبل سوسیٹی کے ترجمہ کو نہایت بدیہی دلائل سے غلط ثابت کیا ہے۔

اور مفسرین مسیحی نے اپنی تفاسیر مین جو کچھہ ان آیات کی تفسیر تحریر فرمائی تہی اور جو کچھہ معانی ان آیات کے قرار دیے تہے اُسکا تذکرہ کرنیکے بعد مین نے اپنی رائے لکھی ہے اور بے ضرورت اُن مفسرون کی رای سے بہی اختلاف نہین کیا اور جہان جہان اُن مفسرون کی رائے اتفاق کے قابل نہین تہی اونکی رای سے موجہ دلائل کے ساتہہ اختلاف کیا ہے اور معقول دلائل کے ساتہہ واقعی معانی اور واقعی مفہوم ثابت کیا ہی اور اس امر کا پورا لحاظ رکہا ہے کہ مناظرہ کی حد سے تجاوز نہ ہونے پائے۔ چونکہ ان بشارات کا سمجہنا زیادہ تاریخی حالات کے علم پر موقوف تہا اسلئے جسقدر معتبر ذرایع سے تاریخی حالات بہم پہونچے اور جسقدر مجموعۂ عہدین مین تصرفات اور تحریفات سے متعلق واقعات دریافت ہوئے انہین مقدمۂ کتاب مین جمع کر دیا ہے اور ہر ایک بشارت کی تفسیر مین بہی جسقدر اوسکی توضیح کے لئے ضرورت تہی تاریخی حالات لکہدئے ہین تاکہ مقدمہ سے سرسری طور پر تاریخی حالات ذہن نشین ہو جائین اور ہر بشارت کی تفسیر کے سمجہنے مین کوئی وقت واقع نہ ہو چونکہ یہہ کتاب منتخبات عہدین کی تفسیر ہے لہذا اس کا نام (تفسیر منتخبات العہدین) رکہہ دیا گیا ہے جسکے چار حصے ہین پہلے حصے مین مقدمہ اور بشارات توریت کی تفسیر ہے اور دوسرے حصہ مین زبور اور کتاب یسعیاہ علیہ السلام کی تفسیر ہے تیسری حصہ مین (۱۳) صحائف انبیا علیہم السلام کی تفسیر ہے چوتھے حصہ مین مجموعہ عہد جدید کی تفسیر اور خاتمہ کتاب ہے۔




**توریت کا مفہوم** (۱) علمائے مسیحی "توریت" کا مفہوم وہ کلام الٰہی خیال کرتے ہین جو انبیاء بنی اسرائیل پر نازل ہوا ہے۔ دراصل "توریت" ایک عبرانی لفظ ہے جس کے معنی تعلیم کے ہین اور موجود مجموعہ کے چار حصے ہین پہلے حصہ مین حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پانچ کتابین ہین وہی "توریت" کہلاتی ہین یعنی صرف انہین پانچ کتابون پر لفظ "توریت" کا اطلاق ہوتا ہے۔ دوسرے حصہ مین دیگر انبیا علیہم السلام کی (۱۳) کتابین ہین اور تیسرے حصہ مین زبور ہے جس کی (۱۵۰) سورتین ہین اور ہر سورۃ زبور کہلاتی ہے۔ چوتھے حصہ مین پھر اور انبیا علیہم السلام کے (۲۰) صحائف ہین اور اس مجموعہ کو مجموعۂ عہد عتیق کہتے ہین اور اکثر اس کل مجموعۂ کو بھی "توریت" سے تعبیر کرتے ہین۔

**توریت کی تفصیل** (۲) مجموعۂ عہد عتیق مین (۶۹) کتابین شامل تھین جن مین سے اب (۳۹) کتابین موجود ہین اور (۳۰) کتابین مفقود ہین جن مین سے حسب ذیل (۴۲) کتابین تو علمائے مسیحی بھی صحیح اور الہامی تسلیم کرتے ہین۔ اور خود مفسرین بھی اس امر کے قائل ہین کہ یہودیون نے جو بیس (۲۴) الہامی کتابین صحیح مجموعہ عہد عتیق مین سے خارج کر دین (۱) جنگ نامہ محولہ درس چہاردہم باب

بست و یکم کتاب شمار (۲) کتاب الیاشر محولہ درس سیزدہم باب دہم کتاب یشوع اور درس بست و ہشتم باب اول کتاب دوم صموئیل (۳) کتاب یاہو پیغمبر بن حنانی محولہ درس سی و چہارم باب بستم اخبار الایام (۴) کتاب سمعیاہ نبی محولہ درس پانزدہم باب دوازدہم کتاب دوم اخبار الایام (۵) کتاب عیدو غیب محولہ درس پانزدہم باب دوازدہم کتاب دوم اخبار الایام (۶) کتاب ناتھین نبی (۷) کتاب اخیاہ نبی (۸) مشاہدات عید و غیب جو تینون محولہ درس انتیس باب نہم کتاب دوم اخبار الایام ہین (۹) کتاب اعمال سلیمان محولہ درس چہل و یکم باب یازدہم کتاب اول سلاطین (۱۰) کتاب اشعیا جس مین حال عزیا بادشاہ یہوداہ کا من اول الی آخرہ درج ہے محولہ درس بست و دوم باب ششم کتاب دوم اخبار الایام (۱۱) کتاب مشاہدات اشعیاہ نبی محولہ درس سی و دوم باب سی و دویم کتاب دوم اخبار الایام (۱۲) کتاب تاریخ تصنیف صموئیل محولہ درس سیم باب بست و نہم کتاب اول اخبار الایام (۱۳) ایک ہزار پانچ گیت سلیمان علیہ السلام کے (۱۴) کتاب سلیمان خواص نباتات اور حیوانات کے بیان مین (۱۵) تین ہزار امثال سلیمان کی جن مین سے کچھہ اب بھی عہد عتیق مین موجود ہین چنانچہ تعداد گیت اور وجود کتاب خواص اور تعداد امثال درس سی و دوم و سی و سوم باب چہارم کتاب سلاطین سے ظاہر ہے (۱۶) مرثیہ یرمیاہ جو علاوہ نوحہ یرمیاہ نبی ہے محولہ درس سی و پنجم باب سی و پنجم کتاب دوم اخبار الایام (۱۷) کتاب لیموئیل محولہ درس اول باب سی و یکم کتاب امثال (۱۸) کتاب اجور ین محولہ درس اول باب سیم امثال (۱۹) موسی علیہ السلام کی چھہ کتابون کا مجموعہ یعنی (۱) کتاب مشاہدات (۲) کتاب پیدایش خرد (۳) کتاب معراج (۴) کتاب الاسرار (۵) کتاب ٹسٹمنٹ (۶) کتاب الاقرار جو یہہ چھئون علٰحدہ علٰحدہ شمار ہونگی - اس طور پر تو کل چوبیس کتابین ہوتی ہین یہہ کتابین باتفاق علماے مسیحی صحیح اور الہامی تھین اور ما سوا ان کتابون کے حسب ذیل چھہ کتابین مسیحیون مین مختلف فیہ تھین جنہین بعض علمانے مسیحی الہامی اور صحیح خیال کرتے تھے اور بعض غیر معتبر سمجھتے تھے اور جعلی خیال کرتے تھے (۱) کتاب سوم عزرا (۲) کتاب چہارم عزرا (۳)

کتاب معراج اشعیا (۴) کتاب مشاہدات اشعیا (۵) ملفوظات حبقوق (۶) زبور سلیمان موجود

عہد عتیق میں جو (۳۹) کتابیں ہیں وہ حسب ذیل ہیں۔

| نام کتاب | تعداد ابواب | نام کتاب | تعداد ابواب |
|---|---|---|---|
| پیدائش .......... | ۵۰ | ایوب .......... | ۴۲ |
| خروج .......... | ۴۰ | زبور .......... | ۱۵۰ |
| احبار .......... | ۲۷ | امثال .......... | ۳۱ |
| گنتی .......... | ۳۶ | واعظ .......... | ۱۲ |
| استثنا .......... | ۳۴ | غزل الغزلات .......... | ۸ |
| یشوع .......... | ۲۴ | یسعیاہ .......... | ۶۶ |
| قاضیون .......... | ۲۱ | یرمیاہ .......... | ۵۲ |
| روت .......... | ۴ | یرمیاہ کا نوحہ .......... | ۵ |
| ا-سموئیل .......... | ۳۱ | حزقی ایل .......... | ۴۸ |
| ۲-سموئیل .......... | ۲۴ | دانی ایل .......... | ۱۲ |
| ا-سلاطین .......... | ۲۲ | ہوسیع .......... | ۴ |
| ۲-سلاطین .......... | ۲۵ | یوایل .......... | ۳ |
| ا-تواریخ .......... | ۱۵ | عموس .......... | ۹ |
| ۲-تواریخ .......... | ۳۶ | عبدیاہ .......... | ۱ |
| عزرا .......... | ۱۰ | یونہ .......... | ۴ |
| نحمیاہ .......... | ۱۳ | میکاہ .......... | ۷ |
| آستر .......... | ۱۰ | نحوم .......... | [illegible] |

| تعداد ابواب | نام کتاب | تعداد ابواب | نام کتاب |
|---|---|---|---|
| ۲ | حجی | ۳ | حبقوق |
| ۱۴ | ذکریاہ | ۳ | صفنیاہ |
| | | ۴ | ملاکی |

توریت مین تحریف

(۳) مفسرین بیبل و دیگر علماے مسیحی مقر ہین کہ یہود نے کتب متذکرہ دفعہ (۲) پہاڑین اور جلادین کرنیز اشتم کا خیال ہے کہ درس بست و سوم باب دوم متی کے بموجب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا خطاب ناصری نہ ملنا بھی اسی کی دلیل ہے ممفرڈ اپنی کتاب سوالات السوال مطبوعہ لندن مشتہرہ ۱۸۴۳ء مین سوال دویم کے ذیل مین لکھتے ہین کہ کتابین محولہ درس بست و سوم باب دوم متی نیست و نابود ہوگئی ہین اس لئے کہ جو کتابین انبیا کی اب موجود ہین کسی مین عیسیٰ ناصری درج نہین ہے اور کرنیز اشتم اپنی ہوملی یعنی تفسیرین متی مین تحریر فرماتے ہین کہ بہت سے پیغمبرون کی کتابین نیست و نابود ہوگئی ہین اس لئے کہ یہود نے غفلت بلکہ بے دینی سے بعض کتابین کھودین بعض کتابین پہاڑ ڈالین بعض کتابین جلادین اور یہہ امر کہ یہود نے قصداً کتابین پہاڑین اور جلائین مرجح ہے اس لئے کہ حواری مسائل دین عیسوی کی تائید مین اُن کتابون کو سند قرار دیتے تھے اس بغض سے وہ کتابین نابود کین جسٹن فرماتے ہین کہ یہود نے بہت سی کتابین عہد عتیق مین سے اس لئے نکالڈالین کہ یہہ خیال کیا جاوے کہ عہد جدید عہد عتیق کے مطابق نہین ہے اور بیلی جو مقتداے علماے مسیحی ہین یہ تحریر فرماتے ہین کہ شہادت مسیح علیہ السلام سے اسیقدر ثابت ہوتا ہی کہ مسیح علیہ السلام کے زمانہ مین یہ کتابین موجود تہین اُس شہادت سے کتابون کی تعداد اور ہر ہر جملہ اور ہر ایک لفظ کی تصدیق نہین ہوتی پس اگر مسیح علیہ السلام کی تصدیق کو تعداد کتب اور آیات سے مطابق کیا جاے تو لازم ہوگا کہ یا متی حواری کو جھوٹا تسلیم کیا جاوے اسلئے کہ جن کتب کا وجود نہین ہے اونکا حوالہ دیا ہے یا معاذ اللہ مسیح علیہ السلام کی تصدیق کو غلط مانا جاوے علماے مسیحی نہ متی حواری

معاذاللہ مسیح علیہ السلام پرکذب جائز رکھین گے پس ہر طرح یہ تسلیم کیا جائیگا کہ یہود نے کتب مذکورہ بالا جلادین اور معدوم کردین یا جن ورسون مین ان کتب کا حوالہ ہے انھین الحاقی سمجھا جائے بہرحال اس مین ذرہ شک نہین ہے کہ تحریف ہوئی۔ ہنری واسکاٹ کی تفسیر سے بخوبی ظاہر ہے کہ یہود نے قبل از تشریف فرمائی مسیح علیہ السلام و اُسکے بعد اکثر کتب عہد عتیق ضایع کین۔

یوہینی مس مورخ کتاب چہارم تاریخ کے باب ہیچ ہم مین لکھتا ہے کہ جسٹن شہید نے بمقابلہ طرق یہود کے چند پیشین گوئیان ذکر کرکے کہا کہ یہود نے انہین کتب مقدسہ سے نکال ڈالا ہے اور وائش نے اپنی کتاب کی جلد سوم مین لکھا ہے کہ مجھے شک نہین کہ جسٹن نے بوقت مباحثہ طرق یہود کے اخراج عبارت کا الزام یہود کو دیا اگرچہ بالفعل وہ عبارتین نسخہ وسپٹوا جنٹ مین موجود نہین ہین مگر جسٹن کے عہد مین اور ارنیوس کے زمانہ مین دونون نسخون مین موجود اور جزو کتاب تہین بالتخصیص وہ عبارت جو کتاب یرمیاہ مین تہی اور گریٹ حاشیہ کتاب ارنیوس مین اور سنلبر جیس حاشیہ کتاب جسٹن مین یہہ گمان ظاہر کرتے ہین کہ جناب پطرس حواری کو بوقت تحریر ورس ششم باب چہارم نامہ اول مین اس پیشین گوئی کا لحاظ تہا۔ اور ہارون صاحب مفسر بائبل جلد چہارم تفسیر مین لکھتے ہین کہ جسٹن بمقابلہ طرق یہود دعوی کرتا تہا کہ عزرا نے لوگون سے کہا تہا کہ طعام عید فصیح ہمارے مسیحی خداوند کا طعام ہے اگر خداوند کو اس طعام سے بہتر جانوگے اور اسپر ایمان لاؤ گے تو یہہ زمین کبھی ویران نہ ہوگی اور جو اسپر ایمان نہ لاؤ گے اور اوس کا وعظ نہ سنوگے تو غیر قومین استہزا کرین گی اور وائی ٹیکر لکھتے ہین کہ یہہ فقرہ غالبًا باب ششم عزرا مین جو تہا اور اکیسوان ہوگا اور ڈاکٹر اے کلارک صاحب جسٹن کے قول کی تصدیق کرتے ہین ان اقوال سے جیسا کہ تحریف کتب عہد عتیق ثابت ہوتی ہے اسی طرح نسخہ عبری اور ترجمہ سپٹوا جنٹ کی بے اعتباری ثابت ہوتی ہے جو دوسو برس قبل از تولد مسیح بہتر اخبار نے یونانی زبان مین ترجمہ کیا تہا پس اب علماے مسیحی کو اوسکی صحت پر زور نہ دینا چاہیئے ہنری واسکاٹ مفسر بائبل

جلد اول تفسیر مین تحریر فرماتے ہین کہ اگسٹائن نے یہود پر الزام لگایا کہ اونہون نے انبیا علیہم السلام کی عمرون مین تحریف کی اس لیئے کہ آدم کی عمر نسخہ عبری مین ایک سوتین مندرج ہے اور یونانی ترجمہ مین دو سو تیس لکھی گئی ہے علی ہذا القیاس اورونکی عمر اگسٹائن نے یہود پر یہہ بھی الزام لگایا ہے کہ اونہون نے نسخہ عبری مین بھی تحریف کی ہے اور کل قدیم مسیحیون کی بھی یہی راے تھی اور کہتے تھے کہ یہہ تحریف ۱۳۰ء مین وقوع مین آئی۔

| موجودہ مجموعۂ عہد عتیق کے متغیر ہونیکے بعض دلائل |
|---|

(۴) دراصل موسیٰ علیہ السلام کی اصل توریت معدوم ہونے کے علماء یہود اور نصارا قائل ہین اور اونہین اس بات اتفاق ہے کہ معدوم ہونیکے بعد عزرا نبی علیہ السلام نے توریت کو پھر جمع کیا تاہم نبی ہارون مین صحیح توریت کا وجود متحقق ہوتا ہے جیساکہ روایات ذیل کو مجموعۂ[۱] موجودہ عہد عتیق کے مقابلہ سے بخوبی معلوم ہو سکتا ہے کہ موجودہ مجموعہ کسقدر متغیر شدہ ہے۔

| بشارت توریت مظہرہ (۱) کعب الاخبار |
|---|

کعب الاحبار سے روایت ہے کہ اونہون نے بیان کیا کہ میرے باپ پاس ایک سفر توریت کا تھا جسکو وہ صندوق مین بند کرتے تھے اور اوسپر مُہر لگاتے تھے پس جب میرے باپ مر گئے مین نے اوس کو کھولا تو کیا دیکھا کہ اوس مین لکھا ہے کہ آخر زمانہ مین ایک نبی کا ظہور ہوگا جو سب نبیون سے بہتر ہین اور اونکی امت سب امتون سے بہتر ہے وہ لوگ گواہی دین گے کہ کوئی پروردگار سواے اللہ کے نہین ہے اور ہر کنگرہ پر اللہ پکار کے اوسکی بزرگی کا اظہار کرینگے اور نماز مین صفین اوسی طرح باندہین گے جس طرح انکی صفین جنگ مین ہونگی اون کے دل اونکے مصحف ہونگے اور قیامت مین وہ پچھلیان آوینگے نام اون نبی کا احمد ہے اور اونکی اُمت تعریف کرنے والی ہے جو ہر ایک سختی اور نرمی مین خدا کی تعریف بجالاوین گے جاے ولادت اون نبی کا مکہ ہے اور مقام ہجرت طابہ یہہ لوگ جب کسی دشمن کا مقابلہ کرینگے جونکے آگے فرشتے انہون مین نیزے لئے ہوے ہونگے اللہ اونکے اوپر ایسا

[۱] یہ روایات تشخیص المقال عربی کی نقل کیگئی ہین جنکا اردو ترجمہ اثبات الاسلام مطبوعہ مطبع نول کشوری ہے۔

مہربان ہوگا جیسے پرندے اپنے بچون پر مہربان ہوتے ہین یہہ لوگ جنت مین اسطرح داخل ہونگی
کہ ایک تہائی اُن مین سے بے حساب وکتاب داخل جنت ہونگے اور ایک تہائی اون مین سی
گناہ اور خطائین لے کے آوین گے جنہین اللہ تعالی بخش دیگا اور ایک تہائی اُن مین سے
بڑے گناہ اور بڑی خطائین لے کے آوین گے اونکی نسبت اللہ تعالی فرشتون سے ارشاد فرمائیگا
کہ اون کو لے جاؤ اور ان کو وزن کرو اور اون کے اعمال کو دیکھو پس وہ اُنکو تولین گے اور کہین گے
کہ اے پروردگار ہم نے دریافت کیا کہ اونہون نے اپنے نفسون پر زیادتی کی ہے اور دریافت کیا
کہ گناہ کے عمل اونکے مانند پہاڑون کے ہین مگر یہہ بات ہے کہ گواہی دیتے تہے کہ کوئی پروردگار
سوائے اللہ کے نہین ہے پس اللہ تعالی فرمائیگا کہ مجھے قسم ہے اپنے عزت وجلال کی
کہ مین اُس شخص کو جس نے میری خالص گواہی دی ہے مثل اُس شخص کے نہ کرونگا جسنے
کفر کیا۔

جس سے ظاہر ہے کہ اصل انجیل اور ترجمہ صحیح توریت کا بعد ظہور نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم
بھی موجود تہا مگر مخفی ومستتر تہا مُہرین ہوکر بڑی احتیاط سے رکہا جاتا تہا اوس کا اظہار نامناسب
خیال کیا جاتا تہا اب یا تو وہ تلف ہوگئے ہونگے یا اُسی طرح اب بہی بعض مقامات پر مختوم اور مقفل
مخفی ہونگے اور وراثتاً ایک سے دوسرے تک پہونچتے چلے آتے ہون گے۔

بشارت عہد عتیق منظرہ وہب بن منبہ

(۲) وہب بن منبہ سے روایت ہے کہ اونہون نے یہہ فرمایا کہ بنی اسرائیل
کے ایک نبی پر خدا نے جو کتاب نازل کی تہی اوس مین مین نے یہہ پڑہا
کہ اپنی قوم مین کہڑا ہو اور کہہ کہ اے آسمان سن اور اے زمین چپ کان لگا اسواسطے کہ حق
سبحانہ تعالی بنی اسرائیل کی شان کا قصہ بیان فرمانا چاہتا ہے مین نے اپنی نعمت سے
اون کو پالا اور اپنی کرامت سے اونکو برگزیدہ کیا اور اپنے لئے اونکو چہانٹ لیا اور مین نے بنی
اسرائیل کو ایسی بہاگی ہوئی بہیڑون کے مانند پایا جن کا کوئی چروانا نہ ہو پس جو ان مین سے

بہاگ گئی تہین انکو مین پہیر لایا اور جوان مین سے بہٹک گئی تہین اونکو مین نے جمع کیا اور جو اون مین
سے بیمار تہین اونکی دوا کی اور جن کا ان مین سے ہاتہہ پاؤن ٹوٹ گیا تہا اون کا معالجہ کیا اور جو
ان مین سے موٹی تازی تہین اونکی حفاظت کی جب مین نے یہہ کیا تو وہ خوش ہوئین اون مین
جو مینڈہے تہے اونہون نے ایک دوسرے کو سینگ مارے اور ایک کو دوسرے نے
قتل کر ڈالا پس افسوس ہے ان گنہگار اُمتون پر اور افسوس ہے اُس ظالم قوم پر مین نے جس دن
زمین اور آسمان پیدا کئے تہے اوسی دن مین نے ایک حتمی امر مقرر کر دیا تہا اور اوسکے لئے ایک مدت
معین کر دی جو ضروری ہے پس اگر ان لوگون کو علم غیب ہو تو تجہہ کو خبر دین گے کہ مین نے وہ
تعین کب کیا ہے اور کس زمانے مین ظہور ہو گا اس واسطے کہ مین اُس امر کو سب دینون پر ضرور غالب
کرونگا - پس اگر وہ جانتے ہین تو تجہکو خبر دینگے کہ کب ظہور ہو گا اور کون مہتمم ہو گا اور اوس کے مددگار
کون ہونگے اوس کے ساتہہ مین ایک پیغمبر کو بے پڑہے لکہے اُمیون مین سے ضرور مبعوث
کرونگا جو نہ درشت خو ہو گا نہ سخت ہو گا نہ بازارون مین چیخنے والا ہو گا نہ پریشان اور بیہودہ گفتار
ہو گا مین ہر خوبی اوسے دونگا اور ہر ایک اچہی خصلت اُسے عنایت کرونگا اور مین سنجیدگی
اوسکی زبان پر اور پرہیزگاری اوس کے دل مین اور دانائی اوسکی گفتار مین اور صبر و وفاداری اوسکی
طبیعت مین اور درگذر اور نیکی اوسکی عادت مین اور خلق اوسکی شریعت مین اور عدل اوسکی سیرت مین
رکہونگا - اور اسلام کو اوسکا مذہب کرونگا اوسکی وجہ سے کمینگی کو دور کرونگا اور اوسکی وجہ سی
افلاس کو دفع کرونگا اور اوسکی وجہہ سے گمراہون کو راہ پر لاؤنگا اور اوسکی وجہ سے قلوب متفرقہ اور مختلف
خواہشون مین تالیف کرونگا اور اوسکی امت کو ایمان مین توحید مین اور تصدیق رسول مین بہترین
امت کرونگا اور اونکے دل مین ڈالونگا کہ چلتے ٹہیرتے نمازین مسجدون مین میری تسبیح اور تحمید
کیا کرین میری رضا جوئی کے لئے وہ اپنا گہر بار چہوڑ کے نکلین گے میری راہ مین وہ صفین جما کر
لڑینگے اور میرے لئے قیام و رکوع و سجود نمازین کرینگے ہر کنگرہ پر میرے لئے تکبیر کہین گے

رات کو راہب اور دن کو شیر ہونگے یہہ سیر افضل ہے جس کو چاہتا ہون دیتا ہون اور مین صاحب فضل ہون یہہ کتاب حزقیل علیہ السلام کی ہے یہود نے مقام بشارت مین تحریف کی۔

بشارت توریت جو کعب الاحبار نے حضرت عمر رضہ سے بیان کی

(۳) روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کعب الاحبار سے فرمایا کہ تم جانتے تھے کہ موسیٰ بن عمران نے تمنا کی کہ نبی آخر الزمان کے زمانے مین ہوتے۔ اور تمہین جناب ممدوح کا زمانہ ملا مگر تم اونکے ہاتھ پر ایمان نہ لاے بعد از ان تم نے زمانہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کا پایا جو مجہہ سے بہتر تھے مگر تم ایمان نہ لاے اور میرے زمانہ مین تم ایمان لائے پس کعب نے کہا اے امیر المومنین میرے بارے مین جلدی نہ کیجیے اس لئے کہ مین تحقیق کرتا تہا کہ در حقیقت کیا صحیح ہے تا آنکہ مین نے وہ پایا جو جو توریت مین مذکور ہے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہہ امر توریت مین کس طرح مذکور ہے کعب الاحبار نے کہا کہ مین نے توریت مین دیکھا ہے کہ سردار خلق اور برگزیدہ اولاد آدم علیہ السلام کو ہمارے فاران مین ظاہر ہوگا اور بیت المقدس مین وہ توحید اور حق کو ظاہر کرے گا پہر وہ طیبہ کو جاوے گا اور وہان اوسکی جنگ و جدال ہوگی یہین اوسکی روح قبض ہوگی اور یہین وہ دفن ہوگا۔ عمر رضہ نے کہا اسکے بعد کعب احبار نے کہا بعد اسکے شیخ صالح والی ہوگا عمر رضہ نے پوچہا پہر کیا ہے کعب نے کہا پہر وہ مر جاوے گا در آن حالیکہ لوگ اوسکی پیروی کرتے ہونگے عمر رضہ نے پوچہا پہر کیا کعب نے کہا پہر زمانہ آہن آویگا عمر رضہ نے کہا اسے ہے بد بو پہر کیا ہے کعب نے کہا پہر وہ شہید ہوگا۔ عمر رضہ نے پوچہا پہر کیا ہوگا کعب نے کہا پہر صاحب شرم و بخشش والی ہوگا عمر رضہ نے پوچہا پہر کیا ہے کعب نے کہا پہر وہ مظلوم مارا جاویگا عمر رضہ نے کہا پہر کیا ہے کعب نے کہا پہر سفید سر الا پورا انصاف کرنے والا پوری شرافت والا پورے علم والا والی ہوگا۔ عمر رضہ نے کہا کہ یہہ ابو الحسن علی ہین کعب نے کہا پہر وہ شہید ہوگا عمر رضہ نے پوچہا پہر کیا ہے کعب نے کہا پہر یہہ حکومت شام کی طرف منتقل ہوگی عمر رضہ نے کہا کعب بس۔ اسی روایت

کی مانند اوس پادری سے منقول ہے جس سے عمر رض نے خلفا کے باب مین سوال کیا تہا
اس حدیث مین لفظ دفر بہ دال مہملہ بمعنی بدبو ہے اور لوہا بدبو ہوتا ہے۔ اور عمر رض نے صرف
براہ فروتنی اسے ہے بدبو کہا تہا اور لوہے سے کعب کی مراد صفات حمیدہ اور شدت باس ہے
اکثر ابواب کتاب اشعیا مین یہہ مضمون درج ہے لیکن اخیر بشارت مین تحریف کی گئی ہے۔

بشارت توریت مظہرہ ابو مالک اسرائیلی

(۴) واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے ثعلبہ بن ابو مالک چشتی سے روایت کی ہے کہ عمر رض نے ابو مالک سے پوچہا (جو ابو ثعلبہ سے تہے) اور جو اخبار یہود مین سے تہے۔ آپ نے کہا مجہہ کو بتاؤ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کیا صفت توریت مین مذکور ہے ابو مالک نے جواب دیا کہ جو صفت اونکے نبی ہارون کی توریت مین متغیر ومتبدل نہین ہوئی ہے یہہ ہے کہ احمد صلی اللہ علیہ وسلم اسمعیل بن ابراہیم کی اولاد سے ہونگے وہ اخیر نبی ہین اور عربی نبی ہین وہ ابراہیم کا دین حنیف جاری کرین گے کمر پاجامہ باندہین گے۔ اور ہاتہہ پاؤن دہوئین گے اون کی آنکہون مین سرخی ہوگی اور اونکے دونون شانون کے بیچ مین مہر نبوت ہوگی وہ نہ ٹہنگنے ہونگے نہ طویل القامت عمامہ پہنینگے اور تہجر پر اکتفا کرینگے اور گدہے پر بہی سوار ہونگے اور بازارون مین پیادہ پہرین گے اونکے کندہے پر تلوار ہوگی اور جو کوئی اوسسے ملے آپ اوسکے ساتہہ نماز پڑہین گے اگر یہہ قوم نوح مین ہوتے تو وہ ہرگز طوفان سے ہلاک نہ ہوتی اور اگر قوم عاد مین ہوتے تو وہ ہوائے سخت سے نہ ہلاک ہوتی اور اگر قوم ثمود مین ہوتے تو وہ آواز سے ہلاک نہ ہوتی۔ جائے پیدایش آپ کی مکہ ہے اور یہین آپ کا نشوونما اور آپ کی نبوت کی ابتدا ہوگی اور مقام ہجرت آپ کا یثرب ہوگا جو ایسی زمین پر واقع ہے جہان سیاہ سنگستان اور شورہ زار زمین ہے اور آپ محض اُمّی ہونگے نہ لکہین گے نہ لکہا ہوا پڑہین گے آپ حماد یعنی بڑی حمد کرنیوالے ہونگے ہر سختی اور نرمی مین اللہ کی حمد کرینگے آپ کا غلبہ حکومت شام مین ہوگا اور آپ کے مصاحب جبرئیل علیہ السلام

ہونگے۔ اپنی قوم سے آپ سخت اذیت اوٹھائینگے پھراُن پر آپ کامیاب ہونگے۔ آپ سے لڑائیان یثرب مین اسطور پر ہونگی کہ کسی مین آپ کو فتح اور کسی مین آپ کو شکست ہوگی لیکن اخیر مین آپ ہی فتحیاب رہین گے آپ کے ساتھہ ایک قوم ہوگی موت کی طرف اُس پانی سے زیادہ دوڑین گے جو پہاڑ کی چوٹی سے نیچے کی جانب دوڑتا ہے اُس قوم کے سینہ اونکی انجیلین ہونگی اور قربانیان اونکی اون کا خون ہوگا وہ دن کے شیر اور رات کے راہب ہونگے ایک مہینہ کی راہ سے آپکا دشمن آپ سے مرعوب ہوجائیگا آپ خود اپنی ذات سے لڑائی مین شریک ہونگے تاآنکہ زخمی ہونگے آپ ایسی حالت مین گفتگو کرین گے کہ نہ آپ کے ساتھہ کوئی پہرے والا ہوگا نہ کوئی نگہبان اللہ تعالیٰ خود اونکی حفاظت کرے گا۔ اسی طرح کی احبار سے اور بہت سی روایات ہین جنہون نے بعد اسلام کے صاف اقرار کیا ہے کہ نبی آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے باسمہ الشریف وجمیع صفات الکاملہ توریت مین بشارتین ہین۔

**انجیل کا مفہوم** (۵) لفظ "انجیل" یہی عبرانی ہے جسکے معنی خوشخبری اور بشارات اور تعلیم کے ہین۔ جو لفظ انگلیون سے معرب ہے لیکن "انجیل" سے مراد اب کتاب متی حواری اور مرقس تابعی و لوقا تابعی و یوحنا حواری ہے جن مین سے ہر ایک کی نسبت علمائے مسیحی کا یہہ بیان ہے کہ حوارین و تابعین نے باعانت روح القدس بذریعہ الہام ان کتابون کے تدوین کی ہے لیکن عام مفہوم اس سے بہی کسیقدر وسیع ہے موجودہ مجموعہ جس مین علاوہ کتب مذکورہ کے رسالہ اعمال الرسل اور مکاشفات یوحنا اور پولوس اور پترس اور یعقوب اور یہوداہ کے خطوط ہین وہ سب مجموعہ مراد ہے یہہ مجموعہ "مجموعہ عہد جدید" بہی کہلاتا ہے۔ اور "انجیل" سے بہی تعبیر کیا جاتا ہے۔

**انجیل کی تفصیل** (۶) موجودہ مجموعہ عہد جدید مین متی اور مرقس او رلوقا اور یوحنا کی انجیلین اور مکاشفات یوحنا اور اعمال الرسل چہہ کتابین اور (۲۱) خطوط ہین جن مین سے (۱۴) خطوط

پولوس کے اور (۳) خطوط یوحنا کے اور (۲) خطوط پطرس کے اور ایک خط یعقوب اور یہوداہ کا ہے

اور حسب ذیل (۳۵) کتابیں علماے مسیحی میں مختلف فیہ ہیں بعض علما اونہیں صحیح اور الہامی مانتے ہیں

اور بعض اونہیں جعلی اور غیر صحیح اور غیر الہامی خیال کرتے ہیں۔

(۱) سات کتابیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے منسوب ہیں۔ نامہ بنام اگبرس بادشاہ اڈولیسہ

نامہ بنام پطرس و پولوس۔ کتاب تمثیلات و وعظ و ہرمز گیت جو مریدوں کو خفیہ تعلیم کرتے تھے

کتاب شعبدہ بازی و سحر۔ کتاب مسقط الراس مسیح علیہ السلام و مریم و دایہ مریم۔ نامہ بنام

لیو پاس پادری شہر ایس کہ چھٹی صدی میں آسمان سے اورسلیم میں گرا تھا۔

(۲) آٹھ کتابیں جو حضرت مریم علیہا السلام سے منسوب ہیں۔ نامہ بنام اگناشس۔ نامہ

بنام سی سلیان۔ کتاب مسقط الراس۔ کتاب مریم و دایہ مریم تاریخ و حدیث مریم۔ کتاب معراج

مسیح علیہ السلام۔ کتاب سوالات خرد و بزرگ مریم۔ کتاب نسل مریم و انگشتری

سلیمان۔

(۳) نو کتابیں جو یوحنا حواری سے منسوب ہیں۔ اعمال یوحنا۔ انجیل دوم یوحنا۔ حدیث

یوحنا۔ کتاب خانہ بدوشی یوحنا۔ نامہ بنام اڈیرویک۔ وفات نامہ مریم۔ تذکرہ مسیح علیہ السلام

و نزول آنجناب از صلیب۔ مشاہدات دوم یوحنا۔ آداب نماز یوحنا۔

(۴) گیارہ کتابیں جو پطرس حواری سے منسوب ہیں انجیل پطرس۔ اعمال پطرس مشاہدات

پطرس۔ ایضاً مشاہدات پطرس۔ نامہ بنام کلمینس مباحثہ پطرس و ابی بین۔ تعلیم پطرس

وعظ پطرس۔ آداب نماز پطرس۔ کتاب خانہ بدوشی پطرس۔ کتاب قیاس پطرس۔

(۵) دو کتابیں جو اندریاہ حواری سے منسوب ہیں۔ انجیل اندریاہ۔ اعمال اندریاہ۔

(۶) دو کتابیں جو متی حواری سے منسوب ہیں۔ انجیل طفولیت۔ آداب نماز متی۔

(۷) دو کتابیں جو فیلسب حواری سے منسوب ہیں۔ انجیل فیلپ۔ اعمال فیلپ۔

(۸) پانچ کتابین جو توما حواری سے منسوب ہین - انجیل[۱] توما - اعمال[۲] توما - انجیل[۳] طفولیت مسیح علیہ السلام - مشاہدات[۴] توما - کتاب[۵] خوا بدوشی توما -

(۹) ایک کتاب جو برتولما حواری سے منسوب ہے - انجیل[۱] برتولما -

(۱۰) تین کتابین جو یعقوب حواری سے منسوب ہین - انجیل[۱] یعقوب - آداب[۲] نماز یعقوب - وفات[۳] نامہ مریم -

(۱۱) تین کتابین جو اس متیاہ سے منسوب ہین جو بعد عروج مسیح علیہ السلام عوض یہودا غدار داخل زمرۂ حواریین ہوا - انجیل[۱] متیاہ - حدیث[۲] متیاہ اعمال[۳] متیاہ -

(۱۲) تین کتابین جو مرقس انجیلی سے منسوب ہین - انجیل[۱] مصریان - آداب[۲] نماز مرقس - کتاب[۳] پی شش برنباہ -

(۱۳) دو کتابین جو برنباہ سے منسوب ہین انجیل[۱] برنباہ - نامہ[۲] برنباہ -

(۱۴) ایک کتاب جو تھی ڈیوس سے منسوب ہے - انجیل تھی ڈیوس -

(۱۵) پندرہ کتابین جو پولوس مقدس سے منسوب ہین جو عروج مسیح علیہ السلام کے دو سال بعد ایمان لاکر زمرۂ حواریین مین داخل ہوئے - اعمال[۱] پولوس - اعمال[۲] تھکلہ - نامہ[۳] بنام لادوکیان - نامہ[۴] سوم بنام تھلینکیان - نامہ[۵] سوم بنام کرہتیان - نامہ[۶] کرہتیان وجواب آن از پولوس مقدس - نامہ[۷] بنام سنیکا وجواب آن - ورتن[۸] پولوس - مشاہدات[۹] پولوس - ایضاً[۱۰] مشاہدات پولوس اناباوکتس[۱۱] پولوس - انجیل[۱۲] پولوس - وعظ[۱۳] پولوس - کتاب[۱۴] افسون مار - برتیت[۱۵] پطرس وپولوس -

ماسوا کتب مذکورہ اور چھ کتابین مفصلہ ذیل جعلی تصور کیجاتی ہین (۱) آئین عقائد حواریین (۲) نامہ پولی کارپ (۳) انجیل ولادت مریم (۴) انجیل نقودیما (۵) شہادت تھکلہ (۶) تاریخ دوازدہ حواری تصنیف آبدیاس اور علاوہ ان سب کے انجیل نی ٹی وٹی آف میری محولہ

کتاب اک بھو ہو بھی مختلف فیہ ہے پس جس حالت مین کہ جعلسازی اسقدر بڑہی ہوئی ہو کہ جسقدر کتب عہد جدید مجموعۂ مروجۂ حال مین موجود ہین اوس سے چہار چند جعلی کتابین بنائی گئی ہون تب دو چار باب تو ہر ایک کتاب مین ملا دینا اون لوگون کے لئے کوئی دقت طلب امر نہ تہا کچی آیات کا بڑہا نا۔

عہد جدید کا جعلی ہونا ثبوت طلب ہے اور تعریف ثابت ہے۔

(۷) کتب متذکرہ دفعہ (۵) کو کتب موجودہ مجموعہ عہد جدید کے ساتہہ ملا کر دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ سب کتابین تقریباً مساوی ہین نہ اون (۴۷) کتابون پر کسی قسم کا شبہہ پیدا ہو سکتا ہے نہ موجودہ کتب مجموعۂ عہد جدید کی وقعت کی کوئی وجہہ معلوم ہوتی ہے البتہ مضامین کے لحاظ سے موجودہ کتب مجموعۂ عہد جدید مشتبہ معلوم ہوتی ہین اس لئے کہ اونکے بعض مضامین محض خلاف عقل اور ناممکن معلوم ہوتے ہین اور دیگر کتب جو جعلی بیان کی جاتی ہین اونکے مضامین ایسے نہین ہین نہ الوہیت مسیح علیہ السلام انمین ثابت کی گئی ہے نہ مسیح علیہ السلام کا مصلوب ہونا بیان کیا گیا ہے نہ مسئلہ کفارہ اُس مین ہے جو سب کچھ جھوٹے عیسائیون کا اختراع ہے اسی وجہ سے تقریباً سچی کتابین جعلی اور جعلی اصلی قرار دی گئی ہین بہرحال اس امر کا بار ثبوت کہ دوسری انجیل متی معنون بانجیل طفولیت اور دوسری انجیل مرقس مشہور بانجیل مصریان اور دوسری انجیل یوحنا جعلی ہین اور چارون انجیلین موجودہ مجموعہ کتب عہد جدید مروجۂ حال صحیح اور اصلی ہین اور جملہ اکیاسی کتب مذکورہ بالا جعلی اور غیر الہامی ہین مسیحیون پر ہے جس کا مطلقاً کوئی ثبوت اونکے پاس نہین ہے نہ کبہی آج تک اونہون نے اپنے اس دعوی کا ثبوت پیش کیا پس تا وقتیکہ وہ امور مندرجہ ذیل قابل اطمینان دلائل سے نہ ثابت کر دین اون کا یہہ بیان کہ کتب مذکورہ جعلی ہین تسلیم نہین کیا جا سکتا۔

(۱) یہہ کہ ہر ایک جعلی کتاب کے جعلساز کا کیا نام ہے۔

(۲) یہہ کہ کس بادشاہ کے عہد مین اور کس سنہ مین جعلساز نے جعلی کتاب بنائی۔

(۳) یہہ کہ کس ملک اور کس مقام مین یہہ جعلسازی کی اور خفیہ کی یا علانیہ۔

(۴) یہہ کہ کس غرض سے یہہ جعل بنایا اور اس جعلسازی کا کیا ثمرہ پایا۔

(۵) یہہ کہ جعلی کتاب مین سے کیا کیا مضامین غلط اور کیا کیا مضامین صحیح ہین اون کا تعین کیا جاے۔

(۶) یہہ کہ جعل سازنے تنہا یہہ جعلسازی کی یا اور لوگ بہی اوسکے ساتہہ شریک تہے اگر تہے تو اونکے کیا نام تہے۔

(۷) یہہ کہ سب سے پہلے اس جعل سازی پر کون شخص مطلع ہوا اور کس زمانے مین کس جگہہ اور کن وجوہ سے۔

(۸) مطلع ہونے والون نے جعلسازی کی اطلاع پاکر کیا تدارک کیا اور کیا تدبیر عمل مین لاے۔

(۹) یہہ کہ جعل سازون کے مرنے کے بعد اونکی جعل سازی کی اطلاع ہوئی یا اون کی زندگی مین۔

(۱۰) یہہ کہ اگر جعلساز کی زندگی مین اوس کا جعل پکڑا گیا تو وہ ملزم قرار پایا اور اوس نے جعل سے اقبال کیا یا نہین۔

یہی دسون امور کیا سی کتب مین سے ہر ایک کتاب کی نسبت ثابت ہونے چاہئین ساتہہ ہی اسکے یہہ امر بہی دریافت طلب ہے کہ قبل از تالیف کتب مدجدیدہ جعل ہوا یا بعد اگر قبل از تالیف جعل ہوا تو اونکا جعلی کہنا بیجا ہی وہ جدید تالیف ہین اس لئے کہ جعل کا احتمال مابعد مین ہوسکتا ہے نہ قبل از وقت اگر تالیف کی نسبت کو جعل سے تعبیر کیا جاے تو اس سے اصل کتاب جعلی نہین ہوسکتی اسلئے کہ اس سے زیادہ کچہہ بہی نہین کہا جاسکتا کہ اس کتاب کو فلان شخص کی تالیف کہنا غلط ہے اور اگر بلا قید نسبت تالیف جعلی کہا جاے تو بلا شبہہ صحیح ہوگا جیسے کہ کہا جاے کہ یہہ

یہہ منسوب الیہ نے محفوظات ہین اس ملابست سے نسبت کی گئی اور اگر بعد تالیف
کتب عہد جدید جعل ہوا تو بیفائدہ ہے اسلئے کہ چند باب یا کئی ورس الحاق کرنے سے
بہی جعلساز کا مقصود حاصل ہوسکتا تہا اور جعلساز کا ذی عقل اور ذی علم ہونا ضرور ہے
اور کوئی عاقل ایسے بیہودہ امر کا اقدام نہین کرسکتا۔ پس دونون صورتون مین جعل ثابت نہین
ہوگا۔ تیسرا یہہ امر غور کے قابل ہے کہ چارون انجیلون کے اختلاف کثیر کی جسقدر علماے
اہل اسلام نے تشریح کی ہے جو کتاب استفسار مین بہی تفصیلاً موجود ہے۔ اُسے جبکہ
علماے مسیحی نے کمیٹی کرکے قبول کرلیا اور الہامی مانا پس مفصلہ بالا انجیلون کو کس دلیل سے
علماے مسیحی نامقبول فرماتے ہین اس سے زیادہ کیا ہوسکتا تہا کہ اُن انجیلون مین بعض
مقامات غیر الہامی یا الحاقی یا محرف قرار دیتے جیسا کہ چارون انجیلون مین قرار دیا ہے یا ایک
توجیہات سے علماے مسیحی اپنی تضیع اوقات کرتے اور تطبیق کے درپے رہتے جیسا کہ پادری سلطین
نے کیا ہے یہہ وہ عذر کہ متروکہ انجیلون کے مؤلف صاحب الہام نتہے اور ان انجیلون
کی نسبت منسوب الیہم کی طرف صحیح نہین ہے اوس وقت تک قابل سماعت نہین ہین جبتک
کہ چارون انجیلون کے مؤلفون کا صاحب الہام ہونا ثابت نہ کیا جاے اور ان چارون
انجیلون کی منسوب الیہم سے نسبت کی صحت نہ ثابت کی جاے البتہ یہہ عذر قبول کیا جاسکتا
ہے کہ متروکہ انجیلین بالتصریح تثلیث کا ابطال کرتی ہین اور نیز ان سے الوہیت مسیح اور
کفارہ اور مصلوب ہونا بالکل باطل ہوتا ہے اور ان انجیلون مین نبی آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم
کی بشارات بتصریح اسم مبارک موجود ہین اور یہہ انجیلین اکثر قرآن شریف کے مطابق ہین
اس وجہ سے وہ نامقبول قرار پائی ہین چنانچہ قریب قریب اسی کے بلکہ یہی امر علماے مسیحی کے
کلام سے مستنبط ہوتا ہے۔ ولیم میور صاحب نے دفعہ سیم شبہ صفحہ ۹ پر جو حاشیہ
تحریر فرمایا ہے اور دفعہ سی و پنجم مندرجہ صفحہ (۸۲) پر جو حاشیہ لکہا ہے وہ اشارتاً اسی امر پر

وان سے ہے حاشیہ اول الذکر مین سترو کہ انجیلون کی نسبت وہ لکھتے ہین کہ وہ اکثر قصون اور
بے اصل کہانیون سے بھری ہوئی ہین جن مین سے کتنی باتین قرآن مین مندرج ہین مثل
عیسیٰ علیہ السلام کے ہنڈولے مین بات کرنی اور گیلی مٹی سے چڑیان بنا کر جلانے کی حاشیہ
آخر الذکر کا یہہ مضمون ہے کہ اینون کی بدعت کی خبر نبی آخر الزمان کو پہونچی اوسے غلط سمجھ کر
یہہ نئی بات ایجاد کی کہ مسیح کے مشابہ کو یہود نے مصلوب کیا یعنی یہہ امر بدعت اس لئے
قرار پایا کہ اس سے کفارہ مسیح کا ابطال ہوتا ہے اور عدم مصلوبی اور عروج مین یہہ قول قرآن شریف
کے مطابق ہے باوجود اس تعصب اور تحریف سے انکار کے علماے مسیحی کے اقوال فی الحقیقت
تحریف کتب عہد جدید کا اقبال ہین ہارن صاحب وغیرہ مفسرین بیبل نے درس ہفتم
وہشتم باب پنجم نامہ اول یوحنا کو محرف لکہا ہے اور آٹھ مقامات مین تحریف قبول کی ہے لیکن
اگر بعض دیگر مفسرین کے مختلف اقوال بہی جمع کئے جاوین تو اوسکے رو سے قریب ساٹھ
مقام کے تحریف ثابت ہو سکتی ہے اور اختلاف عبارات اور کاتبون کے سہو وغیرہ امور
بعض مفسرین نے تو ایک لاکہہ پچاس ہزار اور بعض نے چالیس ہزار اور بعض نے تیس ہزار
قرار دے ہین اور عہد جدید کی ہر ایک کتاب مین ان اختلافات کی تقسیم اور تعیین بخوبی کی گئی ہے
مثلاً انجیل متی مین تین سو ستر مقامات قرار دیتے ہین اور علیٰ ہذ القیاس اور انجیلون مین اور دیگر
رسائل عہد جدید مین اور ہر ایک تبدیل شدہ درس اور ہر ایک کلمہ اور حرف محرف اور متغیر بر محل لکہا
گیا ہے اور بعض مقامات پر یہہ بہی ایما کیا گیا ہے کہ دراصل یہہ لفظ تہا یا یہہ لفظ معلوم ہوتا ہے
اور اسی طرح امور مختلف فیہ کو تحریر فرمایا ہے بلکہ بعض کتابین علماے مسیحی نے اس التزام سے
طبع کین ہین کہ جملہ اختلافات اوسکے حاشیہ پر مندرج ہین گو یہہ اختلافات بہی تحریف کا ایک جزو ہین
لیکن اس وقت کے بعض پادری صاحب اِسے تحریف کہتے ہوئے شرماتے ہین اور
سہو کاتب قرار دیتے ہین جو اونکی دانائی کے خلاف ہے اس لئے کہ اصل العامی نسخہ بہی

مقابلہ کر کے اس اختلاف کو کیون رفع نہین کیا۔ اور سہو کاتب کی کیون تصحیح نہین کی کیون تصحیح کے برعکس علماے مسیحی نے مصلحتاً اختلاف اور زیادہ ہونے دیئے اور سہو کاتب بدستور باقی رکھتے گئے یہانتک کہ ڈیڑہ لاکہہ تک نوبت پہونچی اور ابھی کیا ہے جسقدر زمانہ زیادہ گذرتا جائیگا اختلافات اور سہو بہی زیادہ بڑہتے جائینگے۔ صاحب تشخیص المقال عربی و اثبات الحق اُردو نے تذنیب کی باب سویم صفحہ (۰) سے اون تحریفات کو بیان کیا ہے جو مسئلہ علماے مسیحی ہین ناظرین کو بعض تحریفات کتاب مذکورہ سے بالیقین معلوم ہو سکتی ہین اور اکثر کتابون سے اکثر تحریفات مل سکتی ہین تحریفات عہد جدید الیسی نہین ہین جنکی بہم رسی مین ذرا بہی دشواری ہو۔ ناظرین کتب متعلقہ مین ملاحظہ فرما سکتے ہین۔ اس مختصر مین تفصیلات کی گنجایش نہین ہے۔

اصل عبری انجیل کا وجود (۸) اصل عبری انجیل جو کلام آلہی ہے اگرچہ وہ اس زمانے مین عنقا کی مانند نایاب ہے لیکن بعض علما اہل اسلام نے اوسے دیکہا ہے اور بعض علماے اہل اسلام نے نقل کیا ہے چنانچہ صاحب تشخیص المقال عربی یا کتاب اثبات الحق اُردو مین معتبر روایت درج ہے کہ منجملہ اولیا اللہ کے ایک ولی تہے جن کا نام شیخ محمود شاشی تہا جو خواجہ عبداللہ احرار کے اجداد مین سے تہے یہہ صاحب بہت عبادت کیا کرتے تہے ایک سال حج کو جاتے تہے اور ایک سال کافرون پر جہاد کرتے تہے اتفاقاً یہہ ہوا کہ جب یہہ حج کو جاتے تہو بغداد مین وارد ہوئے اور خلیفہ بغداد کے پاس بادشاہ روم کا خط عبرانی زبان مین آیا اور خداوند تعالی نے اپنے کرم سے محمود کو دنیا کی زبانون مین سے ستر زبانین الہام فرمائی تہین خلیفہ خط پڑہنے والے کی جستجو مین تہا لوگون نے اوسکو خبر دی کہ آپ کے شہر مین ایک شخص وارد ہوا ہے جو عبرانی خوب جانتا ہے خلیفہ نے اونہین طلب کیا اور اونہون نے خط کو سفیر کے سامنے پڑہا اور جواب اوسکا بہ کمال فصاحت لکہہ دیا سفیر اپنے بادشاہ کے پاس واپس گیا اور اوس نے یہہ سب حالات بیان کیے

اور شیخ محمود حج کو چلے گئے جب حج سے واپس آئے اور موافق اپنی عادت کے چند سال کے
بعد جہاد کو روما کی طرف گئے۔ تو یہہ اتفاق ہوا کہ مسلمانون کو شکست ہوئی اور شیخ محمود گرفتار
ہو گئے۔ اور لوگ پکڑ کر اونکو بادشاہ کے سامنے لائے اسوقت سفیر مذکور بہی حاضر تہا اور اوسکو
سفیر نے پہچانا اور بادشاہ سے کہا کہ یہہ شخص عبرانی خوب جانتا ہے پس بادشاہ نے شیخ محمود
سے کہا کہ مین تم کو ایک کتاب دیتا ہون جو ہمارے آباؤ اجداد سے ہمارے پاس امانت
چلی آتی ہے اور اوسپر اونکی مہرین ہین تم اُسکا ہماری زبان مین ترجمہ کرو۔ شیخ محمود نے اُسے
منظور کیا اور ترجمہ شروع کیا جب دیکہا تو معلوم ہوا کہ وہ انجیل ہے جو آسمان سے اُتری
تہی اور یہہ مشہور چار انجیلین خدا کا کلام نہین ہین بلکہ عیسیٰ عم کے حالات ہین جن کو چار آدمیون
نے جمع کیا ہے شیخ محمود کہتے ہین کہ انجیل مذکور مین مین نے دیکہا کہ ہمارے نبی کا احوال
نصف کتاب سے زیادہ مین مذکور ہے اُن کے اوصاف و حالات بتقاریب مختلفہ
لکہے ہوئے ہین جس طرح ہمارے قرآن مین عیسیٰ عم کا ذکر مختلف مقامون پر بتقاریب مختلف
ہے پس شیخ محمود نے ترجمہ تمام کر کے بادشاہ کو دیا لیکن بعض مقامات کا ترجمہ اپنے لئے
کر کے اپنے پاس رکہا جب ترجمہ تمام ہوا۔ بادشاہ نے وہ لے لیا اور اپنے خدام کو
حکم دیا کہ جو مال اور اسباب اور کاغذات خفیہ طور پر شیخ محمود کے پاس ہون لے لئے جائین
خدام نے اوسکے حکم کے بموجب عمل کیا اور جو کچہہ اونکے پاس تہا لے کر اونہین چہوڑ دیا۔

مجموعۂ عہد جدید سے بشارات کا مفقود ہونا

(۹) اہل کتاب قبل از ولادت نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ
وسلم بتصریح اسم مبارک اور جملہ علامات کے توریت اور دیگر کتب انبیای
آپ کے مبعوث ہونے کی خبر دیتے تہے اور مواقع اور مواضع بشارات کے تعین کرتے
تہے لیکن بعد ظہور نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم جسطرح اہل یہود نے بعض اصل کتابین
تلف کین اور بعض مین جہانتک وہ سمجہہ سکے آیات بشارات کو اونہون نے نکال ڈالا اور جسقدر

شفاعت انکہار کی جاویگی اور اوسی کے پیرو پر قیامت آئے گی۔

عہد جدید کی بشارت سے متعلق عبداللہ ابن عباس کی روایت

(۴) عبداللہ بن عباس رضی اللہ سے روایت ہے کہ جب خط آنحضرت کا قیصر بادشاہ روم کو پہونچا تو اوس نے اپنے پادریوں کو اور اپنے دین کے بڑے بڑے عالمون کو جمع کیا اور کہا کہ اسلام قبول کرو اس پر اونہون نے سخت انکار کیا۔ پس ان سے قیصر نے کہا کہ میرا صرف تمہاری آزمایش کا قصد تھا تاکہ معلوم ہوجاے کہ اپنے دین کی حفاظت کا تم کو خیال ہے یا نہین پس ایک راہب جسکا مرتبہ اون مین بڑا تہا اوٹھہ کہڑا ہوا اور اوس نے بیان کیا کہ اے بادشاہ تو خوب جانتا ہے کہ یہہ عربی محض وہی ہے جسکی خوشخبری عیسیٰ عم نے دی تہی یہی اونٹ کا سوار ہونیوالا ہے جو بعد گدہے پر سوار ہونیوالے کے آویگا جاے ولادت اوسکی مکہ ہے اور جاے ہجرت طابہ ہے اور بادشاہی اوسکی شام مین ہے اور پیرو اوسکے بڑے حمد کرنے والے ہین اوس نے ایک طولانی تقریر بیان کی۔

عہد جدید کی بشارت سے متعلق ہرقل کی روایت

( ۵ ) واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ ہرقل شہنشاہ روم ) شماسون کو نجاشی کے پاس بہیجا کرتا تہا یہہ اسکے سامنے انجیل وغیرہ پڑہتے تہے اور نجاشی اپنے زمانے کے لوگون مین سب سے زیادہ خدا کی کتابون کا علم رکہتا تہا پس یہہ جو چاہتے تہے سب سیکہہ لیتے تہے اسکے بعد ہرقل کے پاس واپس آتے تہے اور اوس کے بعد وہ اور لوگون کو نجاشی کے پاس پڑہنے کو بہیج دیتا تہا ایک دن قیصر نے کہا کہ اُن لوگون مین سے کوئی یہان ہے جو نجاشی کے پاس سے پڑہکر آتے ہین لوگون نے کہا کہ وس شماسی یہان ہین اوس نے اونکو بلوایا اور پوچہا کہ ان سب سے زیادہ عالم کون ہے لوگون نے ایک شخص کی طرف اشارا کیا اوس نے اوسکے ساتہہ تخلیہ کیا اور اس سے کہا کہ کیا تو نجاشی کا حال مجہہ کو نہ بتائے گا اوس نے کہا ہان بادشاہ مین ہر شخص کا حال جو اوس کے

پاس تہا بتاوونگا چار برس اوسکے پاس رہا ہون اور اوسکے سارے امور سے واقف ہون آپ
کیا بات اوسکی مجہہ سے دریافت فرماتے ہین قیصر نے کہا کہ یہہ عربی شخص اپنے تئین نبی کہتا ہے
اسکا ہی ذکر وہ کرتا ہے اوس نے کہا کہ ایک دن اوس نے انجیل اپنے سامنے رکہی اور اوسوقت
کوئی سواے میرے اوسکے پاس نہ تہا اور یہہ پڑہنا شروع کیا (احمد نبی اونٹ پر سوار ہوگا اور ٹوپی کو
جوڑیگا مکہ سے یثرب کو نکل کے جاویگا وہ بہترین انبیا ہے درمیان عیسیٰ علیہ السلام اور قیامت
کے دن اوسکا ظہور ہوگا پس جس شخص نے اوسکو پایا اور پیروی اوسکی کی وہ ارجمند ہوا اور جس نے
اوس کے برخلاف کیا وہ تباہ ہوا) مین نے نجاشی کو دیکہا کہ وہ اپنے بیٹے کو اسی کی تعلیم دیتا تہا
کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب آگئے جو اوس سے باتین کرنے لگے اور محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کے چچازاد بہائی نے نجاشی سے ایسی تقریر کی کہ اوسکو استبار دلایا کہ اوسکی داڑہی اوسکے
آنسوؤن سے تر ہوگئی پہر اوس نے کہا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ یہہ وہی عربی نبی ہے جسکی بشارت
عیسیٰ المسیح نے دی ہے اور وہ بہترین انبیا ہے یہہ سنکر قیصر نے کہا نجاشی نے ٹہیک کیا
اور اگر مجہہ کو خیال بادشاہی جانیکا نہ ہوتا اور یہہ ڈر نہ ہوتا کہ رومی میری پیروی نہ کرینگے جب کہ مین
اون کے دین کی مخالفت کرون تو مین ضرور نبی عربی کی تصدیق علانیہ کرتا اور عنقریب دین اوس کا
جہانتک کُر اور سُم جاسکتے ہین پہیلیگا پہر اوس نے شماسہ سے کہا کہ تیرا کیا دین ہے اوس نے
کہا کہ اگر آپ کی مخالفت مجہہ کو بری نہ معلوم ہوتی تو مین محمدؐ کی پیروی کرتا قیصر نے اوس سے کہا
کہ مجہہ سے نہ چہپا مگر اپنی بات رومیون سے پوشیدہ رکہہ اور جہان تیرا جی چاہتا ہو جا یا یہین
قیام کر شماسی نے کہا کہ مین چاہتا ہون کہ نبی عربی کی خدمت مین چلا جاؤن اوس نے کہا اچہا
چلا جا پس وہ آنحضرت کی طرف روانہ ہوا مگر جب کہ وہ بلقا رمین تہا یکایک اوسے اوسکی قوم کی لوگون
نے مار ڈالا یہہ خبر جب قیصر کو پہونچی اوس نے بلقار کے حاکم کو لکہا کہ جن لوگون نے میرے غلام کو
مار ڈالا اونکو ڈہونڈہ کے قتل کر اوس نے جستجو کی اور اونکو ڈہوہ نکالا اور پہلے اونکو سولی دی

پھر قتل کیا۔

عہد جدید کی بشارت سے متعلق ہووہ کی روایت

(۹) عبداللہ بن مالک سے روایت ہے کہ اونہون نے بیان کیا کہ مین بزمان خلافت عثمان رضی یمامہ مین آیا اور حجر مین جو ایک قصبہ یمامہ کا ہے وہان ایک جلسہ تہا اوس مین بیٹہا اُس جلسہ مین ایک شخص نے ذکر کیا کہ مین ایک دن ہووہ تاجدار پاس تہا کہ ہووہ کے دربان نے آکر کہا کہ شام یعنی دمشق کا راہب حاضر ہے اور اجازت کا خواستگار ہے اوس نے اوس کو اجازت دی اور وہ اوس کے سامنے آیا اور اوسنے اوسکو مرحبا کہا اور دونون باتین کرنے لگے راہب نے کہا واہ آپکا کیا اچہا ملک ہے ہووہ نے کہا ہان یہہ سبزہ زار عرب ہے اور عرب کے ملکون مین سب سے اچہا ہے راہب نے کہا ن حضور کا ملک اور کہان محمدؐ کا ملک جو لوگون کو اپنے دین کی طرف دعوت کرتا ہے ہووہ نے کہا وہ ہم سے قریب یثرب مین ہے اور اوس کا خط میرے پاس آیا ہے اوس نے مجہے دعوت دی تہی مگر مین نے قبول نہ کی راہب نے کہا کیون اوس نے جواب دیا کہ مجہہ کو اپنے ملک کے لالچ اور اس خوف نے کہ میری بادشاہی جاتی رہے گی جو مین اوس کا پیرو ہوجاؤنگا روکا۔ راہب نے کہا اگر تو پیروی اوسکی کرتا تو وہ تجہی کو تاج بخشی کرتا اور تیری بہتری اوسکی پیروی مین ہے اسلئے کہ وہ نبی ہے جس کی بشارت عیسیٰؑ نے دی ہے اور وصف اوسکا انجیل مین مذکور ہے ہووہ نے راہب سے کہا تو خود کیون پیروی نہین کرتا ہے اوس نے کہا مجہہ مین حسد اوس کا موجود ہے اور شراب کو مین پسند کرتا ہون اور وہ اوسکو حرام کرتا ہے ہووہ نے کہا کہ میرا بہی خیال ہے کہ اوسکی ضرور پیروی کرون اور اوس سے کہون کہ مجہہ کو میری بادشاہی مین برقرار رکہے اور اس امر کا اوسکے ایلچی نے مجہہ سے وعدہ کیا ہے اسکے بعد اوسنے اپنے منشی کو حکم دے کر آنحضرت کو خط لکہایا اور ایلچی کے ساتہہ معہ سوغات آنحضرتؐ کی خدمت مین روانہ کیا یہ خبر اوسکی قوم کو معلوم ہوئی اور وہ اوس کے پاس آئے اور کہا کہ اگر تو اوسکی پیروی کریگا تو ہم تجہہ کو معزول کرینگے پس اوس نے ایلچی کو واپس

بلا لیا اور جو اوس سے قصد کیا تہا اُس سے باز آیا اور راہب کا اعزاز اوس کے نزدیک باقی رہا اور ہر سال یہہ اوس کے پاس حاضر ہوا کرتا تہا پہر راہب نے شام کو کوچ کیا مین نے اس سے وقت روانگی ملاقات کی اور پوچہا کہ کیا جو تو نے دربارہ محمدؐ یہودہ سے کہا وہ سچ ہے اوس نے کہا ہان تو اوسکی پیروی کر آدمی کہتا ہے یہہ سنکر مین اپنے گہر کو واپس آیا اور سامان سفر کرکے آنحضرت کی خدمت مین حاضر ہوا اور جو کچہہ مین نے سُنا تہا اوس سے آنحضرت کو مطلع کر دیا اور اون پر ایمان لایا اور ہودہ تو پہلے ہی بادشاہ روم قیصر پاس آیا تہا اور اوس نے اوسکو بہیجا تہا اور اپنی قوم پر اوسکو حاکم کیا تہا اور ہر سال اوس کو انعام دیا کرتا تہا اور بعد اوسکے راہب مذکور اوسکے پاس آیا اور بعضون نے بیان کیا ہے کہ جس نے اوسکو حاکم کرکے بہیجا تہا وہ کسریٰ تہا۔

موجودہ مجموعہ عہدین مین اب کسقدر صریحی بشارات موجود ہین

(۱۰) مجموعہ عہدین کی تحریف اور اوس مین تصرفات کا مختصر طور پر تذکرہ کر دیا گیا ہے تفصیلی دلائل اور مباحث کی اس مختصر مین گنجایش نہین ہے شایقین کو مبسوط کتابون مین تفصیلی دلائل اور مباحث ملاحظہ فرمانے چاہئین۔

موجودہ مجموعۂ عہدین کی بے اعتباری کے یہی وجوہ ہین کہ بکثرت اوس مین تحریفات اور تصرفات ثابت ہوتے ہین اور نیز بعض اصلی کتابین مفقود کر دی گئین بعض اصلی کتابون کو جعلی اور ناقابل اعتبار قرار دیکر مجموعہ سے خارج کر دیا گیا ہے۔

درحقیقت مختلف زمانون مین مختلف اغراض سے تحریفات اور تصرفات ہوئے ہین یہودیون نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مخالفت کے علاوہ اپنی بے احتیاطی کم توجہی نفسانیت سے بہی مجموعۂ عہد عتیق کی بعض کتابون کو تلف کر دیا بعض کتابون مین تحریفات کین بعض کتابون مین اور مختلف قسم کے تصرفات کئے۔ اور اس مین ذرا شک نہین ہے کہ اونہون نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مخالفت مین بہی اس قسم کے افعال کئے اور اون سے متعلق بشارات کے معدوم کرنے کی پوری سعی کی۔ اسی طرح جہوٹے مسیحیون نے حضرت خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم

کے ظہور کے بعد اونکی مخالفت مین اُسی قسم کے افعال کیئے جس قسم کے افعال حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کی مخالفت مین یہودیون نے کئے تہے۔ اور مجموعہ عہد جدید مین سے اصل عبری انجیل کو تو بالکل ہی مفقود
کر دیا اور بعض کتابون کو جعلی قرار دیکر مجموعہ سے خارج کر دیا۔ بعض کتابون مین تحریفات کین غرض مختلف
قسم کے تصرفات کے بعد موجودہ مجموعہ عہد جدید مدون ہوا ہے ہم نے جس قسم کی روایات اوپر
بیان کی ہین اس قسم کی روایات صرف اسی قدر نہین ہین بلکہ بکثرت موجود ہین شائقین کتب متعلقہ مین
ملاحظہ فرما سکتے ہین جسقدر روایات ہم نے بیان کی ہین اُن سے بہی ثابت ہے کہ کتب
عہد عتیق مین اور نیز عہد جدید مین بتصریح نام حضرت خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارات موجود تہین
جب یہود اور مسیحیون نے دیکہا کہ باوجود اسم مبارک اور اوصاف مشہورہ کے مصرح موجود ہونیکے
ایمان نہ لانا موجب طعن خلق ہے تب براہ نفسانیت و تعصب یا اصل کتب مشتملہ بشارات
مذکورہ تلف کین یا ترتیب ابواب و آیات خراب کر کے آیات بشارات بالکل یا اکثر نکال ڈالین
تاہم موجودہ مجموعۂ عہدین اگر ذرا غور سے دیکہا جاے اور تاریخی حالات سے دیکہنے والا پوری
واقفیت رکہتا ہو تو وہ بآسانی سمجہ سکتا ہے کہ باوجود ان سب افعال اور مجموعہ عہدین مین تغیرات
عظیم کے اب بہی صدہا بشارات حضرت خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق باقی ہین جنکی
باقی رہنے کی یا یہہ وجہ ہے کہ محرفین عرب کی تاریخ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات سے
بہ خوبی واقف نہ تہے یا اسقدر ذی علم نہ تہے کہ اچہی طرح ان بشارات کا مفہوم سمجہ سکتے یا اونہون نے
ان بشارات کو اسقدر مغلق خیال کیا کہ معمولی علم کے لوگ انہین نہین سمجہ سکتے یا یہ کہ وہ اُن
بشارات کی کوئی تاویل کر سکتے ہین جیسا کہ مسیحی مفسرون نے اون سے متعلق مختلف
تاویلات کی ہین۔ بہر حال انہین وجوہ مین سے کوئی نہ کوئی وجہ کسی نہ کسی وقت مین یہودیون
اور مسیحیون کے لئے مانع تحریف رہی اور اس طور پر خداوند کریم نے ان بشارات کو محرفین کی
نظر سے محفوظ رکہا۔ گو کل بشارات جو اس وقت موجودۂ مجموعۂ عہدین سے مستنبط ہوتی ہین۔

سب صریحی نہین ہین اور بہت تفسیر طلب ہین تاہم اون مین اکثر بشارات نہایت صریحی بہی ہین جو زیادہ تفسیر طلب نہین ہین اور معمولی معلومات کے لوگون کے بہی بخوبی سمجھ مین آسکتے ہین بہرحال موجودہ مجموعۂ عہدین مین جو بشارات ہین سے زیادہ صریحی خیال کین وہ منتخب کرلین جو حسب ذیل ہین ●

فہرست آیات وابواب
بشارات موجودہ مجموعۂ عہدین

## (۱) توریت شریف

(۱) کتاب پیدایش باب (۱۶) آیت (۱۱ تا ۱۲ و ۲۰)    (۲) کتاب پیدایش باب (۴۹) آیت (۸ تا ۱۲)

(۳) کتاب استثنا باب (۱۸) آیت (۱۵ تا ۱۹)    (۴) کتاب استثنا باب (۳۲) آیت (۲۱)

(۵) کتاب استثنا باب ۳۳ آیت (۲ و ۳)

## (۲) زبور شریف

| | | | |
|---|---|---|---|
| (۶) زبور | (۱۸) آیت (۴۳ تا ۴۵) | (۷) زبور | (۲۱) آیت (۱ تا ۱۳) |
| (۸) زبور | (۲۲) آیت (۲۲ تا ۳۱) | (۹) زبور | (۲۴) آیت (۱ تا ۱۰) |
| (۱۰) زبور | (۳۷) آیت (۱ تا ۳۱) | (۱۱) زبور | (۴۵) آیت (۱ تا ۱۷) |
| (۱۲) زبور | (۴۷) آیت (۱ تا ۹) | (۱۳) زبور | (۵۷) آیت (۳ و ۵ و ۹ و ۱۰) |
| (۱۴) زبور | (۵۸) آیت (۱ تا ۱۱) | (۱۵) زبور | (۶۳) آیت (۱ تا ۱۰) |
| (۱۶) زبور | (۶۸) آیت (۱ تا ۳۵) | (۱۷) زبور | (۶۹) آیت (۲۷ تا ۳۶) |
| (۱۸) زبور | (۷۲) آیت (۱ تا ۲۰) | (۱۹) زبور | (۸۴) آیت (۴ تا ۷) |
| (۲۰) زبور | (۸۵) آیت (۱ تا ۱۳) | (۲۱) زبور | (۹۶) آیت (۱ تا ۱۳) |
| (۲۲) زبور | (۱۰۲) آیت (۱۸ تا ۲۲) | (۲۳) زبور | (۱۱۲) آیت (۱ تا ۱۰) |
| (۲۴) زبور | (۱۱۸) آیت (۲۲ تا ۲۷) | (۲۵) زبور | (۱۴۹) آیت (۱ تا ۹) |

# (۳) کتاب یسعیاہ علیہ السلام

(۲۶) کتاب یسعیاہؑ باب (۲) آیت (۲) تا (۴)
(۲۷) کتاب یسعیاہؑ باب (۲) آیت (۱۷) تا (۲۲)
(۲۸) کتاب یسعیاہؑ باب (۴) آیت (۱) تا (۶)
(۲۹) کتاب یسعیاہؑ باب ([illegible]) آیت (۱۵ تا ۳۰)
(۳۰) کتاب یسعیاہؑ باب (۹) آیت (۱ تا ۷)
(۳۱) کتاب یسعیاہؑ باب (۱۱) آیت (۱ تا ۱۰)
(۳۲) کتاب یسعیاہؑ باب (۱۳) آیت (۲ تا ۱۲)
(۳۳) کتاب یسعیاہؑ باب (۱۶) آیت (۱ تا ۵)
(۳۴) کتاب یسعیاہؑ باب (۱۸) آیت (۷)
(۳۵) کتاب یسعیاہؑ باب (۲۱) آیت (۲ تا ۱۷)
(۳۶) کتاب یسعیاہؑ باب (۲۴) آیت (۱۴ تا ۲۳)
(۳۷) کتاب یسعیاہؑ باب (۲۵) آیت (۶ تا ۱۲)
(۳۸) کتاب یسعیاہؑ باب (۲۶) آیت (۱ تا ۴)
(۳۹) کتاب یسعیاہؑ باب (۸) آیت (۲ تا ۲۹)
(۴۰) کتاب یسعیاہؑ باب (۲۹) آیت (۷ تا ۲۴)
(۴۱) کتاب یسعیاہؑ باب (۳۰) آیت (۱۸ تا ۳۳)
(۴۲) کتاب یسعیاہؑ باب (۳۲) آیت (۱ تا ۵ و ۱۵ تا ۲۰)
(۴۳) کتاب یسعیاہؑ باب (۳۳) آیت (۷ تا ۲۴)
(۴۴) کتاب یسعیاہؑ باب (۳۴) آیت (۲ تا ۶)
(۴۵) کتاب یسعیاہؑ باب (۳۵) آیت (۱ تا ۱۰)
(۴۶) کتاب یسعیاہؑ باب (۴۰) آیت (۱ تا ۱۱)
(۴۷) کتاب یسعیاہؑ باب (۴۱) آیت (۱ تا ۲۹)
(۴۸) کتاب یسعیاہؑ باب (۴۲) آیت (۱ تا ۲۱)
(۴۹) کتاب یسعیاہؑ باب (۴۳) آیت (۱۸ تا ۲۱)
(۵۰) کتاب یسعیاہؑ باب (۴۶) آیت (۲۲ تا ۲۵)
(۵۱) کتاب یسعیاہؑ باب (۴۶) آیت (۱۰ تا ۱۳)
(۵۲) کتاب یسعیاہؑ باب (۴۸) آیت (۱۲ تا ۱۵)
(۵۳) کتاب یسعیاہؑ باب (۴۹) آیت (۱ تا ۲۶)
(۵۴) کتاب یسعیاہؑ باب (۵۱) آیت (۱ تا ۱۵)
(۵۵) کتاب یسعیاہؑ باب (۵۳) آیت (۱ تا ۱۲)
(ایضاً) کتاب یسعیاہؑ باب (۵۲) آیت (۷ تا ۱۵)
(۵۶) کتاب یسعیاہؑ باب (۵۴) آیت (۱ تا ۱۴)
(۵۷) کتاب یسعیاہؑ باب (۵۵) آیت (۱ تا ۱۳)
(۵۸) کتاب یسعیاہؑ باب (۵۶) آیت (۱ تا ۸)
(۵۹) کتاب یسعیاہؑ باب (۵۷) آیت (۱۳ تا ۱۴)
(۶۰) کتاب یسعیاہؑ باب (۵۹) آیت (۱۵ تا ۲۱)

(۶۱) کتاب یسعیاہ ع باب (۶۰) آیت (۱ تا ۲۲) (۶۲) کتاب یسعیاہ ع باب (۶۱) آیت (۱ تا ۱۱)

(۶۳) کتاب یسعیاہ ع باب (۶۲) آیت (۱ تا ۲) (۶۴) کتاب یسعیاہ ع باب (۶۵) آیت (۱ تا ۲۵)

(۶۵) کتاب یسعیاہ علیہ السلام باب (۶۶) آیت (۵ تا ۲۴)

## (۴) کتاب یرمیاہ علیہ السلام

(۶۶) کتاب یرمیاہ ع باب (۳) آیت (۱۲ تا ۲۵) (۶۷) کتاب یرمیاہ ع باب (۲۲) آیت (۴ تا ۸)

(۶۸) کتاب یرمیاہ ع باب (۲۵) آیت (۱۸ تا ۱۲ و ۳۰ تا ۳۳) (۶۹) کتاب یرمیاہ ع باب (۴۹) آیت (۱۳ تا ۱۵)

(۷۰) کتاب یرمیاہ ع باب (۵۰) آیت (۲ تا ۵)

## (۵) کتاب حزقی ایل علیہ السلام

(۷۱) کتاب حزقی ایل ع باب (۱۷) آیت (۲۲ تا ۲۴) (۷۲) کتاب حزقی ایل ع باب (۲۰) آیت (۳۲ تا ۳۸)

(۷۳) کتاب حزقی ایل ع باب (۲۱) آیت (۲۶ تا ۳۲) (۷۴) کتاب حزقی ایل ع باب (۲۴) آیت (۳ تا ۵)

(۷۵) کتاب حزقی ایل ع باب (۳۴) آیت (۲۳ تا ۲۹) (۷۶) کتاب حزقی ایل ع باب (۳۶) آیت (۲۵ تا ۲۸)

(۷۷) کتاب حزقی ایل ع باب (۳۷) آیت (۱۹ تا ۲۸)

## (۶) کتاب دانیال علیہ السلام

(۷۸) کتاب دانیال ع باب (۲) آیت (۲۵ تا ۴۵) (۷۹) کتاب دانیال ع باب (۷) آیت (۱ تا ۲۸)

(۸۰) کتاب دانیال ع باب (۸) آیت (۱ تا ۲۷) (۸۱) کتاب دانیال ع باب (۹) آیت (۲۰ تا ۲۷)

## (۷) کتاب ہوسیع علیہ السلام

(۸۲) کتاب حضرت ہوسیع ع باب (۱) آیت (۱۰ تا ۱۱) (۸۳) کتاب ہوسیع ع باب (۲) آیت (۴ تا ۲۳)

(۸۴) کتاب ہوسیعؑ باب (۳) آیت (۴ و ۵)    (۸۵) کتاب ہوسیعؑ باب (۱۱) آیت (۹)

(۸۶) کتاب ہوسیعؑ باب (۱۳) آیت (۱ و ۲)    (۸۷) کتاب ہوسیعؑ باب (۱۴) آیت (۸)

## (۸) کتاب یوائیل علیہ السلام

(۸۸) کتاب یوائیلؑ باب (۱) آیت (۲) تا (۱۱)    (۸۹) کتاب یوائیلؑ باب (۲) آیت (۲۸ تا ۳۲)

(۹۰) کتاب یوائیلؑ باب (۳) آیت (۱ تا ۲ و ۱۶)

## (۹) کتاب عموس علیہ السلام

(۹۱) کتاب عموسؑ باب (۳) آیت (۱۱)    (۹۲) کتاب عموسؑ باب (۶) آیت (۲۷)

(۹۳) کتاب عموسؑ باب (۷) آیت (۱۰ تا ۱۳ و ۱۷)    (۹۴) کتاب عموسؑ باب (۸) آیت (۱۱ تا ۱۲)

(۹۵) کتاب عموسؑ باب (۹) آیت (۱ تا ۴ و ۸ و ۱۰)    (۹۶) کتاب عموسؑ باب (۹) آیت (۱۱ تا ۱۵)

## (۱۰) کتاب عبدیاہ علیہ السلام

(۹۷) کتاب عبدیاہؑ باب (۱) آیت (۱)

## (۱۱) کتاب میکاہ علیہ السلام

(۹۸) کتاب میکاہؑ باب (۳) آیت (۱۲)    (۹۹) کتاب میکاہؑ باب (۴) آیت (۱) تا (۱۱)

(۱۰۰) کتاب میکاہؑ باب (۵) آیت (۱ تا ۱۵)    (۱۰۱) کتاب میکاہؑ باب (۷) آیت (۱۱ تا ۲۰)

## ۱۲ کتاب حیقوق علیہ السلام

(۱۰۲) کتاب حیقوقؑ باب (۲) آیت (۲ تا ۴)    (۱۰۳) کتاب حبقوقؑ باب (۳) آیت (۲ تا ۵)

## (۱۳) کتاب صفنیاہ علیہ السلام

(۱۰۴) کتاب صفنیاہ ؑ باب (۳) آیت (۸ تا ۹ و ۱۲)

## (۱۴) کتاب حجی نبی علیہ السلام

(۱۰۵) کتاب حجی باب (۲) آیت (۶ تا ۹)

(۱۰۶) کتاب حجی باب (۲) آیت (۲۱ و ۲۲)

## (۱۵) کتاب زکریا علیہ السلام

(۱۰۷) کتاب ذکریا ؑ باب (۱) آیت (۷ تا ۱۱)

(۱۰۸) کتاب ذکریا ؑ باب (۱) آیت (۱۶ تا ۲۱)

(۱۰۹) کتاب ذکریا ؑ باب (۲) آیت (۱۰ تا ۱۳)

(۱۱۰) کتاب ذکریا ؑ باب (۳) آیت (۶ تا ۹)

(۱۱۱) کتاب ذکریا ؑ باب (۴) آیت (۱ تا ۷)

(۱۱۲) کتاب ذکریا ؑ باب (۶) آیت (۱ تا ۸)

(۱۱۳) کتاب ذکریا ؑ باب (۸) آیت (۲۰ تا ۲۳)

(۱۱۴) کتاب ذکریا ؑ باب (۹) آیت (۹ تا ۱۰)

(۱۱۵) کتاب ذکریا ؑ باب (۱۲) آیت (۱ تا ۱۴)

(۱۱۶) کتاب ذکریا ؑ باب (۱۳) آیت (۷ تا ۹)

(۱۱۷) کتاب ذکریا باب (۱۴) آیت (۱ تا ۵)

## (۱۶) کتاب ملاکی علیہ السلام

(۱۱۸) کتاب ملاکی ؑ باب (۳) آیت (۱ تا ۵)

## (۱۷) متی کی انجیل

(۱۱۹) متی کی انجیل باب (۳) آیت (۱ تا ۱۲)

(۱۲۰) متی کی انجیل باب (۳) آیت (۱۳ تا ۱۷)

(۱۲۱) متی کی انجیل باب (۱۱) آیت (۲ تا ۶) (۱۲۲) متی کی انجیل باب (۱۱) آیت (۱۲ تا ۱۵)

(۱۲۳) متی کی انجیل باب (۱۹) آیت (۳۰) (۱۲۴) متی کی انجیل باب (۲۰) آیت (۱ تا ۱۶)

(۱۲۵) متی کی انجیل باب (۲۱) آیت (۳۳ تا ۴۴) (۱۲۶) متی کی انجیل باب (۲۲) آیت (۱ تا ۱۴)

(۱۲۷) متی کی انجیل باب (۲۳) آیت (۳۷ تا ۳۹) (۱۲۸) متی کی انجیل باب ( ) آیت (

## (۱۸) یوحنا کی انجیل

(۱۲۹) یوحنا کی انجیل باب (۱۲) آیت (۲۸ تا ۳۶) (۱۳۰) یوحنا کی انجیل باب (۱۲) آیت (۴۴ تا ۴۹)

(۱۳۱) یوحنا کی انجیل باب (۱۴) آیت (۱۶ تا ۱۸) (۱۳۲) یوحنا کی انجیل باب (۱۴) آیت (۲۵ تا ۳۱)

(۱۳۳) یوحنا کی انجیل باب (۱۵) آیت (۲۶ تا ۲۷) (۱۳۴) یوحنا کی انجیل باب (۱۶) آیت (۱ تا ۱۵)

## (۱۹) مکاشفات یوحنا

(۱۳۵) مکاشفات یوحنا باب (۲) آیت (۱ تا ۷) (۱۳۶) مکاشفات یوحنا باب (۲) آیت (۸ تا ۱۱)

(۱۳۷) مکاشفات یوحنا باب (۲) آیت (۱۲ تا ۱۷) (۱۳۸) مکاشفات یوحنا باب (۲) آیت (۱۸ تا ۲۹)

(۱۳۹) مکاشفات یوحنا باب (۳) آیت (۱ تا ۶) (۱۴۰) مکاشفات یوحنا باب (۳) آیت (۷ تا ۱۳)

(۱۴۱) مکاشفات یوحنا باب (۳) آیت (۱۴ تا ۲۲) (۱۴۲) مکاشفات یوحنا باب (۱۰) آیت (۱ تا ۷)

(۱۴۳) مکاشفات یوحنا باب (۱۱) آیت (۱۵ تا ۱۸) (۱۴۴) مکاشفات یوحنا باب (۱۲) آیت (۱ تا ۵)

(۱۴۵) مکاشفات یوحنا باب (۱۴) آیت (۶ تا ۱۳) (۱۴۶) مکاشفات یوحنا باب (۱۹) آیت (۱۱ تا ۲۱)

(۱۴۷) مکاشفات یوحنا باب (۲۰) آیت (۱ تا ۳) (۱۴۸) مکاشفات یوحنا باب (۲۱) آیت (۴ تا ۸)

**ہبوط آدم علیہ السلام سے حضرت داؤد علیہ السلام تک مختصر تاریخی حالات**

(۱۱) قبل ازانکہ بشارات متذکرہ بیان کی جائیں اور اونکی تفسیر لکھی جائے اسکی بہی سخت ضرورت ہے کہ کسیقدر تاریخی حالات

بیان کئے جائیں جن سے بشارات بخوبی سمجھہ مین آسکین لہذا مختصر طور پر تاریخی حالات بیان کیے جاتے ہین جو یہہ ہین کہ توریت شریف کی کتاب پیدائش کے باب پنجم و یازدہم سے زمانہ ولادت بنی آدم بہ حساب سنین ہبوط آدم علیہ السلام اور اونکی عمرین حسب تفصیل ذیل ثابت ہوتی ہین۔

| حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت ابراہیم علیہ السلام تک بنی آدم کے سنین ولادت اور اون کی عمرین۔ | ہبوط علیہ السلام کے بعد | کل عمر |
|---|---|---|
| (۱) حضرت آدم علیہ السلام۔ | . . . . . . . | ۹۳۰ سال |
| (۲) حضرت شیث علیہ السلام | ۱۳۰ سال . . . . | ۹۱۲ ایضاً |
| (۳) انوش۔ . . . . . | ۲۳۵ ایضاً . . . . | ۹۰۵ ایضاً |
| (۴) قینان۔ . . . . . . | ۳۲۵ ایضاً . . . . . | ۹۱۰ ایضاً |
| (۵) محلائیل۔ . . . . . . . | ۳۹۵ ایضاً . . . . | ۸۹۵ ایضاً |
| (۶) یارو۔ . . . . . . . . | ۴۶۰ ایضاً . . . . | ۹۶۲ ایضاً |
| (۷) حنوک۔ . . . . . . | ۶۲۲ ایضاً . . . . | ۳۶۵ ایضاً |
| (۸) موسلح۔ . . . . . . . | ۶۸۷ ایضاً . . . . | ۹۶۹ ایضاً |
| (۹) لمک۔ . . . . . . . | ۸۷۴ ایضاً . . . . | ۷۷۷ ایضاً |
| (۱۰) نوح۔ . . . . . . . | ۱۰۵۶ ایضاً . . . . . | ۹۵۰ ایضاً |
| (۱۱) سام۔ . . . . . . | ۱۵۵۶ ایضاً . . . . . | ۶۰۰ ایضاً |
| طوفان۔ . . . . . . | ۱۵۵۶ ایضاً . . . | ایضاً |
| (۱۲) ارفکسد۔ . . . . . . | ۱۶۵۸ ایضاً . . | ۴۳۸ ایضاً |

| حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت ابراہیم علیہ السلام تک بنی آدم کے سنین ولادت اور اونکی عمرین۔ | ہبوط آدم علیہ السلام کے بعد۔ | کل عمر |
|---|---|---|
| (۱۳) سلح۔ ........ | ۱۶۹۱ سال ... | ۴۳۳ ایضاً |
| (۱۴) رغیر۔ ........ | ۱۷۲۱ ایضاً ... | ۴۶۴ ایضاً |
| (۱۵) فلج۔ ........ | ۱۷۵۵ ایضاً ... | ۴۳۹ ایضاً |
| (۱۶) رعو ........ | ۱۷۸۵ ایضاً ... | ۲۳۹ ایضاً |
| (۱۷) سروج ........ | ۱۸۱۷ ایضاً ... | ۲۳۰ ایضاً |
| (۱۸) نحور ........ | ۱۸۴۷ ایضاً ... | ۱۵۸ ایضاً |
| (۱۹) تارح ........ | ۱۸۷۶ ایضاً ... | ........ |
| (۲۰) ابراہیم علیہ السلام | ۱۹۹۶ ........ | |

**حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل مین انبیا علیہ السلام کا ظہور۔**

جس سے ظاہر ہو کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہبوط آدم علیہ السلام سے (۱۹۹۶) سال کے بعد پیدا ہوئے جو زمانہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ولادت سے (۲۳۸۴) سال قبل کا اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے (۲۹۵۸) سال ماقبل کا ہے آپ کی دو بیویان تھین ایک "سرہ" دوسری "ہاجرہ" پہلے حضرت ہاجرہ کے بطن سے سنہ ۲۰۳۵ ہبوط مین حضرت اسمٰعیل علیہ السلام پیدا ہوئے پھر حضرت سرہ کے بطن سے سنہ ۲۱۴۹ ہبوط مین حضرت اسحاق علیہ السلام پیدا ہوئے۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے (۲۳۴۵) سال قبل اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے (۲۹۱۹) سال ماقبل پیدا ہوئے اور حضرت اسحاق علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے (۲۲۳۱) سال قبل اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے (۲۸۰۵) سال قبل پیدا ہوئے۔ اور (۲۲۳۱) سال مین حضرت اسحاق علیہ السلام کی نسل مین حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک بکثرت

سلاطین اور انبیا علیہم السلام پیدا ہوئے اس نسل مین اخیر پیغمبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تھے جنکے بعد سے پھر کوئی نبی اس نسل مین نہین پیدا ہوا۔ علی ہذا اخیر بادشاہ صدقیاہ تھا جسکے بعد کوئی بادشاہ اس نسل مین نہین ہوا حضرت ابراہیم علیہم السلام کے چھوٹے صاحبزادے کی نسل مین تو بکثرت سلاطین ہوتے رہے اور انبیا علیہم السلام ہی مبعوث ہوتے رہے۔ مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع سما تک کوئی نبی حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی نسل مین نہین پیدا ہوا۔ آپ کی نسل مین صرف حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر اوٹھائے جانے کے (۵۴۱) سال بعد پیدا ہوئے۔

حضرت یعقوب علیہ السلام کے صاحبزادونکی نسل مین بعض انبیا علیہم السلام کا ظہور

حضرت اسحاق علیہ السلام کے فرزند حضرت یعقوب ۲۱۰۹ھ ہبوط مین پیدا ہوئے گویا (۳۴۲۷) سال قبل از ولادت مسیح علیہ السلام اون کے بارہ صاحبزادے حسب تفصیل ذیل ہوئے۔

(۱) یہودا۔ (۲) محرون (۳) یوسف (۴) زبالون (۵) لاوی (۶) حرفان (۷) بنیامین (۸) اشرقا۔ (۹) بعباد (۱۰) دان (۱۱) ہاد (۱۲) روئیل۔

جن مین سے "لاوی" کی نسل مین ایک عظیم الشان نبی مبعوث ہوئے۔ لاوی کے فرزند فاہیت تھے اونکے فرزند "عمران" جنکے دو فرزند تھے۔ ایک حضرت موسیٰ اور ایک حضرت ہارون یہہ دونون بہت بڑے انبیا تھے ۲۶۳۳ھ ہبوط مین حضرت ہارون اور ۲۶۳۴ھ ہبوط مین حضرت موسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے جو نہایت عظیم الشان پیغمبر تھے اور جنکے زمانہ مین نہایت عجیب وغریب امور ظاہر ہوئے جن کی نظیر انبیاء بنی اسحاق مین مطلقاً نہین ہے آپ پر توریت شریف نازل ہوئی۔ آپ کی ولادت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت سے (۱۷۴۶) برس قبل اور حضرت خاتم الانبیا علیہ السلام کی ولادت باسعادت سے (۲۳۲۰) سال قبل واقع ہوئی نبی اسحاق مین جیسے نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام ہوئے تھے۔ ویسے ہی عظیم الشان

بنی بنی اسمٰعیل میں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہوئے گو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد سے حضرت داؤد علیہ السلام کے زمانہ تک بنی یعقوب میں اکثر انبیا علیہم السلام مبعوث ہوئے۔ لیکن زیادہ مشہور انبیا حسب ذیل ہیں۔

(۱) حضرت یشوع علیہ السلام۔ ۲۶۹۳ء میں آپ پیدا ہوئے اور ۲۷۹۳ء میں آپ نے انتقال فرمایا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے انتقال کے بعد سے جو ۲۷۵۴ء میں واقع ہوا۔ آپ نبی ہوئے۔

(۲) شموئیل ایضاً ایضاً ۳۲۱۴ء میں آپ نبی ہوئے۔

(۳) الیاس علیہ السلام مابین ۳۰۰۵ء و ۳۴۰۴ء آپ نے حضرت الیسع کو اپنا قایم مقام کیا اور آپ بگولے میں غائب ہو گئے۔

(۴) الیسع علیہ السلام ۳۰۰۵ء میں پیدا ہوئے اور ۳۴۰۷ء میں انتقال فرمایا آپ کی عمر (۴۰۲) سال کی تھی۔

(۵) ایوب علیہ السلام

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد سے حضرت داؤد علیہ السلام کے وقت تک کے مختصر واقعات

(۱۲) مختصر واقعات حضرت موسیٰ علیہ السلام تک حسب ذیل ہیں۔

**حضرت یوشع بن نون** جو حضرت موسیٰ کے خادم تھے اونکو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد پیغمبر کیا اور اون پر اپنا کلام اوتارا اور اون کے احوال کی کتاب مجموعہ عہد عتیق میں شامل ہے حضرت یوشع نے کنعان کا ملک فتح کیا اور اوس ملک کے بہت کافروں کو قتل کیا اور بہت سے شہر فتح کر کے اکتیس بادشاہوں کو قتل کیا اور بہت سے ملک جنکی فتح کا وعدہ تھا باقی رہے کہ حضرت یوشع کو اللہ تعالیٰ نے دنیا سے اوٹھا لیا اگر کوئی یہودی یا نصرانی دھوکا دیوے کہ جس پیغمبر کو توراۃ میں موسیٰ کے مانند بیان فرمایا ہے وہ حضرت یوشع ہیں کیونکہ اونھوں نے

اسرائیلیون کے دشمنون کو قتل کیا اسکا جواب یہہ ہے کہ توراۃ مین پہلے بہت طویل یہہ بیان
ہے کہ پہلے بہت اسرائیلی لوگ بت پرستی کرین گے پھر اون پر بت پرستون کی وجہ سے بڑی بڑی
مصیبتین آئین گی اونکے بادشاہ کو اور اون کو بت پرست لوگ اپنے ملک مین پکڑلے جائین گے
اور دور سے ایک فوج آئیگی جن کی زبان نہ سمجھی جائیگی وہ بہت بڑی تباہی کرین گے تب
بت پرستون سے بدلہ لیا جائیگا اور سب قومون مین ایمان پھیلے گا پس حضرت یوشع سے پہلے
اسرائیلیون پر وہ مصیبتین نہین آئین اور حضرت یوشع کے جہاد کی بدولت اور قومون مین ایمان
پھیلا یہہ خبر اونکی نہین ہوسکتی حضرت یوشع کے بعد کا احوال جس کتاب مین ہے وہ موسوم
بہ کتاب قاضیون ہے اور مجموعہ عہد عتیق مین شامل ہے اوسکا خلاصہ یہہ ہے کہ حضرت یوشع
کے بعد اسرائیلیون نے ملک کنعان کے بہت شہر فتح کئے مگر بعض بعض کا فرونکو اوس ملک
سے نہین نکالا بلکہ اون سے صلح کرلی اور اون سے محصول مقرر کرلیا یہہ بات توراۃ کے برخلاف
تھی تب اللہ تعالی کی طرف سے ایک فرشتہ آیا اور یہہ پیام اللہ تعالی کا لایا کہ مین نے تو کہا تھا کہ تم
اس زمین کے رہنے والون سے عہد نہ باندھو اور اون کی قربانی کے مقامات کو ڈہا دو مگر تم نے
میرا کہنا نہ مانا لہذا مین اون کو تمہارے آگے سے دفع نہ کرونگا بلکہ وہ تمہارے پسلیون کی کانٹے
اور اونکے معبود تمہارے لئے پہندے ہونگے یعنی بت پرستی مین گرفتار ہوجاؤ گے اونکی
صحبت کا اثر ہوجائیگا اونکو نہ نکالنے کا یہ نتیجہ ہوگا اسرائیلی لوگ اس بات کو سن کر چلا چلا کر روئے
جب تک حضرت یوشع کے دیکھنے والے لوگ زندہ تھے تب تک اسرائیلی لوگ
اللہ تعالے کی اطاعت کرتے رہے جب وہ لوگ مرچکے اون کے بعد
اور لوگ پیدا ہوئے جو اللہ تعالی کو بھول گئے اور اوس ملک کے بت پرستون
کے بتون کو پوجنے لگے بعل اور عستارات کو پوجنے لگے تب اللہ کا غضب اسرائیلیون پر
بھڑکا اور اللہ تعالی نے آس پاس کے کافرون کو اون پر غالب کردیا دشمنون نے اونکو لوٹنا

شروع کیا تب خداوند تعالیٰ نے اپنی رحمت سے

**قاضیون** کو ان آفات سے کے دفعیہ کے لئے قایم کیا اونہون نے اونکو دشمنون کے ہاتھہ سے چھڑایا مگر اونہون نے اونکے کہنے سے بھی بت پوجنا نہ چھوڑا جب تک وہ جیتے رہے تب تک اون کو دشمنون سے چھڑاتے رہے جب وہ مرگئے یہ اور زیادہ بت پوجنے لگے۔ اونہون نے بت پرستون کی بیٹیون سے نکاح کئے اور اپنی بیٹیان اونکے بیٹون کو دین اور اونکے بتون کو پوجا تب اللہ تعالیٰ نے اسرائیلیون کو کوشن رشعاتیم بادشاہ کے قبضہ مین کر دیا آٹھہ برس تک اوس کی غلامی کرتے رہے پہر اسرائیلیون نے اللہ تعالیٰ سے فریاد کی اللہ تعالیٰ نے

**عتنی ایل** کو جو قنز کے فرزند تھے اونکی نجات کے لئے قایم کیا اور وہ اسرائیل کا حاکم ہوا اور لڑائی کے لئے نکلا اور اوس بادشاہ پر غالب ہوا اور اوس ملک مین چالیس برس تک امن رہا۔ اس کے بعد عتنی ایل مرگیا پہر اسرائیلیون نے گناہ کئے پہر اللہ تعالیٰ نے مواب کے بادشاہ عجلون کو اون پر غلبہ دیا اوس نے اونہین مارا اور کہجورون کا شہر لے لیا اسرائیلی لوگ اٹھارہ برس تک اوس کی غلامی کرتے رہے پہر اللہ تعالیٰ سے اسرائیلیون نے فریاد کی اللہ تعالیٰ نے

**ایہود** کو جو جیرا کے فرزند تھے اونکے چھڑانے کے لئے قایم کیا اسرائیلیون نے اونکی بدولت عجلون کے لئے تحفہ بھیجنے مین نجات پائی ایہود جا کر دہوکا دے کر عجلون کو قتل کر کے چلا آیا اور مواب کے دس ہزار کے قریب لوگ قتل کئے اور مواب اسرائیلیون کے قبضہ مین آیا اوس ملک مین اسی برس امن رہا بعد اسکے

**شمجر** جو عنات کا فرزند تھا قایم ہوا اوس نے چھہ سو فلستینون کو قتل کیا اور اسرائیلیون کو نجات دلائی۔ جب اہود مرگیا اسرائیلی لوگ پہر گناہ کرنے لگے اللہ تعالیٰ نے اون کو کنعان کے بادشاہ یابین کے ہاتھہ مین پہنسایا اوس نے بیس برس تک اسرائیلیون کو ستایا اسرائیلیون نے اللہ سے

فریاد کی اوس وقت

**دبورہ نبیہ** اسرائیلیون کی حاکم تہی اوس کے پاس فیصلے کو گئے اوس نے برق کو جو ابی نعم کے فرزند تہے بلا بہیجا اور دونون مل کر دس ہزار آدمی ساتہہ لے کر گئے اور سارے لشکر کو شکست دی بادشاہ مارا گیا اسرائیلی لوگ فتحیاب ہوئے اور چالیس برس ملک مین امن رہا پہر اسرائیلیون نے گناہ کئے تب اللہ نے اون کو سات برس تک مدیانیون کے ہاتہہ مین پہنسا دیا مدیانی اور عمالیقی اور پورب کے لوگ ٹڈیون کے دل کی طرح آتے تہے اور کہیتیون کو برباد کرجاتے تہے ایک ذرہ خوراک نہ رہنے دیتے تہے پہر اسرائیلیون نے اللہ سے فریاد کی تب اللہ نے حضرت

**جدعون علیہ السلام** کو نبی کیا اور اونکو حکم دیا کہ اسرائیلیون کو مدیانیون کے ہاتہہ سے نجات دلائین حضرت جدعون نے اپنے باپ یوآس کا بت خانہ جس مین بعل کی قربانی ہوتی تہی رات کو ڈہا دیا جب دن کو خبر ہوئی تو لوگون نے اون کے باپ سے کہا کہ اپنے بیٹے کو نکالو تاکہ قتل کیا جاوے یوآس نے کہا تم بعل کی طرف سے جہگڑتے ہو اور اوسے بچایا چاہتے ہو جو کوئی اوسکی طرف سے جہگڑا کریگا وہ آج ہی صبح کو مارا جائیگا اگر وہ خدا ہے تو آپ ہی اپنے لئے جہگڑے پہر حضرت جدعون نے تین سو آدمیون سے مدیانیون کو بہگا دیا اور دو سردار غراب اور ذیب کا سر حضرت جدعون کے پاس آیا پہر حضرت جدعون نے ذبح اور ضلمنع کو دو مدیانی بادشاہ کے لشکر کو مارا اور اون دو نونکو پکڑ کر قتل کیا پہر حضرت جدعون علیہ السلام مر گئے اور اونکی لونڈی کا بیٹا۔

**ابی ملک** اپنے اونہتر بہائیون کو قتل کرکے سکم کا بادشاہ ہوا اور اوسکا ایک بہائی یوتام بچ رہا تہا اوس نے اوسے بد دعا دی آخر کو ابی ملک کسی قلعہ پر لڑنے گیا تہا ایک عورت نے چکی کے پاٹ کا ٹکڑا اوس کے سر پر پہینک مارا جس سے اوسکی کہوپری چور ہو گئی اور اوس نے اپنے ایک جوان سے کہا مجہے تلوار سے مار اوس نے تلوار ماری اور وہ مر گیا اوس کے بعد

**تولع** فرزند فواۃ اسرائیلیون کو نجات دینے اوٹھا اوس نے تیئیس برس حکومت کی اور مرگیا۔
اوس کے بعد
**جلعادے یائیر** حاکم ہوا۔ اوس نے بائیس برس حکومت کی جب وہ مرگیا تب اسرائیلی لوگ گناہ کرنے لگے اور اونہون نے بعلیم اور عستارات اور آرام کے بتون اور موآبیون اور عمونیون کے سوا فلستیون کے بتون کو پوجا اور خدا تعالی کو بالکل بہول گئے تب اللہ تعالی نے فلستیون اور بنی عمون کے ہاتہون مین اونہین بیچ ڈالا اور اوتہون نے اوس سال سے سارے اسرائیلیون کو جو اردن کے پار عمونیون کے ملک مین اور جلعاد مین تہے اونہین اٹھارہ برس تک شدت سے ستایا اور بہت تنگ کیا اور عمونیون نے اردن کے پار ہو کے یہودا اور بن یامین اور افرائیم کے گہرانے سے جنگ کی یہانتک کہ اسرائیلی بہت تنگ آئے تب اسرائیلیون نے اللہ تعالی سے فریاد کی اور بتون کو پہینکدیا۔
**افتاح** ایک شخص بڑا بہادر تہا اوسکو ساتہہ لیا اور عمونیون کو شکست دی پہر بہی افرائیم اسرائیلیون کا ایک فرقہ لڑنے نکلا افتاح نے اون مین کے بیالیس ہزار آدمی قتل کئے افتاح نے چہہ برس حکومت کی پہر مرگیا اوسکے بعد
**ابصان بیت لحمی** اسرائیلیون کا حاکم ہوا وہ سات برس حاکم رہا پہر مرگیا پہر اوسکے بعد
**زبلونے ایلون** دس برس حاکم رہا پہر مرگیا پہر
**عبدون** نے آٹھ برس حکومت کی اور مرگیا پہر اسرائیلیون نے بدکاری کی اللہ تعالی نے اونکو چالیس برس تک فلستیون کے ہاتہہ مین رکہا اور دان کے گہرانے مین لنوح نامی ایک شخص تہا اوس سے
**شمسون** پیدا ہوا اوس سے فلسطیون سے بڑی بڑی زور آزمائیان کین (۲۰) برس اسرائیلیون کا قاضی رہا آخر اوس نے بد دعا دی کہ مجہے فلسطیون کے ساتہہ مرنا قبول ہے

بہت سے فلسطی مکان مین وبا کر مر گئے اون کے ساتہہ وہ بہی مرگیا پہر اسرائیلیون مین سے
بعضے لوگون نے بت پوجے مدت تک اون مین کوئی بادشاہ نہ ہوا جس نے جو چاہا سو کیا۔
راعوث کے احوال کی کتاب جو توراۃ کے مجموعہ مین شامل ہے اوسکا خلاصہ یہہ ہے
کہ قاضیون کی ریاست کے وقت مین یہوداکے بیت الحم سے ایک شخص
**الی ملک** نامی اپنی بیوی اور دو بیٹون سمیت مواب کے ملک مین جا بسا اوس کے
بیٹون نے دو موابی بیویان کین ایک کا نام عرفہ دوسری کا راعوث تہا پہر دونون شخص مر گئے
جب اونکی مان وہان سے چلی اوس کی ایک بہو نے جس کا نام راعوث تہا اوس کا ساتہہ
نہ چہوڑا اور کہا جہان تو رہے گی وہان مین رہونگی تیرے لوگ میرے لوگ اور تیرا خدا میرا خدا
ہے غرض راعوث بیت الحم مین آئی اور الی ملک کا ایک رشتہ دار جسکا نام
**بوعز** تہا اوس نے راعوث سے نکاح کیا اوس کے بیٹا پیدا ہوا۔ اوسکا نام
**عابد** رکہا گیا جو
**لیسّی** کا باپ تہا اور لیسی حضرت داؤد علیہ السلام کے والد ہین حضرت شموئیل علیہ السلام کی
کتاب کا خلاصہ یہہ ہے کہ جب
**حضرت شموئیل** پیغمبر ہوے تو اسرائیلی لوگ فلستیون سے لڑنے نکلے اور اسرائیلیون
نے شکست کہائی پہر اسرائیلیون نے اللہ تعالی کے عہد نامے کا صندوق لشکر مین بہیجا
فلستیون نے آنکر تیس ہزار اسرائیلیون کو مارا اور اللہ تعالی کے عہد کا صندوق لوٹ کر
لے گئے اور اوسکو لے جاکر اپنے بت خانے مین رکہا جب اوس شہر کے لوگ بہت سے
مر گئے تب اوس صندوق کو دوسرے شہر مین لے گئے۔ وہان بہی بکثرت لوگ مر گئے تب
اوس صندوق کو رتہہ پر لاد کے چہوڑ دیا جس مین گائین لگی ہوئی تہین وہ سیدہی اسرائیلیون تک
چلی آئین جنہون نے صندوق کو بمقام یسریم لے جاکر رکہہ دیا صندوق بیس برس تک

وہان رکہا اور سارے اسرائیلیون نے اللہ کے سامنے فریاد کی حضرت شموئیل نے اسرائیل کے سارے گہرانے کو کہا کہ اگر تم اپنے دلون سے اللہ کی طرف پہرو تو اون اجنبی معبودون کو اور عستارات کو چہوڑ کر دیکہو اور اللہ سے دل لگاؤ اور اوس اکیلے کو پوجو وہ فلستیون کے ہاتہہ سے تمہین نجات بخشیگا اور اسرائیلیون نے بعلین اور عستارات کو پہینکدیا اور اکیلے اللہ کو پوجنے لگے اور حضرت شموئیل نے دعا مانگی فلسطی لڑنے کو آئے اللہ نے اسرائیلیون کو فلسطیون پر فتح دی اور فلسطیون نے اسرائیل کی سرحد کی طرف پہر مُنہ نہ کیا اور حضرت شموئیل کی سارے زمانہ تک فلسطی عاجز رہے اور وہ بستیان جو فلسطیون نے اسرائیلیون سے لے لین تہین عقرون سے لیکے جلت تک اور اونکے نواحی کے گاؤن اسرائیلیون کو پہر ملے اور جب حضرت شموئیل بوڑہے ہو گئے اسرائیلیون نے کہا ہمارے لئے ایک بادشاہ مقرر کر دیجئے وہ ہماری عدالت کرے اور ہمارے لئے قتال کرے حضرت شموئیل نے اللہ کے حکم سے **طالوت** کو بادشاہ کیا جس کا قصہ اللہ تعالی نے سورہ بقر مین بیان فرمایا ہے یہ طالوت بن یامین کی نسل مین تہا طالوت کا نام اوس کتاب مین شاول لکہا ہے شاول اور طالوت دونون کے معنی طویل کے ہین مولانا جلال الدین سیوطی نے تفسیر درمنثور مین ابن اسحاق اور ابن جریر کی کتاب سے وہب ابن منبہ کی زبانی طالوت کا قصہ لکہا ہے اوس مین یہہ بہی درج ہے کہ طالوت کا نام سریانی مین شاول ہے جب طالوت کی بادشاہی کے دو برس گذرے تب اوس نے تین ہزار اسرائیلی منتخب کئے اور فلستیون کے چوکیدارون کو جو جبعہ مین تہے مارا فلسطی بہی لڑنیکو نکلے تیس ہزار اون کی رتہین تہین اور چہہ ہزار سوار اور بہت سے لوگ ایسے جیسے دریا کے کنارے کی ریت اللہ نے اسرائیلیون کو بڑی فتح دی اور طالوت نے اسرائیلیون کے ملک پر قبضہ حاصل کیا اور ہر طرف اپنے دشمنون سے موابیون مین اور عمونیون کے ملک مین اور ادوم مین اور صوبہ کی مملکتون مین اور فلسطیون کے ملک مین لڑا کیا اور عمالیقون سے بہی لڑا اور اسرائیلیون کو

اون کے دشمنون کے ہاتھہ سے چھڑایا پھر حضرت شموئیل نے
حضرت داؤد علیہ السلام پر تیل ملا اور اللہ کی روح یعنی اللہ کا فیضان اوس دن سے ہمیشہ
داؤد علیہ السلام پر جاری رہا حضرت داؤد اپنے سب بھائیون مین چھوٹے تھے اور بہت خوبصورت
تھے طالوت کا فلسطیون سے عمر بھر سخت مقابلہ رہا فلسطیون کی لڑائی مین جالوت ایک بڑا پہلوان
تہا اور ایسا نکلا کہ اوس سے سب ڈر گئے کوئی اوسکا سامنا نہ کرسکا حضرت داؤد اون دنون مین
لڑکے تھے آپ نے اللہ کی قدرت سے جالوت کو قتل کیا فلسطی بہاگے اسرائیلیون نے
اونہین رگیدا اور خوب مارا اور لوٹا حضرت داؤد جالوت کا سر لے گئے یروسلم مین آئے
اور حضرت داؤد کی عقلمندیان دیکھہ دیکھہ کر طالوت دشمن ہو گیا اوسکو اندیشہ ہوا کہ ایسا نہو کہ
یہی میرے بعد بادشاہ ہو جاینگے مگر سب اسرائیلی حضرت داؤد سے محبت رکھتے تھے اور طالوت
کا بیٹا یونتن آپ کو جان سے زیادہ عزیز رکھتا تہا اور طالوت کی بیٹی میکل جو حضرت داؤد کی بی بی
تھی آپ سے بہت محبت رکھتی تھی طالوت نے کئی بار حضرت داؤد کے قتل کا ارادہ کیا
اللہ تعالی نے ہر دفعہ بچا لیا آخر حضرت داؤد اوس کے پاس سے چلے آئے اور عدولام
کی مغاری مین گئے وہان آپ کے بھائی اور آپ کا سارا گھرانا اور ساری محتاج اور مصیبت زدہ
جمع ہوئے حضرت داؤد اون کے سردار ہوے اون کے ساتھہ قریب چار سو آدمی کے ہو گئے
اور طالوت کو یہہ خبر پہونچی حضرت داؤد کو خبر ہوئی کہ فلسطی قعیلہ سے لڑتے ہین اور کھلیانون کو
لوٹتے ہین اللہ تعالی نے حضرت داؤد سے فرمایا اوٹھہ قعیلہ کو اوتر جا مین فلسطیون کو تیرے
قابو مین کردونگا آپ نے اللہ کے حکم سے اون کے ساتھہ جنگ کی طالوت کو خبر پہونچی
اوس نے قعیلہ کا ارادہ کیا حضرت داؤد قریب چھہ سو آدمی کے ساتھہ وہان سے چلے گئے
اور بیابان کے بیچ مین مضبوط مقامون مین رہنا اختیار کیا اور دشت زیف مین ایک پہاڑ کے
بیچ مین ٹھیرے طالوت قتل کے ارادے سے آیا تا آنکہ ایک مقام مین آپ کو فرشقون سمیت

گھیر لیا اوسوقت طالوت پاس ایک قاصد آیا اور کہا جلدی کر اور اپنے تئین پہونچا فلسطیون نے
سارے ملک پر حملہ کیا طالوت حضرت داؤد کو چھوڑ کر فلسطیون سے لڑنے گیا حضرت داؤد مین
جدے کے بیچ مضبوط مقامون مین آٹھیرے طالوت پہر آیا ایک مقام مین غار کے اندر
فراغت کرنے کو گیا اوس وقت داؤد علیہ السلام اوس غار پاس بیٹھے تھے آپ نے اوٹھکر
طالوت کی چادر کا کونہ جیب کے سے کاٹ لیا اور پہر طالوت کو پکارا اور فرمایا تم اون لوگون کی باتون
پر کیون التفات کرتے ہو جو کہتے ہین کہ داؤد تمہارا بدخواہ ہے آج کے دن تمنے اپنی آنکھون سے
دیکھ لیا کہ اللہ تعالی نے تمہین میرے قابو مین کر دیا تہا اور لوگون نے مجھے کہا کہ تمہین مار ڈالون
پہر مین نے کہا مین اپنے مالک پر ہاتھہ نہ چلاؤنگا اللہ کا مسیح ہے یعنی اللہ نے اوسکو بادشاہ
کیا ہے اے میرے باپ دیکھ تیری چادر کا کونہ میرے ہاتھہ مین ہے جب مین نے تیری
چادر کا کونا کاٹ لیا تو تیرے مارنے مین کیا دقت تہی لیکن مین نے تجھے نہین مارا دیکھ میرے
دل مین کسی طرح کی برائی نہین ہے اور مین نے تیرا کچھہ قصور نہین کیا اور تو مجھے ہلاک کیا چاہتا ہے
اللہ میرا تیرا انصاف کرے اور اللہ تعالی تجھہ سے میرا بدلہ لیوے پر میرا ہاتھہ تجھہ پر نہ اوٹھیگا
طالوت نے کہا میرے بیٹے داؤد یہ تیری آواز ہے اور بلند آواز سے رویا اور کہا تو مجھہ سے
زیادہ سچا ہے تو نے مجھے اچھا بدلہ دیا اور مین نے تجھے برا بدلہ دیا اللہ تجھہ کو اچھا بدلہ دوے
اب مین جانتا ہون کہ تو بادشاہ ہوگا تو خدا کی قسم کہا کر کہہ کہ مین تیرے بعد تیری نسل کو ہلاک نہ کرونگا
حضرت داؤد نے قسم کہائی اور طالوت چلا گیا حضرت داؤد اور اون کے ہمراہی پناہ کی جگہہ جا بیٹھے
اور حضرت شموئل علیہ السلام نے انتقال فرمایا اور زیف کے لوگ جبعہ مین طالوت کے پاس
آئے اور کہا کہ داؤد حکیلہ کے پہاڑ مین چھپا ہوا ہے طالوت پہر آیا حضرت داؤد اوسکے
سوتے مین اوسکے پاس آئے اوسکا نیزہ سرہانے رکہا تہا حضرت داؤد نے نیزہ اوٹھا لیا اور
چلے آئے اور پہاڑ پر سے اوسکے ایک رفیق کو پکارا جب طالوت کو خبر ہوئی تب حضرت داؤد نے

کہا کیون میرا دشمن ہوا ہے مین نے تیرا کیا قصور کیا ہے طالوت نے کہا اے میرے بیٹے
داؤد پھر آ کہ مین تجھے پھر نہ ستاؤن گا مین نے حماقت اور نہایت بڑی خطا کی حضرت داؤد نے
فرمایا یہ تیرا نیزا ہے سو بہادرون مین سے ایک آ کے اوسے لے جاوے طالوت نے
کہا تو مبارک ہے اے میرے بیٹے داؤد تو بڑے بڑے کام کریگا اور تو فتحمند بہی ہوگا
پھر حضرت داؤد چلے گئے اور طالوت اپنے مکان کو والیس چلا گیا پہر حضرت داؤد نے کہا
کہ طالوت مجھے ایک دن ہلاک کریگا بہتر یہ ہے کہ فلسطیون کے ملک مین جا رہون
آپ چھہ سو جوانون کو لے کر جات کے بادشاہ معوک کے بیٹے اکیس کی طرف گذری اکیس نے
شہر صقلغ آپ کو دیدیا آپ نے اپنے ہمراہیون کو لیکے جسور اور جزا اور عمالیق کے لوگون پر
حملہ کیا کہ جسور کی حد سے مصر کے سوائے تک قدیم سے بستے تھے آپ نے اونکی زمین کو ویران
کیا اُن کے زن و مرد کو جیتا نہ چھوڑا پھر اکیس پاس تشریف لائے پہر حضرت داؤد اپنے شہر صقلغ
سے باہر گئے اور عمالیقی نے صقلغ پر چڑہائی کی اور اونہون نے صقلغ کو لوٹا اور آگ سے پہونکدیا اور
عورتونکو قید کیا جب حضرت داؤد شہر مین آئے آپ کو اُس دن اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا کہ اونکا
پیچھا کر کہ تو یقیناً اون تک پہونچے گا اور بے شک اون سے چھڑا لاویگا آپ نے چھہ سو جوان
ساتھہ لئے اور جا کر اون سب کو قتل کیا چار سو اون مین کے بھاگ نکلے حضرت داؤد صقلغ مین
آئے اور فلسطی جو تھے وہ اسرائیلیون سے لڑتے تھے اور اسرائیلی بہاگے اور فلسطیون نے طالوت کو اور
اوسکے بیٹون کو قتل کیا کتنے اسرائیلی بستیان چھوڑ کر بہاگ نکلے اور فلسطی آئے اور وہان بسے حضرت
داؤد کو یہہ خبر پہونچی آپنے طالوت کا اور اُسکے بیٹون کا بہت غم کیا تفسیر معالم التنزیل مین ایک بڑی روایت
لکھی ہے جسکا خلاصہ یہہ ہے کہ بالآخر طالوت شرمندہ ہوا اور بہت رویا کیا آخر کو ایک عورت
اوسکو ملی جو اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم جانتی تہی وہ اوسکو حضرت شمویل کی قبر پر لیگئی اور وہان اوس نے
دعا کی پہر اوس نے حضرت شمویل کو پکارا آپ قبر سے نکلے طالوت نے پوچھا کہ میرے لئے

توبہ ہے آپ نے فرمایا کہ بادشاہی چھوڑ دے اور تو اور تیری بیٹی اللہ کی راہ مین لڑین پھر تیرے
بیٹے تیرے سامنے قتل ہون پھر تو لڑے یہانتک کہ قتل کیا جاوے طالوت نے ایسا ہی کیا
پہلے اوس کے بیٹے لڑکر قتل ہوے پھر وہ لڑا اور قتل ہوا اور لوگون نے حضرت داؤد کو اپنا
بادشاہ کیا حضرت داؤد کے احوال کی کتاب مین مندرج ہے کہ اللہ تعالی نے حضرت داؤد کو
حکم دیا کہ جبرون کو جا آپ جبرون کو گئے قوم یہودا نے آکر آپ پر تیل ملا کہ آپ قوم یہودا کے بادشاہ
ہون اور طالوت کا بیٹا ایش بوشت باقی اسرائیلیون کا بادشاہ ہوا اوس نے دو برس بادشاہت
کی اور حضرت داؤد نے جبرون مین نبی یہودا پر سات برس چھ مہینے حکومت کی ایش بوشت کے
لشکری حضرت داؤد کے لشکر سے لڑے اونھون نے شکست کھائی ایک مدت تک دونون
گھرانون مین جنگ رہی حضرت داؤد کی دن بدن قوت بڑہتی گئی اور طالوت کا گھرانا سست ہوتا گیا۔
اون لوگون مین کا ایک شخص پوشیدہ حضرت داؤد سے مل گیا اور اوس نے اسرائیلیون سے
کہا کہ اللہ تعالی نے داؤد کے حق مین فرمایا ہے کہ مین اپنے بندے داؤد کی معرفت
اپنے لوگون مین اسرائیل کو فلسطیون کے ہاتھہ سے اور اون کے سب دشمنون کے
ہاتھہ سے چھڑا دونگا آخر کو ایش بوشت کو اوس کے ایک دشمن نے قتل کیا اور اسرائیلیون
کے سارے فرقے جبرون مین حضرت داؤد پاس آئے اونھون نے آپ کے سر پر تیل ملا
کہ آپ اسرائیلیون کے بادشاہ ہوئے آپ جب سلطنت کرنے لگے تب آپ کی عمر تیس
برس کی تھی اور چالیس برس آپ نے سلطنت کی جبرون مین سات برس چھ مہینے یہودا پر بادشاہت
کی اور یروسلم مین سارے اسرائیلیون اور یہودا پر تینتیس ۳۳ برس اور اپنے ہمراہیون سمیت یروسلم کو
یبوسیون کے پاس گئے جو اوس ملک مین بستے تھے صیہون کی گڑھی پر قبضہ کر لیا
اور آپ نے اوسکا نام داؤد کا شہر رکھا اور اپنے بلو کے گرداگرد اور اوس کے اندر مکانات بنائے
تب صور کے بادشاہ حیرام نے سرو کی لکڑی اور بڑہئی اور سنگتراش ایلچیون کے ساتھہ حضرت

داؤد کے پاس بہجوائے اونہون نے آپ کے لئے محل بنایا اور فلسطیون نے حملہ کیا اللہ تعالےٰ
نے آپ سے فرمایا چڑہ جا مین بے شک فلسطیون کو تیرے ہاتہہ مین کر دونگا آپ بعل فرصین
مین آئے وہان اونہین مارا فلسطی اپنے بت چہوڑ کر بہاگ گئے آپ نے بتون کو جلا دیا فلسطی پہر چڑہے پہر
آپ نے جبعہ سے لیکر جزر کے مدخل تک اونہین قتل کیا پہر حضرت داؤد اللہ کے صندوق کو
ابی نداب کے گہر سے جو جبع مین تہا نکال لائے اور جالی عابد ادوم کے گہر مین تین مہینے تک
رکہا بعد اسکے حضرت داؤد اپنے شہر مین لائے اور اوسکو خیمہ مین رکہا اور اوس صندوق کے لئے
خادم مقرر کئے تاکہ اللہ کا ذکر اور تعریف کیا کرین اور اونکو وہ گیت سکہایا جو تواریخ کی پہلی کتاب کے
سولہوین باب مین مندرج ہے پہر حضرت داؤد کے حال کی کتاب سے
لکہا جاتا ہے کہ حضرت داؤد نے فلسطیون کو قتل کیا اور اون کو عاجز
کر دیا۔ اور مواب کے لوگون کو مارا اور بہتیرون کی جان بخشی کی موابی آپ کے غلام بنے
اور تحفے لائے اور حضرت داؤد نے صوبہ کے بادشاہ بن رحوب ہدد عزر کو بہی مار لیا جب وہ
نہر فرات پر قبضہ کرنے گیا اور اون مین سے بہتون کو قید کر لیا اور جبکہ دمشق کے ارامے
صوبہ کے بادشاہ ہدد عزر کے کمک کو آئے تو حضرت داؤد نے اون مین سے بائیس ہزار
آدمی قتل کئے اور اون پر چوکیان بٹہلائین پس ارامے بہی حضرت داؤد کے غلام ہو گئے
اور تحفے لانے لگے حضرت داؤد یروسلم مین آئے اور حماۃ کے بادشاہ توعی نے آپ کو فتح
کی مبارکباد کہلا بہیجی اور حضرت داؤد اٹہارہ ہزار ارامی آدمی نمک کے نشیب مین مار کے
پلٹ آئے اور نام آور مشہور ہوئے اور ادوم مین چوکیان مقرر کین اور سارے آدمی آپکے
غلام ہو گئے اور آپ سارے اسرائیل کے بادشاہ ہوئے بعد اسکے بنی عمون اور ارامی مل کر
لڑنے آئے اونہون نے شکست کہائی پہر ارامی جمع ہو کر حلام مین آئے حضرت داؤد
اسرائیلیون کو لیکے اردن پار اترے اور حلام تک آئے اللہ نے وہان بہی حضرت

داؤد کو فتح دی بارامیون نے صلح کی حضرت داؤد سے نبی عمون کو قتل کیا اور شہر ربہ لے لیا اور اون کا مال لوٹا اور اون لوگون سے مشقت کرائی پہر آپ لشکر سمیت یروشلم کو پہرے پہر ابی سلوم جو حضرت داؤد کا بیٹا تہا اسرائیلیون کو اپنے ساتہہ متفق کر کے بادشاہ بن بیٹہا اور حضرت داؤد سے لڑا افراائیم کی بن مین لڑائی ہوئی اسرائیلی لوگ حضرت داؤد کے لشکر سے مارے گئے بیس ہزار آدمی قتل ہوگئے تمام ملک مین جا بجا قتال ہوا ابی سلوم مارا گیا حضرت داؤد کو سنکر بہت غم ہوا سارے اسرائیلیون نے آپ کو چھوڑ دیا سبع بن بگری کے تابعدار ہوئے مگر بنی یہودا آپکے تابعدار رہے آپ نے لشکر بہیجا سبع کا سر کاٹا گیا او رفلسطی اسرائیلیون سے پہر لڑے حضرت داؤد نے اون پر فتح پائی۔

حضرت داؤد علیہ السلام کے وقت سے حضرت عیسٰی علیہ السلام کے وقت تک کے مختصر حالات۔

(۱۳) حضرت یہودا کی نسل مین حضرت موسٰی علیہ السلام سے کے (۶۲۲) سال کے بعد حضرت داؤد علیہ السلام نبی پیدا ہوئے تھے جن کا ذکر قبل ازین تفصیل کے ساتہہ ہو چکا ہے اور جنکا ظہور حضرت یہودا کی گیارہوین پشت مین ہوا تہا اونکا سلسلۂ نسب حسب تفصیل ذیل ہے۔

(۱) حضرت یہودا (۲) فارض (۳) حصروم (۴) آرام (۵) عمیناداب (۶) نحون (۷) سلمون (۸) بوعز و راحب (۹) عوبید (۱۰) لیسّی (۱۱) حضرت داؤد علیہ السلام۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کے حالات۔

آپ پر "زبور شریف" نازل ہوئی اور ۳۳۵۹ھ ہبوط مین آپ نے انتقال فرمایا۔ اور آپ کے فرزند

**حضرت سلیمان علیہ السلام** آپ کے جانشین ہوئے جو آپ کی مانند نبی بہی تھے اور بادشاہ بہی ایسے تھے کہ آپ کی مانند پہر کوئی بادشاہ نہین ہوا۔ آپ نے اللہ تعالٰی کو خواب مین دیکہا اللہ تعالٰی نے فرمایا جو چاہے مانگ مین تجہے دونگا آپ نے عرض کیا کہ اپنے بندے کو ایسا دل عنایت کر کہ وہ لوگون کی عدالت کرے تا کہ مین نیک و بد مین امتیاز کرون یہہ بات

اللہ تعالیٰ کو پسند آئی فرمایا کہ مین نے تجہہ کو عقلمند دل بخشا کہ تجہسا نہ تجہسے پہلے تہا نہ تیرے بعد ہوگا
اور تجہہ کو مین نے دولت اور عزت بہی دی کہ بادشاہون مین تمام کوئی تیرا مثل نہ ہوگا پس حضرت سلیمان
ساری مملکتون پر سلطنت کرتے تہے نہر فرات سے لے کر فلسطیون کے ملک تک اور مصر کی
سرحد تک سب کے سب آپ کو تحفے دیتے تہے اور جب تک آپ زندہ رہے آپ کی خدمتگذاری
کرتے تہے دریا کے پار تفسح سے لے کر غزہ تک اُن سارے بادشاہون پر جو دریا کے اسطرف
تہے آپ فرمانروا تہے اور اون سب سے جو اون کے گرداگرد تہے صلح رکہتے تہے اور بنی
یہودا اور بنی اسرائیل مین سے ہر شخص اپنے تاک اور انجیر کے درخت کی چہاؤن مین دان سے لیکے
بیرسبع تک سلامت بیٹہا رہا جب تک کہ حضرت سلیمان علیہ السلام زندہ رہے اور صور کے
بادشاہ حیرام نے آپ کے پاس اپنے خادم بہیجے اور حیرام تمام عمر حضرت داؤد کا دوست
رہا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے حیرام کو کہلا بہیجا کہ تو جانتا ہے کہ میرا باپ داؤد خداوند اپنے
خدا کے نام کے لئے ایک گہر نہ بنا سکا ہر طرف لڑتا رہا یہانتک کہ خداوند نے اُن سب کو اُسکے
قدمون تلے کر دیا اور اب خداوند میرے خدا نے مجہہ کو ہر طرف سے چین دیا ہے کہ نہ کوئی میرا
دشمن ہے اور نہ کوئی مجہہ پر مصیبت ہے سو میرا قصد ہے کہ خداوند اپنے خدا کے نام کا ایک گہر بناؤن
جیسا کہ خداوند نے میرے باپ سے فرمایا تہا کہ تیرا بیٹا جسکو مین تیری جگہہ تیرے تخت پر بٹہاؤنگا
وہی میرے نام کا گہر بنا دیگا۔ پس تو حکم دے کہ میرے لئے لبنان سے سرو کے پیڑ کاٹین اور
میرے ملازم تیرے ملازمون کے ساتہہ رہین گے اور جو محنتانہ تو مقرر کرے گا تیرے ملازمونکو
دیا جائیگا ہمارے ہان ایسا کوئی نہین ہے جسکی دانش پیڑ کاٹنے مین صیدانیون کے
مانند ہو حیرام یہہ پیام سنکر بہت خوش ہوا اور بولا کہ آج کے دن خداوند حمد کے لائق ہے کہ اوسنے
داؤد کو ایسا عقلمند بیٹا دیا جو ایسے بڑے گروہ کا حکم ہے حیرام نے کہلا بہیجا کہ مین تیری خواہش
کے موافق سرو اور صنوبر کے درخت کٹواؤنگا اور جہان تو کہے گا پہنچواؤنگا تو میری خوشی کے

موافق میرے نوکرون کو روپیہ دیجیو پس حیرام نے سرو اور صنوبر کے درخت دیئے آپ نے حکم دیا
کہ بڑے بڑے نفیس پتھر تراشکے لاوین تاکہ گھر کی نیو ڈالی جائے اور زمین مصر سے بنی اسرائیل کے
نکلنے کے بعد چار سو اسی برس گذرے تھے کہ حضرت سلیمان کی سلطنت کے چوتھے سال ایسا ہوا
کہ آپ نے اللہ کا گھر بنانا شروع کیا جو گھر آپ نے اللہ کے لئے بنایا اوسکا طول ساٹھہ ہاتھہ اور
عرض بیس ہاتھہ اور بلندی اوس کی تیس ہاتھہ تھی اور اوس گھر کی ہیکل کے سامنے ایک اُسارا بنایا
جسکا طول بیس ہاتھہ تھا گھر کی عرض کے برابر اور عرض اُسکا گھر کے سامنے کی طرف دس ہاتھہ تھا
اور گھر کی دیوار سے لگے ہوئے حجرے گرداگرد بنادیئے اور چھت سرو کے شہتیرون اور تختون سے
پاٹی اور گھر کے اندر خالص کندن کا ملمع کیا اور دیوارون پر سرو کے تختے لگائے اور الہام گاہ یعنی
قدس الاقدس یعنی بہت بڑا ایک مکان جو تھا اوس مین بھی تختہ بندی کی اور الہام گاہ جو تھا اوسے اندر گھر
گھر کے بیچ مین طیار کیا تاکہ اللہ کے عہد کا صندوق اُس مین رکھا جاوے اور الہام گاہ کے باہر اور
سونے کی زنجیرون کے آس پاس ایک اوٹ بنائی اور اوس پر سونا لگایا اسی طرح تمام گھر پر سونے کا
ملمع کیا اور الہام گاہ کی طرف جو مذبح یعنی قربانیکا مقام تھا اوس پر بھی تمام سونے کا ملمع کیا اور دیوارون پر
کھجورون اور سوسن اور کھلے ہوئے پھولون کی طرح رنگارنگ کے نقش بنوائے اور فرش پر سونا لگایا
چوتھے سال شروع کیا گیارہوین سال تمام کیا سات برس مین بنایا اور آپ نے اللہ کے گھر کے لئے
سب ظروف یعنی برتن بھی سونے کے بنائے اور خداوند کے عہد کا صندوق لا کے قدس الاقداس
مین یعنی اندر کے درجے مین رکھا جب کاہن اور لاوی جو بربط وغیرہ لئے کھڑے تھے اللہ کی حمد
اور شکرگذاری مین سب کی گویا ایک ہی آواز تھی اور سب سازون کی آواز اللہ کی شکرگذاری مین بلند
ہوئی کہ وہ بھلا ہے کہ اوسکی رحمت ابدی ہے تو اللہ کا گھر ایک بادل سے بھر گیا کہ کاہنون کو ابر
کے سبب طاقت نہ ہوئی کہ کھڑے ہو کر خدمت کرین اس لئے کہ خدا کا گھر خدا کے جلال سے
معمور ہو گیا تب حضرت سلیمان نے فرمایا کہ اللہ نے فرمایا ہے کہ مین ابر کی تاریکی مین رہونگا پھر

حضرت سلیمان نے بہت دعائین مانگین جب دعا مانگ چکے آسمان سے آگ اوتری اور سوختنی قربانی کو اور ذبیحون کو کہا گئی اور گہر اللہ کے جلال سے بہر گیا اور حضرت سلیمان نے بائیس ہزار بیلون اور ایک لاکہہ بائیس ہزار بہیڑون کو قربانی کے لئے گذرانا اُسپنے زمانہ مین بہت شہر بسایے اور جو کچہ آپ کی تمنا تہی اُسکے بموجب آپ نے یروشلم مین اور لبنان مین اور اپنے ملک کی ساری زمین مین بنایا لیکن وہ سارے گروہ جو اموری اور حتی اور فرزی اور حوی اور یبوی سے باقی رہے تہے اور اسرائیلی دستے تہے جنہین بنی اسرائیل فنا نہ کر سکے آپ نے اون سے محصول کے بدلہ کام لیا کہ سال بسال چہ سو چہیاسٹہہ قنطار سونا آپ پاس جمع ہوتا تہا سوا اس سونے کے جو سوداگر اور اہل خراج اور اہل حرفہ اور عرب کے نواحی کے سارے سلاطین اور ممالک کے حکام آپ کو پہنچاتے تہے اور آپ کی دولت اور حکمت زمین کے بادشاہون سے بہت زیادہ ہوئی اور سارا جہان آپ کا مشتاق تہا کہ آپ کا عاقلانہ کلام جو اللہ نے آپ کے دل مین ڈالا تہا سنین اور اونہین سے ہر ایک سال بسال چاندی اور سونے کے برتن اور پوشاک اور خوشبوکی اشیا گذرانتے تہے کتاب دوم تواریخ مشمولہ عہد عتیق مین حضرت سلیمان علیہ السلام کا اور بیت المقدس کی طیاریون کا حال بہت تفصیل کے ساتہہ درج ہے ۳۲۵۹ سے ۳۳۹۸ تک چالیس سال آپ نے سلطنت کی لیکن جب ۳۳۹۸ ہبوط مین آپ نے انتقال فرمایا اور آپ کے فرزند "رحبعام" آپکے جانشین ہوئے تو آپ کے ایک ملازم "یاربعام" نے بغاوت کی اور وہ صرف بنی یہوداہ کے بادشاہ رہ گئے اور "یاربعام" کل بنی اسرائیل کا بادشاہ ہوا۔ اس طور پر سلطنت واحد دو سلطنتون مین تقسیم ہوگئی اور دونون سلطنتون کے سلاطین حسب تفصیل ذیل گذرے ہین۔

| تعداد سلاطین | نام بادشاہ بنی یہوداہ | مدت سلطنت | سنہ آغاز سلطنت | سنہ اختتام سلطنت |
|---|---|---|---|---|
| فہرست سلاطین بنی یہوداہ | | | | |
| (۱) | رحبعام | ۱۷ سال | ۳۳۹۸ | ۳۴۱۵ |

| تعداد سلاطین | نام پادشاہ بنی یہوداہ | مدت سلطنت | سنہ آغاز سلطنت | سنہ اختتام سلطنت |
|---|---|---|---|---|
| | فہرست سلاطین بنی یہوداہ | | | |
| (۲) | ابیاہ | ۳ سال | ۳۴۱۵ | ۳۴۱۸ |
| (۳) | آسا | ۴۱ سال | ۳۴۱۸ | ۳۴۵۹ |
| (۴) | یہوشفط | ۲۵ سال | ۳۴۵۹ | ۳۴۸۴ |
| (۵) | یورام | ۸ سال | ۳۴۸۴ | ۳۴۹۲ |
| (۶) | آخزیاہ | ۱ سال | ۳۴۹۲ | ۳۴۹۳ |
| (۷) | یواس | ۴۰ سال | ۳۴۹۳ | ۳۵۳۳ |
| (۸) | امصیاہ | ۱۸ سال | ۳۵۳۳ | ۳۵۵۱ |
| (۹) | عزیاہ | ۵۲ سال | ۳۵۵۱ | ۳۶۰۳ |
| (۱۰) | یوتام | ۱۶ سال | ۳۶۰۳ | ۳۶۱۹ |
| (۱۱) | آخز | ۱۶ سال | ۳۶۱۹ | ۳۶۳۵ |
| (۱۲) | حزقیا | ۲۹ سال | ۳۶۳۵ | ۳۶۶۴ |
| (۱۳) | منسّی | ۵۵ سال | ۳۶۶۴ | ۳۷۱۹ |
| (۱۴) | آمون | ۲ سال | ۳۷۱۹ | ۳۷۲۱ |
| (۱۵) | یوسیاہ | ۳۱ سال | ۳۷۲۱ | ۳۷۵۲ |
| (۱۶) | یہوآخز | ۳ ماہ | ۳۷۵۲ | ۳۷۵۲ |
| (۱۷) | الیاقیم | ۱۱ سال | ۳۷۵۲ | ۳۷۶۳ |
| (۱۸) | یہویکین | ۳ ماہ | ۳۷۶۳ | ۳۷۶۳ |
| (۱۹) | صدقیاہ | ۱۱ سال | ۳۷۶۳ | ۳۷۷۴ |

| تعداد سلاطین | نام بادشاہ بنی اسرائیل | مدت سلطنت | سنہ آغاز سلطنت | سنہ اختتام سلطنت |
|---|---|---|---|---|
| | فہرست سلاطین بنی اسرائیل | | | |
| (۱) | یاربعام | ۲۱ سال | ۳۳۹۹ | ۳۴۲۷ |
| (۲) | ناوب | ۲ سال | ۳۴۲۰ | ۳۴۲۲ |
| (۳) | یعشا | ۲۴ سال | ۳۴۲۲ | ۳۴۴۶ |
| (۴) | ایلاہ | ۲ سال | ۳۴۴۶ | ۳۴۴۸ |
| (۵) | زمری | ہفتہ | ۳۴۴۸ | ۳۴۴۸ |
| (۶) | عمری | ۱۲ سال | ۳۴۴۸ | ۳۴۶۰ |
| (۷) | اخی اب | ۲۲ سال | ۳۴۶۰ | ۳۴۸۲ |
| (۸) | اخزیاہ | ۲ سال | ۳۴۸۲ | ۳۴۸۴ |
| (۹) | یہورام | ۰ | ۳۴۸۴ | ۰ |
| (۱۰) | یاہو | ۰ | ۰ | ۳۵۰۶ |
| (۱۱) | یہواحاز | ۱۷ سال | ۳۵۰۶ | ۳۵۲۳ |
| (۱۲) | یاربعام | ۴۱ سال | ۳۵۲۳ | ۳۵۶۴ |
| (۱۳) | زکریا | ۶ ماہ | ۳۵۶۴ | ۳۵۶۴ |
| (۱۴) | مسلوم بن یبس | ۱ ماہ | ۳۵۶۴ | ۳۵۶۴ |
| (۱۵) | مناحیم بن جاوی | ۱۰ سال | ۳۵۶۴ | ۳۵۷۴ |
| (۱۶) | فقحیاہ | ۲ سال | ۳۵۷۴ | ۳۵۷۶ |
| (۱۷) | فقح بن رملیاہ | ۲۰ سال | ۳۵۷۶ | ۳۵۹۶ |
| (۱۸) | ہوسیع | ۹ سال | ۳۵۹۶ | ۳۶۰۵ |

**فہرست بعض انبیاء بنی اسحاق** حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام کے بعد بنی اسحاق مین گو بکثرت انبیا علیہم السلام مبعوث ہوے لیکن اون مین کے بعض مشاہیر انبیا علیہم السلام حسب ذیل ہین۔

(۱) یسعیاہ علیہ السلام مابین ۳۵۵۱ سنہ ہبوط و ۳۶۴۴ سنہ آپ پر نبوت کے آثار کا ظہور ہوتا رہا۔

(۲) یرمیاہ علیہ السلام ۳۴۰۴ سنہ مین آپ پر کلام آلہی نازل ہوا اور ۳۴۷۷ سنہ تک برابر نازل ہوتا رہا۔

(۳) حزقی ایل ع ۳۸۰۴ سنہ مین آپ پر نبوت کے آثار ظاہر ہوئے۔

(۴) دانی ایل ع آپ ۳۷۷۵ سنہ ہبوط سے معارف آلہی سے مشرف تھے اور کچھ عرصہ کے بعد آثار نبوت آپ پر ظاہر ہوئے۔

(۵) ہوسیع بن بیری ع ۳۵۲۳ سنہ کے بعد سے آپ پر کلام آلہی نازل ہونا شروع ہوا۔

(۶) یوئیل ع

(۷) عموس ع آپ بھی حضرت ہوسیع علیہ السلام کے ہم زمانہ ہین۔

(۸) عبدیاہ ع

(۹) یونہ بن امتی ع (یعنی حضرت یونس علیہ السلام) ۳۱۹۵ سنہ ہبوط آدم کے بعد آپ مبعوث ہوے

(۱۰) موری میکاہ ع مابین ۳۶۰۳ سنہ و ۳۶۶۴ سنہ آپ پر آثار نبوت کا ظاہر ہوتا رہا۔

(۱۱) عزرا علیہ السلام ۳۹۲۳ سنہ مین آپ نے بادشاہ فارس سے تعمیر بیت المقدس کے لئے نیا فرمان حاصل کیا اور یروسلم مین پہونچکر عمدہ انتظام فرمایا۔ آپ کی نبوت بحث طلب ہے آپ کے عالم ہونے مین تو کسی کو شبہ نہین ہے البتہ نبوت مین اختلاف ہے۔

(۱۲) نحوم ع

(۱۳) حبقوق ع

(۱۴) صفنیاہ ع

فہرست بعض انبیاء بنی اسحاق

(۱۵) حضرت خضر علیہ السلام ۳۰۲۳ھ مین آپ پیدا ہوے۔

(۱۶) حضرت سکندر علیہ السلام ۳۰۲۴ھ مین آپ پیدا ہوے ۳۰۶۹ھ مین آپ نے تخت سلطنت پر جلوس فرمایا۔

(۱۷) حجی ع ۳۰۰۲ھ مین دارا پادشاہ کی سلطنت کے دوسرے سال آپ پر کلام الٰہی نازل ہوا اور زروبابل ناظم یہوداہ و یہوشوع امام کو پہونچا۔

(۱۸) ذکریاہ بن برکیاہ علیہ السلام ۳۰۰۲ھ کے اخیر حصہ مین آپ پر بھی کلام الٰہی نازل ہوا۔

(۱۹) ملاکی ع

(۲۰) یحیٰی علیہ السلام ۳۳۸۹ھ مین آپ پیدا ہوے (۴۰) سال کی عمر مین آپ کو بادشاہِ وقت نے قتل کرایا سنہ ۳۴۲۹ھ مین اس طور پر آپ شہید ہوے۔

(۲۱) حضرت عیسیٰ علیہ السلام ۳۳۸۰ھ مین آپ پیدا ہوے اور تینتسوین ۳۳ سال جب کہ ظالمون نے آپ کو سولی دینا چاہا آسمان پر اوٹھا لیے گئے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کے بعد سے قید بابل تک سلاطین بنی یہوداہ اور بنی اسرائیل کے حالات۔

(۱۴) حضرت داؤد علیہ السلام کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ظہور تک مختصر حالات حسب ذیل ہین۔

**رحبعام** فرزند حضرت سلیمان علیہ السلام حضرت کی انتقال کے بعد آپ کے جانشین ہوے اور یاراب عام جو حضرت سلیمان علیہ السلام کا ایک ملازم تھا حضرت سلیمان ع کے پاس سے بھاگ کر مصر کے بادشاہ سیق کے پاس چلا گیا تھا اور وہین تھا حضرت سلیمان علیہ السلام کے فرزند سے باغی ہوگیا اور تمام بنی اسرائیل اوسکے ہوگئے رحبعام یروسلم مین آئے بنی یہوداہ اور بن یامین کے فرقے کے لوگ آپ کے تابعدار ہوے اور کاہن اور لاوی بنی اسرائیل کے سب فرقہ مین جو جو لوگ خدا کے طالب تھے یروسلم مین آئے اور اونھون نے

یہوداکی سلطنت کی تائید کی اور تین برس تک سلیمان علیہ السلام کے فرزند کے معین رہے اسلئے
کہ وہ تین برس تک داؤد کے اور سلیمان علیہ السلام کی راہ پر چلتے رہے لیکن اسکے بعد جب کہ
رحب عام کے بادشاہت قایم ہو چکی تب اوس نے اور سارے بنی اسرائیل نے اللہ کی شریعت
کو چھوڑ دیا تب مصر کا بادشاہ سیسق یروسلم پر چڑھ آیا اور سمعیاہ نبی علیہ السلام سے فرمایا اللہ تعالی
فرماتا ہے تم نے مجھے چھوڑ دیا اس لئے مین نے تمہین سیسق کے ہاتھہ مین چھوڑ دیا اس بات پر
بنی اسرائیل کے سردارون نے اور بادشاہ نے اللہ کے آگے عاجزی کی حضرت سمعیاہ پر
کلام آلہی نازل ہوا کہ اب مین انہین بچالونگا پھر خدا کا غضب اتنا پہر گیا کہ بالکل ہلاک نکیا لیکن مصر کا
بادشاہ خداوند کے گھر کا خزانہ اور بادشاہ کے گھر کا خزانہ سب لے گیا پس رحب عام سترہ برس یروسلم مین
بادشاہ رہا اور رحبعام اور یاراب عام جبتک جیتے رہے جنگ برپا رہی کتاب السلاطین مین لکھا ہے
کہ یاربعام نے اپنے دل مین کہا کہ اگر لوگ یروسلم مین اللہ کے گھر مین قربانی چڑھانے کو جاوینگے
تو رحب عام سے مل جاوینگے اس لئے اوس نے دو بچھڑے سونے کے بنائے اور کہا
اے بنی اسرائیل یروسلم مین جانا کیا ضرور ہے تمہارا خدا جو تم کو زمین مصر سے نکال لایا یہ ہے
اوس نے ایک کو بیت ئیل مین دوسرے کو دان مین قایم کیا اور اُنکے آگے قربانیان چڑھائین اور
ایک مرد خدا یہودا مین سے بیت ئیل مین آئے اوسوقت مذبح کے یعنی قربانی کے مقام کے پاس
یاراب عام خوشبو جلا رہا تھا وہ بولے اے مذبح اے مذبح خداوند یون فرماتا ہے کہ دیکھ داود
کے گھرانے سے ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا نام یوسیاہ ہوگا وہ اونچے مکانون کے کاہنون کو
جو تجھپر خوشبو جلاتے ہین تجھہ مین ذبح کرے گا اور آدمیون کی ہڈیان تجھہ پر جلائی جائینگی اور
اوس نے اوسی دن ایک نشان بتایا اور کہا وہ علامت جو خداوند نے بتائی ہے یہہ ہے کہ مذبح
پھٹ جائے گا اور راکہ جو اوسپر ہے گر جائیگی اور یاراب عام نے اپنا ہاتھہ لنبا کیا تاکہ اسے پکڑ لے
پس اوس کا وہ ہاتھہ سوکھ گیا اور مذبح پھٹ گیا اور راکھہ گر گئی تب اُسنے کہا اب خداوند اپنے خدا سے منت کر

میرا ہاتھہ درست ہو جاوے اوس مرد خدا نے دعا مانگی اور اوسکا ہاتھہ درست ہو گیا مگر یارابعام اپنی گمراہی سے باز نہ آیا تاریخ کی دوسری کتاب مین مندرج ہے کہ یارابعام کی سلطنت کے اٹھارہوین برس مین

**ابیاہ** یہوواہ کا بادشاہ ہوا اوس نے یروشلم مین تین برس بادشاہت کی اور چار لاکھہ سپاہیون سے صف آرائی کی اور یارابعام نے بھی اٹھہ لاکھہ بہادرون کی صف باندھی ابیاہ صمرین کے پہاڑ پر جو افرائیم کے کوہستان مین ہے چڑھ گیا اور کہا اے یارابعام اور سارے بنی اسرائیل میری سنو کیا تم نہین جانتے کہ خداوند اسرائیل کے خدا نے اسرائیل کی سلطنت داؤد کو اور اوسکے بیٹون کو ہمیشہ کے لئے دی ہے لیکن یارابعام جو داؤد کے بیٹے سلیمان کا ایک نوکر تہا اپنے خاوند سے باغی ہو گیا اور رحبعام جوان اور نرم دل تہا اسوجہ سے مقابلہ نہین کر سکتا تھا اب تم چاہتے ہو کہ داؤد کی اولاد کے ہاتھہ مین جو ملک ہے اوسکا مقابلہ کرو اور تمہارے ساتہہ وہ سونے کے بچھڑے ہین جنہین یارابعام نے بنایا تاکہ تمہارے معبود رہین لیکن ہم لوگ جو ہین خداوند ہمارا خدا ہے ہمنے اوسے چھوڑ نہین دیا ہم خداوند اپنے خدا کی شریعت کو حفظ کرتے ہین پر تم نے اوسکو چھوڑ دیا اور کاہن یعنی امام جو خدا کی بندگی کرتے ہین وہ ہارون کے بیٹے ہین اور لاوی کام کے لئے حاضر رہتے ہین اور ہر صبح و شام خداوند کے لئے سوختنی قربانیان اور خوشبوئیان جلاتے ہین دیکھو خدا پیشوا ہو کے ہمارے ساتہہ ہے اور اوسکے کاہن حاضر ہین اور شور کے نرسنگے بھی موجود ہین کہ تمہارے برخلاف شور مچاوین اے بنی اسرائیل اپنے باپ دادون کے خدا سے مت لڑو کیونکہ تم ہرگز اقبالمند نہ ہو گے پھر اونہون نے خداوند سے دعا کی اور کاہنون نے تریہیان پہونک کر شور مچایا اور یہوواہ کے لوگون نے للکارا اور جب یہوواہ کے لوگون نے للکارا تو خدا نے ابیاہ اور یہوواہ کے آگے سے یارابعام اور سب بنی اسرائیل کو مارا وہ بھاگ گئے اور ابیاہ اور اوسکے لوگون نے اونہین کاٹ ڈالا بنی اسرائیل مین پانچ لاکھہ

پچتے ہوئے اشخاص مارے گئے اور بنی یہودا غالب ہوئے کیونکہ وہ اپنے خدا پر بھروسا رکھتے تھے اور ابیاہ نے یاراب عام کا تعاقب کیا اور شہرون کو لے لیا اوبیت ایل اور اوسکے دیہات اور یسانہ اور اوسکے دیہات اور عقرون اور اوسکے دیہات اور ابیاہ کے زمانہ مین یاراب عام نے پہر زور نپکڑا اور خداوند نے اوسے مارا اور وہ مرگیا اور ابیاہ کے بعد اوسکا بیٹا

**آسا** اوس کی جگہہ بادشاہ ہوا اوس کے دس برس تک ملک مین امن رہا اوس نے اللہ تعالیٰ کے سامنے نیکوکاری کی یہودا کے سارے شہرون مین سے اوس کے اونچے مکانون کو اور سورج کی مورتون کو اوٹہا دیا اوس سے لڑنے کو زارح کوشی دس لاکہہ کی فوج لے کر آیا آسا نے اللہ سے فریاد کی اللہ نے اوسکو فتح دی آسا کی سلطنت کے دوسرے برس یاراب عام کا بیٹا

**ناداب** بنی اسرائیل کا بادشاہ ہوا اوس نے اسرائیل پر دو برس سلطنت کی اور خداوند کے حضور مین بدی کی اور اپنے باپ کی راہ چلا اور بنی اسرائیل کو گنہگار کیا تب اشکار کے گہرانے مین سے اخیاہ کے بیٹے

**بعشا** نے اوسے مار لیا اور اوسکی جگہہ بادشاہ ہوا اور یاراب عام کے سارے گہرانے کو قتل کیا اور اوس کی نسل مین سے ایک کو بہی نہ چہوڑا اور آسا اور بعشا کے درمیان تمام عمر لڑائی رہی بعشا نے چوبیس برس بادشاہت کی اوس نے بہی خداوند کے حضور مین بدی کی اور یاراب عام کی راہ پر اور اوس طریقہ پر چلا جسنے بنی اسرائیل سے گناہ کروائے اوسوقت حنانی کے بیٹے

**یاہو** پر خداوند کا کلام بعشا کے حق مین اوترا کہ مین نے تجہے خاک سے اوٹہایا اور سلطنت بخشی اور تو نے بنی اسرائیل سے گناہ کروائے مین بعشا کی نسل اور اوسکے گہرانے کے بنیاد کو نابود کر دونگا اور آسا کی سلطنت کے چہبیسوین برس بعشا کا بیٹا

**ایلاہ** بنی اسرائیل کا بادشاہ ہوا اوس نے دو سال بادشاہت کی بعد اوسکے اوس کے خادم

**زمری** نے اوسے مستی مین مار ڈالا اور اوسکی جگہہ بادشاہ ہوا اور تخت پر بیٹہتے ہی بعشا کے

بہارے گہرانے کو قتل کیا اور اوسکے رشتہ دارون کو اور دوستدارون مین سے ایک بہی باقی نہ رہا جیسا کہ
اللہ تعالیٰ نے یاہو نبی کی معرفت فرمایا تہا زمری نے سات دن بادشاہت کی پہر اسرائیلیون نے
عمری کو اپنا بادشاہ کیا زمری محل مین جا کر آگ لگا کر جل مرا کہ اوس نے خداوند کے حضور مین بد فعلیان
کین اور یاراب عام کی راہ پر چل کر اوسکی مانند آپ بہی گناہ کیے اور بنی اسرائیل سے بہی گناہ کروائے
عمری نے بارہ برس سلطنت کی اور سمرون شہر بسایا اور خداوند کے حضور مین گناہ کیے اور اون سب سے
جو اونکے آگے تہے بدتر کام کیے یاراب عام کی ساری بدکاری اختیار کی پہر عمری مر گیا اور آسا کی سلطنت
کے اڑتیسوین سال عمری کا بیٹا

**اخی اب** بنی اسرائیل کا بادشاہ ہوا اوس نے سمرون مین بنی اسرائیل پر بائیس سال سلطنت کی
اور اون سب سے جو اوسسے آگے تہے خداوند کے حضور مین زیادہ بدکاریان کین فقط یاراب عام
کے سے گناہ کرنے پر کفایت نہ کی بلکہ صیدانیون کے بادشاہ اتبعل کی بیٹی ایزبل کو بیاہ لایا اور
جا کے بعل کو پوجا اور اُسکے آگے سجدہ کیا اور بعل کے گہر مین جو اوس نے سمرون مین بنایا تہا بعل کیلئے
ایک مذبح بنایا اور یسیرت بنائی اور خدا کو بہت غصہ دلایا اور اوسکے ایام مین

**حی ایل** بیت ایلی نے یریحو کو آباد کیا پس ابی رام نے پہلوٹے بیٹے سے اوسکی بنا شروع کی اور اپنے
چہوٹے بیٹے سجوب پر اوسکے دروازے قایم کیے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت یوشع کے وسیلے
سے فرمایا تہا چنانچہ حضرت یوشع کے احوال کی کتاب مین لکہا ہے جب حضرت یوشع نے
یریحا کو فتح کیا تو شہر کو اوس سب سمیت جو اوس مین تہا پہونک دیا اور حضرت یوشع نے قسم دی اور کہا
کہ جو شخص کہڑا ہو اور یریحا کے شہر کو پہر بنا کرے وہ خداوند کے سامنے ملعون ہوگا اور اپنے پہلوٹے بیٹے
پر اوسکی بنا ڈالیگا اور اپنے چہوٹے بیٹے پر اوسکے دروازے قایم کریگا اس خبر کا ظہور اخی اب کی وقت مین ہوا

**الیاہ** تسبی نے جو جلعاد کے باشندون مین سے تہے اخی اب سے کہا کہ خداوند اسرائیل کا
خدا جسکے سامنے مین کہڑا ہون زندہ ہے ان برسون مین نہ شبنم پڑے گی نہ مینہ برسے گا مگر

جب کہ مین کہون اور خداوند کا کلام اوترا کہ یہان سے چل دے اور مشرق کی راہ لے اور وادی کریت
مین جو یردن کے سامنے ہے جا چھپ اور تو اس نالے سے پئے گا پس حضرت الیاہ
وہان جا رہے اور ایک مدت کے بعد اللہ کے حکم سے صیدا کے
صرفت کو گئے ایک بیوہ کے گہر اوترے اور اوسکا مٹکا آٹے سے خالی نہ ہوا اللہ نے
برکت دی آپ کی برکت سے اوسکا مرا ہوا بیٹا اللہ نے زندہ کر دیا مدت کے بعد خداوند
کا کلام تیسرے سال اوترا کہ جا اور اپنے تئین اخی اب کو دکہا کہ مین زمین پر مینہہ برساونگا آپ روانہ
ہوئے سمرون مین سخت قحط تہا اوسوقت اخی اب نے عبدیاہ کو جو اوسکے گہر کا مختار تہا طلب کیا
اور عبدیاہ اللہ سے بہت ڈرتا تہا اور ایسا ہوا کہ جس وقت ایزبل نے خداوند کے نبیون کو قتل کیا
تو عبدیاہ نے سو نبیون کو لے کے پچاس پچاس کو ایک ایک غار مین پوشیدہ کیا اور اونہین روٹی
پانی سے پالا پس اخی اب نے عبدیاہ سے کہا ملک مین گشت کر شاید کہین گہاس ملے تا کہ جانور برباد
نہون عبدیاہ راہ مین تہا کہ حضرت الیاس اوسے ملے اوس نے پہچانا آپنے فرمایا جا اپنے
خداوند کو کہہ کہ دیکہہ الیاس ملے وہ بولا کہ میرا کیا قصور ہے جو آپ مجہہ کو جو آپکا غلام ہون اخی اب
کے ہاتہہ مین گرفتار کرواتے ہین کہ وہ مجہے قتل کرے کوئی ملک باقی نہین رہا جہان اوس نے آپکی
تلاش کو نہین بہیجا اور جب لوگون نے کہا کہ وہ یہان نہین ہے تو اوس نے قسم لی کہ وہ نہین ملتے
اور جب مین آپ کے پاس سے جاؤنگا اور اللہ تعالی آپ کو ایسی جگہہ لے جائیگا جسکی مجہے
خبر نہین ہوسکے گی اور اخی اب آپ کو نہ پاویگا تو مجہے قتل کرے گا آپنے فرمایا خداوند لشکرونکا
خدا زندہ جسکے آگے مین کہڑا ہون مین آج کے دن اوسے اپنے تئین دکہلاؤنگا پس عبدیاہ گئے
اور اخی اب کو خبر کی وہ حضرت الیاس کی ملاقات کو نکلا آپ کو دیکہہ کر بولا کیا اسرائیلیون کا بگاڑنے والا
تو ہی ہے آپنے فرمایا مین اون کا بگاڑنے والا نہین ہون بلکہ تو اور تیرے باپ کا گہرانا کہ تم نے
خداوند کے حکمون کو چہوڑ دیا بعلیم کے پیرو ہوئے تو آدمی بہیج اور سارے اسرائیلیون کو اور بعل کے

ساڑھے چارسو نبیون کو اور ایسیرت کے چارسو نبیون کو کوہ کرمل پر جمع کر اوس نے سب کو جمع کیا حضرت الیاس نے فرمایا خداوند کے نبیون مین سے مین مین ہی اکیلا باقی ہون اور بعل کے چار سو پچاس نبی ہین وے اب ہم کو دو بیل دین اور اپنے لئے ایک پسند کرلین اور اوسے ٹکڑے ٹکڑے کرین اور لکڑیون پر دہرین اور آگ نہ دین اور مین دوسرا بیل طیار کرونگا اور اوسے لکڑیون پر دہرونگا اور آگ نہ دونگا تب تم اپنے خدا کا نام اور مین خداوند کا نام لونگا پس وہ خدا ہوگا جو آگ سے جواب بہیجے ہان وہی خدا ہے اور سب لوگ بول اوٹھے کیا خوب کہا اونہون نے ایک بیل لیا اور طیار کیا اور صبح سے دوپہر تک بعل کا نام لیا کہ اے بعل ہمارے سُن پر کچھ آواز نہ آئی۔ آخر کو حضرت الیاس نے خداوند کے مذبح کو کہ جو ڈہایا گیا تہا پہر کے بنایا اور بیل کو ٹکڑے کیا اور لکڑیون پر دہرا اور کہا اے خداوند ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب کے خدا آج کے دن معلوم ہوجاوے کہ تو اسرائیل کا خدا ہے اور مین تیرا بندہ ہون اور مین نے یہ سب کچھ تیرے کہے سے کیا میری سُن اے خداوند میری سُن تاکہ یہہ لوگ جانین کہ خداوند تو ہی خدا ہے اور تو نے اون کے دلون کو پہیرا تب اللہ کی طرف سے ایک آگ اوتری اور اوس چڑہاوے کو اور لکڑیون کو جلا دیا سب لوگ اوندھے منہ گرے اور بولے خداوند وہی خدا ہے خداوند وہی خدا ہے اور اونہون نے بعل کے نبیون کو پکڑا اور حضرت الیاس نے وادی قیسون مین لا کے اونہین قتل کیا اور اخی اب سے کہا۔ جلد کہا اور پی کہ بڑی بارش کی آواز ہے حضرت الیاس کرمل کی چوٹی پر گئے اور آپ کو زمین پر جھکایا اور اپنا منہ دونون گہٹنون سے لگایا تہوڑی دیر مین ابر اوٹہا اور آسمان بدلیون اور آندہیون سے سیاہ ہوگیا اور شدت سے مینہہ برسنے لگا اور اخی اب سوار ہوکر یزرعیل کو گیا پہر اخی اب نے ایزبل سے کہا کہ حضرت الیاس نے بعل کے نبیون کو قتل کیا ایزبل نے حضرت الیاس کو کہلا بہیجا کہ اگر مین کل کے دن اسی وقت تجھے بہی اون مین کا ایک نہ کرون تو ہتا کرے مجھسے ایسا کرین بلکہ اوس سے زیادہ کرین حضرت الیاس اوٹھ کر بیرسبع مین آئے اور وہان اپنا ایک ملازم چھوڑ کے ایک

ایک دن کی راہ پر دشت مین نکل گئے اور
رتسمہ کے ایک درخت تلے جا بیٹھے اور اپنے لئے موت مانگی اور کہا اے خداوند بس اب میری جان لے
کہ مین اپنے باپ دادون سے بہتر نہین ہون وہان اللہ نے غیب سے کہانا بہیجا آپ نے کہایا
اور پیا اوسکی قوت سے چالیس دن رات کا سفر کر کے خدا کے پہاڑ حورب تک پہونچے اور وہان
ایک غار مین رہے وہان اللہ تعالیٰ کا کلام سُنا کر اوس نے فرمایا یا الیاس تو یہان کیا کرتا ہے
اونہون نے عرض کیا کہ خداوند لشکرون کے خدا کے لئے مجھے غیرت آئی کہ بنی اسرائیل نے
تیرے عہد کو چھوڑ دیا کہ تیرے مذبح ڈہائے اور تیرے نبیون کو تلوار سے قتل کیا اور مین ہی اکیلا بچا
سو وے چاہتے ہین کہ میری بہی جان لین پہر خداوند نے فرمایا نکل بیابان کی راہ سے دمشق کو جا اور جب
تو وہان پہونچے تو حزائیل کو مسح کر کہ وہ ارام کا بادشاہ ہو اور نمسی کے بیٹے یاہو کو مسح کر کہ اسرائیل کا بادشاہ ہووے
اور آبیل محولہ مین سے الیساع بن سافط کو مسح کر کہ تیری جگہہ نبی ہو اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی حزائیل کی تلوار سے
بچے گا اوسے یاہو قتل کرے گا اور جو یاہو کی تلوار سے بچ رہے گا اوسے الیساع مار یگا لیکن مین نے
سات ہزار اپنے لئے رکہہ چھوڑے ہین جن کے گھٹنے بعل کے آگے نہین جہکے اور اون مین سے
کسی نے اوسے منہہ سے نہین چوما آپ نے وہان سے روانہ ہو کے سافطؔ کے بیٹے اَلیَساعؔ
کو پایا وہ ہل جوتتے تہے اور بارہ جوڑیان اونکے آگے چل رہی تہین اور وہ بارہوین کے ساتھہ تہے
حضرت الیاس اونکے برابر سے گذرے اور اپنی چادر اون پر ڈالدی اونہون نے بیلون کو چھوڑا اور
حضرت الیاس کے پیچھے دوڑے اور کہا مجھے مہلت دیجئے کہ اپنے ماں باپ کو چومون تب آپکے
ساتھہ چلون پہر وہ گئے اور پہر آئے اور آپ کے پیچھے روانہ ہوگئے اور آپ کی خدمت کی پہر ارام کے
بادشاہ بن ہَدد نے لشکر جمع کیا اوسکے ساتھہ بتیس ۳۲ بادشاہ تھے سمرون پر چڑہ کر اوسے گھیر لیا تب
نبیون مین سے ایک نے اسرائیل کے بادشاہ اخیاب سے کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہہ بڑے
گروہ تو نے دیکھے سو مین آج کے دن اوسے تیرے ہاتھہ گرفتار کروا دونگا اور تو جان رکہیگا

کہ خداوند مین ہی ہون اوس نے کہا کہ کن کے ذریعہ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ شہرون کے
امیر جوانون کے اوس نے پوچھا صف آرائی کون کرے فرمایا کہ تو پس شہرون کے امیر جوان دو سو بتیس
اور بنی اسرائیل سات ہزار یہہ سب دوپہر کو نکلے اور شہرون کے جوان امیر نکلے اور لشکر اون کے پیچھے تہا
اور جس نے اون کا سامنا کیا اونہون نے اوسکو قتل کیا پس ارامی بہاگے اور شاہ اسرائیل نے نکل کر
کر گہوڑون اور رکازیون کو مار لیا اور ارامیون کو شدت سے قتل کیا پہر شاہ ارام کے خادمون نے کہا کہ
اون کے خدا پہاڑ کے خدا ہین اس لئے اونہون نے ہم پر فتح پائی تو ہمکو حکم دے کہ میدان مین اونسے
لڑین تو ہم غالب ہون گے وہ لوگ بہت بڑا لشکر لے کر پہر آئے ایک مرد خدا اسرائیل کے بادشاہ پاس آیا اور
کہا کہ خداوند فرماتا ہے چونکہ ارامیون نے یون کہا ہے کہ خداوند پہاڑون کا خدا اور وادیون کا خدا نہین
ہے اس لئے مین اس گروہ کو تیرے ہاتہہ مین کرونگا اور تم جانوگے کہ مین خداوند ہون پہر جو ارامی
دوبارہ چڑہ کر آئے اونہون نے شکست کہائی بنی اسرائیل نے ایک دن مین اون کے ایک
لاکہہ پیادے قتل کئے اور باقی افیق کو بہاگے وہان ایک دیوار ستائیس ہزار بہاگے ہوؤن پر گری
بن ہدد نے کہلا بہیجا کہ میری جان بخشی کیجئے اخیاب نے اوسکو اپنے پاس بلایا اور صلح کی اور روانہ کر دیا
اوسوقت نبی زادون مین سے ایک نے کہا خداوند فرماتا ہے کہ تو نے ایک شخص کو چہوڑ دیا جسے
مین نے واجب القتل کیا تہا پس اوس کے بدلے تیری جان جائیگی اور تیرا لشکر اوسکے لشکر کے
بدلے ہوگا پہر ایسا ہوا کہ نبات یزرعیلی کا ایک انگوری باغ سمرون کو بادشاہ اخیاب کے محل سے لگا ہوا
یزرعیل مین تہا سو اخیاب نے نبات سے کہا کہ اپنا انگوری باغ مجہے دے مین اوس کے بدلے
تجہکو اوس سے بہتر انگوری باغ دونگا اور اگر تو چاہے گا تو اوسکی قیمت دون گا اوس نے کہا کہ
خدا نکرے کہ مین باپ دادون کی میراث تجہہ کو دون اخیاب کو بہت رنج ہوا اوسکی جورو ایزبل نے
کہا وہ باغ مین تجہے دونگی اوس نے لوگون کو گانٹہا اون لوگون نے بہری محفل مین نبات کے
دو شریرون سے گواہی دلوائی کہ نبات نے خدا کو اور بادشاہ کو برا کہا تب لوگ اوسے شہر سے

باہر لے گئے اور پتھراؤ کیا وہ مر گیا جب اخیاب نے سنا کہ وہ مر گیا اوٹھا کر اوس کے باغ پر قبضہ کرے
لیکن حضرت الیاس کو اللہ تعالی کا حکم ہوا کہ جا اخیاب سے کہہ جس جگہہ نبات کا کتون نے لہو چاٹا
اوس جگہہ تیرا بھی لہو چاٹین گے اخیاب نے حضرت الیاس کو دیکھکر کہا اے میرے دشمن تونے
مجھے پایا فرمایا ہان پایا تو نے خداوند کے حضور بدکاری کے لئے آپ کو بیچا اب مین تیری بنیاد کھود ونگا
اور تیرے گہر یارابعام اور بعشا کے گہر کے مانند کر دونگا کیونکہ تو نے مجھہ کو غصہ دلایا اور اسرائیلیون کو گناہگار
کیا اور خداوند فرماتا ہے کہ ایزبل کو کتے کہائینگے اخیاب نے اپنے کپڑے پہاڑے اور اپنے
تن پر ٹاٹ ڈالا اور روزہ رکہا تب اللہ کا کلام حضرت الیاس پر یون آیا تو دیکھتا ہے کہ اخیاب نے آپکو
میرے حضور کیونکر خاکسار بنایا پس اوسکی زندگی بہر اوسپر مین بلا نہ بہیجونگا بلکہ اوس کے بیٹون
کے وقت مین اوسکے گہرانے پر بلا نازل کرونگا اب یہان یہودا کا پادشاہ (جو آسا تہا اوس نے اکتالیس
برس یروشلم مین بادشاہت کی) اور اسنے اپنے باپ داؤد کی مانند خداوند کے حضور مین نیکوکاری کی اور اپنی
ماں معکہ کو ملکہ ہونے کے منصب سے معزول کیا اس لئے کہ اوس نے گہنے باغ مین ایک صورت
بنائی تہی آسانے اوس کے بت کو گرادیا اور جلادیا وہ جب تک جیتا رہا اسکا دل خدا ہی سے لگا رہا پہر اسکا بیٹا
یہوشفط اوسکی جگہہ بادشاہ ہوا وہ اسرائیل پر غالب ہوا اور خداوند یہوشفط کے ساتہہ تہا کیونکہ وہ اپنے باپ داؤد کی
چالون پر چلتا تہا اور بعلون کا پیچہا نہ کرتا تہا اللہ تعالی نے اوسکی سلطنت کو مضبوط بخشی یہ (۳۵) برس کی عمر مین
بادشاہ ہوا (۲۵) برس بادشاہت کی اس نے اپنی سلطنت کے تیسرے برس کتنے سردار لاویون کے ساتہہ
بہیجے کہ یہودا کے شہرون مین تعلیم دیوین وہ لوگ تعلیم کرتے تہے اور خداوند کی توراۃ کی کتاب اونکے
ساتہہ تہی اور وے یہودا کے سارے شہرون مین تعلیم دیتے پہرتے تہے اور خداوند کی
دہشت یہودا کے چارون طرف کے ملکون پر آئی کہ وہ یہوشفط سے نہ لڑے اور فلستی اور
عربی اوسکے پاس تحفے لائے اور اوس نے اخیاب سے نسبت ناتا کیا چند برسون کے بعد
وہ اخیاب پاس سمرون مین گیا اور دونون ملکر راموت جلعاد کو لڑنے کے لئے چلے جناب میکایاہ

ابن املاہ نبی کو بلایا آپ نے خبر دی کہ مین نے سارے بنی اسرائیل کو اون گوسپندون کی مانند جنکا چرواہا نہی کے ہون پہاڑون پر بھٹکتے دیکھا اور خداوند نے فرمایا کوئی ان کا آقا نہین ہے شاہ اسرائیل نے کہا میکایاہ کو پکڑو اور میرے سلامت واپس آنے تک اوسے قید مین رکھو اور اوسے روٹی پانی سے مصیبت دیجاوے آپ نے فرمایا اگر تو کسی طرح سلامت پہر آوے تو خداوند نے میری معرفت سے کچہہ نہین کہا پہر دونون بادشاہ ہو گئے اور شاہ اسرائیل کو تیر لگا وہ مرگیا اور جس گاڑی پر وہ زخمی ہوا تہا اور اوسکا لہو بہا تہا وہ گاڑی سمرون کے تالاب مین دہوئی گئی اور کتّون نے اوسکا لہو چاٹا جیسا کہ خداوند نے فرمایا تہا اور یہوشفط سلامت پہر آیا تب یاہو بن حنانی غیب بین اوسکے استقبال کو نکلا اور کہا کیا شریر کی مدد کرنا مناسب ہے کیا تو خداوند کے دشمنون سے محبت کرتا ہے اسلئے تجہہ پر خداوند کی طرف سے غضب نازل ہوگا تسپر بہی اچہی باتین تجہہ مین پائی جاتی ہین کہ یہوشفط نے ملک کا بندوبست موافق شریعت کے خوب کیا اور یروسلم مین لاویون اور کاہنون کو مقرر کیا پہر بنی عمون اور بنی مواب اوسپر چڑہ آئے اوس نے دعا مانگی جب مقابلہ ہوا وہ لوگ آپس مین کٹ مرے انہون نے اون کو لوٹ لیا پہر یہوشفط اسرائیل کے بادشاہ

**اخزیاہ** سے مل گیا جو گناہ کے کام کرتا تہا وہ اخیاب کا بیٹا تہا اوس نے یارب عام کی راہ اختیار کی اور بعل کو پوجا اور اوسے سجدہ کیا یہوشفط اوس سے اس لئے ملا کہ جہاز بناوے جو ترسیس کو جاوین تب

**الیعزر بن دوداواہو نبی** نے جو مریسہ کے رہنے والے تہے انہون نے اوس کے برخلاف نبوت کی اور کہا کہ تو اخزیاہ سے مل گیا ہے خداوند تیرا کام بگاڑے گا اور وے جہاز بگڑ گئے ترسیس کو نہ جا سکے سلاطین کی پہلی کتاب مین درج ہے کہ یہوشفط کی سلطنت کے سترہوین برس اخیاب کا بیٹا اخزیاہ سمرون مین اسرائیل کا بادشاہ ہوا اور وہ دو برس بادشاہ رہا اور اوس نے خداوند کے حضور مین بدکاری کی تواریخ کی دوسری کتاب مین درج ہے کہ یہوشفط کے بعد اوسکا بیٹا

یہورام بادشاہ ہوا اوس نے اپنے سارے بہائیون کو تلوار سے قتل کیا اوس نے آٹھہ برس
سلطنت کی وہ اسرائیلی بادشاہون کی روش پر چلا اخی اب کی بیٹی اوسکی جورو تھی اور اوس نے خداوند
کے حضور گناہ کئے اوس نے یہوداکے پہاڑون پر اونچے مکان بنائے اور یروسلم کے باشندون سے
زنا کروائے اور یہوداکو خراب کیا سلاطین کی دوسری کتاب مین درج ہے کہ اخیاب کے مرنے کے بعد
موابی اسرائیل سے باغی ہو گئے اور اخزیاہ اپنے بالاخانہ کی کہڑکی سے جو سمرون مین تہا گر پڑا اور
بیمار ہوا اوس نے قاصدون کو بہیجا اور اونہین کہا کہ جاؤ اور عقرون کے ٹہاکر بعل زبوب سے پوچھو
کہ مین اس بیماری سے اچہا ہونگا یا نہین اوسدم خداوند کے فرشتے نے حضرت الیاس
تسبی کو حکم دیا کہ اوٹھہ اور شاہ سمرون کے قاصدون سے ملاقات کر اور اونہین کہہ کہ ہان مگر اسرائیل کا کوئی
خدا نہین ہے جو تم عقرون کے ٹہاکر زبوب سے پوچہنے چلے ہو سو خداوند یون فرماتا ہے کہ تو
اس بستر پر سے جس پر تو پڑا ہے اوترنے نہ پائیگا اور البتہ مر ہی جائیگا چنانچہ قاصد اولٹے
پہرے اور یہہ حال بادشاہ سے کہا آخر وہ بادشاہ مر گیا اوس کا بہائی
یہورام یہوشفط کی سلطنت کے اٹھارہوین سال بادشاہ ہوا اور یہہ ہوا کہ جب خداوند نے چاہا کہ
حضرت الیاس کو ایک بگولے مین اوڑا کے آسمان پر لے جاوے حضرت الیساع سے کہا اس سے
آگے کہ مین تجہہ سے جدا ہون مانگ کہ مین تجہہ کو کیا دون اونہون نے فرمایا مہربانی کر کے ایسا کیجئے
کہ وہ روح جو تجہہ پر ہے سو مجہہ پر دوچند ہو فرمایا تو نے بہاری سوال کیا اگر تو مجھے آپ سے جدا
ہوتے ہوئے دیکہے گا تو ایسا ہی ہوگا اور اگر نہین تو کچہہ نہ ہوگا اور وہ دونون ٹہلتے ٹہلتے باتین کرتے
چلے جاتے تہے کہ ایک آتشی رتھہ اور آتشی گہوڑے اون دونون کے بیچ مین آگئے اور حضرت
الیاس بگولے مین ہو کے آسمان پر چلے گئے اور حضرت الیساع چلائے میرے باپ میرے باپ
پس اونہون نے اونہین پہر نہ دیکہا اخیاب کا بیٹا جو یہورام تہا اوس نے بہی خداوند کے آگے
گناہ کئے بعل کو نکال پہینکا لیکن یاراب عام کی طرح گناہ کرتا رہا پہر موابی اوپر چڑھ آئے شاہ

یہوواا ور یہوشفط کو اوس نے بلا بھیجا دونوں مل کر شاہ ادوم کو ساتھ لے کر موابیون سے لڑنے چلے اور حضرت

الیساع پاس گئے آپ نے شاہ اسرائیل سے کہا مجھے تجھ سے کیا اگر مجھ کو شاہ یہووا یہوشفط کے حضور کا پاس نہوتا تو مین تیری طرف نظر نکرتا پھر فرمایا کہ خدا موابیون کو تمہارے ہاتھ مین گرفتار کروادے گا پھر اسرائیلیون نے موابیون کو مارا اور فتح پائی۔ شاہ ارام کی فوج کا سردار جسکا نام نعمان تھا اوس کو برص تھی حضرت الیساع کا نام سُن کر آیا اور اچھا ہو گیا اور ایمان لایا اور اقرار کیا کہ خدا ایک ہے اب کسی بت کو نہ پوجون گا پھر شاہ ارام شاہ اسرائیل سے لڑنے آیا حضرت الیساع کے معجزے سے شاہ اسرائیل نے فتح پائی پھر بن ہدد شاہ ارام نے چڑھائی کی پھر حضرت الیساع کی برکت سے اسرائیلیون نے فتح پائی اور بادشاہ اسرائیل نے سب معجزے حضرت الیساع کے آپ کے خادم سے پوچھے اوس نے بیان کئے ایک عورت تھی جس کا بیٹا آپ نے اللہ کے حکم سے جلایا تھا اوس عورت کو پادشاہ نے بہت کچھ دیا حضرت الیساع دمشق مین آئے اور بن ہدد بیمار تھا اوس نے حزائیل کو بھیجا کہ آپ سے پوچھین اچھا ہون گا فرمایا وہ مر جائیگا اور حزائیل سے کہا خداوند نے مجھے خبر دی کہ تو ارامیون کا بادشاہ ہوگا۔ پھر ایسا ہی ہوا تاریخ کی دوسری کتاب مین درج ہے کہ یہووا کا پادشاہ جو یہورام تھا اوسکے وقت مین ادومی یہووا سے پھر گئے یہورام فوج لے گیا۔ اور اونکو مارا اور حضرت الیاس کی طرف سے اوس پاس خط آیا اوسکا مضمون یہہ تھا کہ خداوند تیرے باپ داؤد کا خدا یون فرماتا ہے کہ تو یہوشفط اور آسا کے راہون پر نہ چلا بلکہ اسرائیلی بادشاہون کے چال پر چلا پس خداوند تیرے لوگون کو اور تیرے بیٹون کو اور تیری جوروؤن کو اور تیرے سارے مال کو بڑی مار سے ماریگا اور تو بڑی بیماری مین گرفتار ہوگا تیری انتڑیون کا ایسا روگ ہوگا کہ تیری انتڑیان سال بہ سال نکل پڑین گی چنانچہ ایسا ہی ہوا فلسطیون نے اور عربون نے اوسکو شکست دی اوسکے سارے مال کو اور اوس کے بیٹون اور جوروؤن کو لیگئے

ایک چہوٹا بیٹا یہواحاز یعنی اخزیاہ باقی رہا اور سال بہ سال اوسکی انتڑیان نکل پڑتی تہین اور وہ مرگیا اور

**یہوآحاز۔ یا آخزیاہ۔** یورام کا چہوٹا بیٹا بادشاہ ہوا اوس نے ایک برس یروسلم مین بادشاہت کی وہ بہی اخیاب کے گہرانے کے طریق پر چلا اوسکی مان اوسکی صلاح کار رہتی وہ شاہ عمری کی بیٹی تہی یہورام شاہ ارام حزائیل سے لڑنے چلا اور یہورام زخمی ہوا تب وہ پہر آیا کہ وہ یزرعیل مین اون زخمون کی دوا کرے جو ارامیون نے رامہ مین شاہ ارام حزائیل کی لڑائی مین کہائے تہے اور یہودا کے بادشاہ ارام کا بیٹا آخزیاہ اوتر گیا کہ اخی اب کے بیٹے یہورام کو یزرعیل مین دیکہے کہ وہ بیمار تہا اور یورام کے پاس جانے مین خدا کی طرف سے آخزیاہ کی ہلاکت ہوئی اسلئے کہ یہورام کے ساتہہ یاہو کے پیشوائی کو گیا اور قتل ہوا سلاطین کی دوسری کتاب مین درج ہے حضرت الیساع نبی نے انبیازادون مین سے ایک کو بُلایا اور فرمایا یہ تیل کی شیشی لیجا اور رامات جلعاد مین یاہو جو یہوشفط کا بیٹا نمسی کا پوتا ہے اوسکے سر پر ڈال اور کہہ کہ خداوند فرماتا ہے مین نے تجہے مسیح کرکے اسرائیلون کا بادشاہ کیا وہ جوان نبی زادہ گیا اور اوسکے سر پر تیل ڈالا اور کہا خداوند اسرائیل کا خدا یون فرماتا ہے مین نے تجہے مسیح کرکے اپنے بندون بنی اسرائیل کا بادشاہ کیا اور تو اپنے آقا اخیاب کے گہرانے کو قتل کرے گا تاکہ مین اپنے نبیون کے خون کا اور خداوند کے سارے بندون کے خون کا ایزبل سے بدلہ لون اور اخیاب کا سارا گہرانا ہو جاویگا پس یاہو یورام سے پہر بیٹہا اور گاڑہی پر سوار ہوکر یزرعیل کو گیا کیونکہ یورام وہین پڑا ہوا تہا اور شاہ یہودا اخزیاہ اور شاہ اسرائیل یورام یاہو کی پیشوائی کو گئے یورام نے کہا اے یاہو خیر ہے وہ بولا کیا خیر ہے جس حال مین کہ تیری مان ایزبل کی زناکاریان اور اوسکی جادوگریان اسقدر ہین تب یورام بہاگا پہر یاہو نے تیر مارا اور وہ گر پڑا یاہو نے لشکر کے سردار کو حکم دیا کہ اوسکو یزرعیلی نبات کے مملکت کے کہیت مین ڈالدے اور اخزیاہ بہاگا اور یاہو کے لوگون نے اوسکو بہی مارا وہ بہاگا اور مجدو مین آکے مرگیا

اور یاہوایزبل کے دروازے پر پہونچا اور ایزبل کو دو تین شخصون نے کوٹھے پر سے نیچے گرادیا اور اوسکا لہو دیوار پر اور گھوڑون پر پڑا اور اندر آکر اوس نے کھایا پیا پھر فرمایا جاؤ اسے دفن کرو جب اوسے گاڑنیکو گئے تو کھوپری اور پاؤن اور ہتھیلیون کے سوا کچھہ نہ پایا یاہو نے کہا یہہ وہ بات ہے جو خداوند نے حضرت الیاس کی معرفت فرمائی تھی کہ یزرعیل کے مورو ثی زمین مین کتے ایزبل کا گوشت کھائین گے سمرون مین اخیاب کے ستر بیٹے تھے یاہو کے حکم سے شہر کے امیرون نے سترون کو قتل کر کے اونکا سر یاہو پاس بھیجا پھر یاہو نے یزرعیل مین اوس کے سارے امیرون اور رشتہ دارون اور اوس کے کاہنون کو قتل کیا ایک کو باقی نہ چھوڑا پھر سمرون کی طرف چلا اور یاہو راہ مین شاہ یہوداہ اخزیاہ کے بھائیون سے ملا پوچھا تم کون ہو وہ بولے ہم اخزیاہ کے بھائی ہین اور ہم جاتے ہین کہ بادشاہ کے بیٹون کو اور ملکہ کے بیٹون کو سلام کرین تب یاہو نے اون کو پکڑلیا اور قتل کیا ایک کو بھی نہ چھوڑا جب سمرون مین پہونچا اخیاب کے بیٹون مین جو باقی تھے اونہین قتل کیا پھر یاہو نے بعل کی مورتون کو نکالا اور آگ مین جلایا اور بعل کے بت کو چکنا چور کیا اور بعل کا گھر ڈہادیا اور پاخانہ بنایا لیکن یاربعام نے جو سونے کے بچھڑے بنائے تھے اونکو رہنے دیا اون دنون مین خداوند نے اسرائیلیون کو گھٹانا شروع کیا حزائیل نے اونہین ہر طرف سے مارا یردن سے لیکے پوربی سمت تک تب اخزیاہ کی مان عتلیا نے دیکھا کہ اوسکا بیٹا مرا تو اوس نے یہوداہ کے گھرانیکے سارے شہزادون کو قتل کیا تب یورام بادشاہ کے بیٹے یہوشبع جو اخزیاہ کی بہن تھی اور یہو یدع کاہن کی جورو تھی اوس نے اخزیاہ کے بیٹے۔

یوآس کو ایک کوٹھری مین چھپا رکھا اور چھہ برس تک وہ چھپا رہا اور ساتوین برس یہو یدع نے سب رئیسون کو جمع کر کے یوآس کو بادشاہ کیا اور عتلیا کو قتل کیا پھر یہو یدع نے اپنے اور سارے لوگون اور بادشاہ کے درمیان ایک عہد باندہا کہ وے خداوند کے لوگ ہووین تب سبھون نے بعل کے گھر کو ڈہادیا اور اوسکی مذبحون اور اوسکی مورتون کو چکنا چور کیا اور بعل کے کاہن متان کو قتل کیا تواریخ کی دوسری

کتاب مین وریج ہے کہ یہویدع نے خدا کے گہر کے عہدی لاوی کاہنون کے ہاتہہ مین سونپے
کہ چڑہاوے چڑہاوین جیسا کہ موسیٰ کی توراۃ مین لکہا ہے اور داود کے طور پر خوشی گاتے بجاتے رہین
یہویدع کے جیتے جی یواس شریعت پر خوب قایم رہا اوسکے مرنے کے بعد یہوداکے سردارون
نے بادشاہ کو سجدہ کیا تب بادشاہ اون کا شنوا ہوا اور وہ اللہ کے گہر کو چہوڑکر لیسیرتون اور بتون
کو پوجنے لگے اللہ تعالیٰ نے نبیون کو اون پاس بہیجا وہ اونہین نصیحت کرتے تہے پر وہ نہین
سنتے تہے تب خدا کی روح نے یہویدع کاہن کے بیٹے

زکریا پر احاطہ کیا اوس نے اوپر کہڑے ہو کر لوگون سے کہا کہ خداوند یون فرماتا ہے تم کیون خداوند
کے حکم سے باہر جاتے ہو تم ہرگز خوشحال نہین ہو سکتے اس لئے کہ تم خداوند کو چہوڑ دیتے ہو وہ تمہین
بہی چہوڑ دیگا تب وہ بادشاہ کے حکم سے اللہ کے گہر کے صحن مین اوسے پتہر مارتے تہے یواس
نے یہویدع کے بیٹے کو قتل کیا اور مرتے وقت اوس نے کہا خداوند دیکہتا ہے اور وہ بدلہ لیگا
ایک برس کے بعد ارام کی فوج چڑہ آئی اور سارے سرگروہون کو مار ڈالا اور یواس کو بہت زخمی کرکے
چلے گئے تو اوسکے نوکرون نے اوسے ایسا مارا کہ وہ مرگیا اور اوسکا بیٹا

اِمَصِیاہ اوسکی جگہہ پادشاہ ہوا یواس نے چالیس برس بادشاہت کی اوسکی سلطنت
کے تیئسوین برس یاہو کا بیٹا

یہوآحاز سمرون مین بنی اسرائیل کا بادشاہ ہوا اوس نے سترہ برس سلطنت کی اور یارابعام کی راہ
پہ چلا اللہ تعالیٰ نے ارام کے بادشاہ حزائیل کو اور حزائیل کے بیٹے ہدد کو بہت مدت اون پر مسلط
رکہا اوسکے بعد اوسکا بیٹا

یہوآس سمرون مین بادشاہ ہوا یہہ واقعہ بادشاہ یہودا یوآس کی سلطنت کے سینتیسوین سال کا
ہے لیکن وہ بہی یارابعام کی راہ پر چلا اوس وقت حضرت الیساع بیمار ہوے اور انتقال کیا۔
پس اسرائیل کا بادشاہ یہوآس آپ پاس گیا اور رویا اور اے میرے باپ اے میرے باپ کہتا

امصیاہ پہلے کچھہ شریعت پر قایم رہا پہر ادومیون سے لڑنے لگیا سلاطین کی دوسری کتاب مین درج ہے کہ اوس نے وادی شور مین دس ہزار ادومی قتل کئے اور شہر سلع کو لڑکے لے لیا اور اوس کا نام یقتیل رکہا تواریخ کی دوسری کتاب مین درج ہے کہ جب ادومیون کو مار کر پہر آیا تو بنی سعیر کے معبودون کو لایا اور اونہین اپنا معبود ٹہیرایا تب اللہ نے ایک نبی اوس پاس بہیجا جسنے فرمایا جو معبود اپنے ہی لوگون کو تیرے ہاتہہ سے چھڑا نہ سکے تو نے اون کا پیچہا کیون کیا ہے امصیاہ نے کہا کس نے تجہہ کو مقرر کیا کہ بادشاہ کا صلاح کار ہو باز رہ تو کیون مارا جاوے تب امصیاہ اسرائیل کے بادشاہ یوآس بن یہوآحاز بن یاہو سے لڑنے گیا اور شکست کہائی اور امصیاہ کو یروسلم مین لوگون نے بلوا کر قتل کیا اوسکی جگہہ

**عزریاہ** اوس کا بیٹا بادشاہ ہوا اور وہ باون برس تک یروسلم مین مسلط رہا زکریا کے دنون مین جو خدا کی رویتون مین بینا تہا خدا کا طالب رہا اوسکی سلطنت مضبوط ہوئی آخر کو اوس نے ہیکل مین یعنی بیت المقدس مین خوشبو جلائی جو کام ہارون کے بیٹون کا ہے اس جہت سے وہ اوسی وقت کوڑہی ہو گیا پہر مر گیا اور اوسکا بیٹا۔

**یوتام** بادشاہ ہوا اور سمرون مین امصیاہ کی سلطنت کے پندرہوین برس یہوآس کا بیٹا۔

**یارابعام** بادشاہ ہوا اوس نے اکتالیس برس بادشاہت کی وہ بہی یارابعام کی راہ پر چلا۔

**عزریاہ** کے بادشاہت کے اڑتیسوین ۳۸ سال یارابعام کا بیٹا زکریا سمرون مین بادشاہ ہوا اوس نے چہہ مہینے بادشاہت کی اور وہ یارابعام کی راہ پر چلا۔

**سلوم بن یبس** زکریا کو قتل کر کے اوسکی جگہہ بادشاہ ہوا اوس نے سمرون مین مہینہ بہر بادشاہت کی پہر

منا حیم بن جادی سلوم کو مار کر بادشاہ بنا اوس نے دس برس بادشاہت کی اور
اور یارابعام کی راہ پر چلا تب آسوریون کا پادشاہ پول اوس کے ملک پر چڑہ آیا اوس نے
بہت کچہہ دے کر اوسے پہیر دیا پہر اوس کا بیٹا
فقحیاہ اوسکی جگہہ بادشاہ ہوا اوس نے سمرون مین دو برس بادشاہت کی اور یارابعام کی
راہ پر چلا اور
فقح بن رملیاہ جو اوسکے امیرون مین سے تہا اوس نے اوسے قتل کیا اور خود بادشاہ
بنا اوس نے بیس برس بادشاہی کی اور اوس نے خداوند کے آگے بدکاریان کین اور یارابعام
کی راہ پر چلا اور اوس کے وقت مین شاہ آسور تجلہ پلاسر نے بہت شہر لے لئے اور اونہین
پکڑ کر آسور مین لے گیا اوس وقت
ہوسیع بن ایلہ فقح کو قتل کر کے آپ پادشاہ بنا اور فقح کی سلطنت کے
دوسرے سال
یوتام بن عزریاہ پچیس برس کا تہا اوس نے سولہ برس یروسلم مین سلطنت کی اور
خداوند کے آگے نیکوکاری کی اوسکی بادشاہت مضبوط ہوئی کیونکہ وہ اللہ تعالی کی راہ مین سیدہا
چلتا تہا اوس کے بعد اوسکا بیٹا
آخز بادشاہ ہوا اور سولہ برس بادشاہ رہا اوس نے بعلون کے آگے ڈہالی ہوئے
بت بنائے اور اپنی بیٹیون کو آگ مین ڈالا اور اونچے مکانون اور پہاڑون پر اور ہر ایک ہرے
درخت تلے ذبح کیا اور بخور جلایا تب اللہ تعالی نے اوسے شاہ ارام رصین کے ہاتہہ مین
گرفتار کرا دیا اونہون نے اوسے مارا اور بہتون کو قید کیا اور دمشق مین پہونچایا اور شاہ اسرائیل
کے ہاتہہ مین بہی سونپا گیا اوس نے اوسے بڑی مار سے مارا اور فقح بن رملیا نے یہودا مین
ایک لاکہہ بیس ہزار بہادر لوگون کو ایک دن قتل کیا اور بنی اسرائیل اپنے بہائیون مین سے

دو لاکھ عورتون اور بیٹی بیٹیون کو قید کر کے لے گئے وہان
**عودؔو** نامی خدا تعالیٰ کے ایک نبی تھے اونھون نے نصیحت کی ان قیدیون کو آزاد کر کے بہہ بھیجو تب لوگون نے اونہین پہر بہیجا اوس وقت آخذ نے آسور کے بادشاہون سے مدد مانگی شاہ آسور دمشق مین آیا اور رصین کو قتل کیا پھر ادومی چڑہ آئے اور یہوداکو مار کر امیرونکو لے گئے اور فلسطی بہت شہرون پر قابض ہو گئے اور شاہ آسور تجلیپلاسر چڑہ آیا اوس نے شاہ آسور کو بہت کچھہ دیا پر اوسکی سہوئی وہ تنگی مین اور زیادہ بے ایمان ہوا اوس نے دمشق کے ٹہاکرون کے لئے جنھون نے اوسے مارا تہا ذبیحہ کیا اور کہا کہ ارام کے بادشاہون کے ٹہاکرون نے اون کی مدد کی ہے مین اون کے لئے قربانی کرون گا میری مدد کرین اور آخذ نے خداوند کے گہر کے برتنون کو جمع کیا اور خدا کے گہر کے برتنون کو کاٹ لیا اور خداوند کے گہر کے دروازیکو بند کیا اور اپنے لئے یروسلم مین ہر ایک کونے پر مذبحون کو بنایا اور یہودا کے ہر ایک شہر مین اونچے مکان بنوائے کہ اجنبی ٹہاکرون کے لئے خوشبو جلاوین اور اللہ تعالیٰ کو بہت غصہ دلایا اور آخذ کی سلطنت کی بارہوین برس
**ہوسیع** اسرائیلیون کا بادشاہ ہوا اوس نے نو برس بادشاہت کی اور بدکاریان اسرائیلی بادشاہون کی مانند کین پہر شاہ آسور سلمنسر کا تابعدار ہوا پہر شاہ آسور نے اوسے قید مین ڈالا اور شاہ آسور سارے ملک پر چڑہا اور سمرون کو تین برس گہیرے رہا اور ہوسیع کی سلطنت کے نوین برس شاہ آسور نے سمرون پر قبضہ کیا اور اسرائیلیون کو قید کر کے لے گیا اور خلح اور خابور مین جو جوزان کی نہر کے نزدیک تہے اور مادے کی بستیون مین یعنی ایران کے اوتر کی طرف جیسے ہمدان اور آذربیجان وغیرہ کی بستیون مین بسایا[ف۱] اور شاہ آسور نے بابل سے اور کوتہ سے اور عوا سے اور حماۃ سے اور سفروِیم کے لوگون کو لا کے سمرون کی بستیون مین بسایا پس خداوند نے اون مین شیرون کو چھوڑا

[ف۱] پادری مارش مین نے خلاصۃ التواریخ مین لکہا ہے کہ اسرائیلیون کی دس قومین جس مقام مین بسائی گئین اونکی تلاش مین جسقدر کوشش کی گئی بیفائدہ اور لاحاصل نہایت ہوئی غالب خیال یہہ ہے کہ وہ ملک فانستہ

اونہون نے اونہیں بار شاہ آسور کو یون خبر پہونچی کہ جن کو تو نے وہان بسایا ہے اون کو اوس زمین
کے خدا کی پرستش کا طریقہ معلوم نہیں چنانچہ اوس نے اون مین شیر چھوڑے ہین وہ اونہیں پہاڑتے
ہین تب شاہ آسور نے حکم دیا کہ جن کاہنون کو تم پکڑ لاے ہو اون مین سے ایک کو وہان لے جاؤ
وہ جا کر اون پاس حاضر رہے اور اوس زمین کے بندگی کا دستور سکہاوے کاہن نے آکر اونہیں
سکہایا وہ لوگ اللہ تعالی سے بہی ڈرتے تہے اور اپنے بتون کو بہی پوجتے تہے اور خدا کا حکم نہین
مانتے تہے کہ تم دوسرے معبودون سے نہ ڈرو اور اون کے آگے سجدہ نہ کرو ہیوسیع کی
سلطنت کے تیسرے سال

حزقیا بن آخذ بادشاہ ہوا جب یہ پادشاہ ہوا پچیس برس کا تہا اس نے اونتیس برس یروشلم مین
بادشاہت کی اور اپنے باپ داؤد کی مانند خداوند کے حضور سب بات مین نیکوکاری کی اوسنے مکانون
کو ڈہایا اور مورتون کو توڑا اور یسیرتون کو کاٹ ڈالا اور پیتل کا سانپ جو حضرت موسی علیہ السلام نے

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۸۰) مین بسائی گئی پادری آگسٹس براڈ ہیڈ دینی اور دنیوی تاریخ کے (۴۷۶) وین صفحہ پر
لکہتے ہین کہ ان دس فرقون کی بابت بڑی بحث ہو رہی ہے کہ انکی اولاد کہان ہو بعضے گمان کرتے ہین کہ امریکہ
کے اصلی لوگ جنہیں انڈین کہتے ہین اور بعضے سمجہتے ہین کہ افغانی ان دس فرقون مین سے نکلے ہین لیکن
اوسکی تحقیق مین کوئی بات ثابت نہین ہوتی اغلب یہ ہے کہ اون مین سے بہتیرے یہودیون کے ساتہ
قیدی ملک یہودیہ مین پلٹکر اون سے ملا دئے گئے سید جمیل الدین صاحب ہجر نے اپنے اخبار ہیرٹ
مین لکہا ہے کہ انگریزی اخبار نگیرہ و دیگر الاخبار المومنین جنیکل ریویو نامی انگریزون کی تحقیقات اور ایک جمہور یورپ
کے اتفاق سے بضمن خبر افغانستان اس امر کو ثابت کرتا ہے کہ افغان یہودیون کی اولاد مین سے ہین جس سے
صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ تحقیقات افغانستان کی نسبت ہے اس مین کچہ شک نہین کہ دونون اخبار نویس
اعلی درجہ کے وقائع نگار ہین اور چند صاحبان یورپ شریک تحقیقات ہی کامل محقق روزگار ہین محمد حیات خان
صاحب حیات افغانی مین لکہتے ہین کہ الفنسٹین جو صاحب علم انگریزی اپنی کتاب مین لکہتا ہے کو بلجبلاً اور

بنایا تہا اوسے توڑکر چکنا چور کیا کیونکہ بنی اسرائیل اوس زمانہ تک اوسکے آگے خوشبوئیان جلاتے تہے
اور اوس نے خداوند پر ایسا بہروسا کیا کہ اوسکے بعد یہوداہ کے سب بادشاہون مین ویسا ایک بہی نہین
ہوا اور نہ اوس سے آگے کوئی ہوا تہا وہ خداوند سے لپٹا رہا اور اوسکے فرمانبرداری سے جدا
نہ ہوا اون حکمون کو جو خداوند نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیئے تہے حفظ کیا اور خداوند اوسکے
ساتہہ تہا وہ جدہر کو گیا کامیاب رہا اور شاہ اسور سے باغی ہوگیا اوسکی خدمت نہ کی اوس نے فلسطیون
کو غزہ تک اور اونکی سرحدون کی انتہا تک مارا حزقیاہ کی سلطنت کے چودہوین برس آسور کا بادشاہ
سنحریب یہوداہ کی مضبوط شہرون پر چڑہا اور اونہین لے لیا پہر آسور کے بادشاہ نے یروسلم
کی طرف فوج بہیجی اُس فوج کے سردار نے حزقیا کو بہت دہمکایا اوس نے حضرت اشعیا علیہ السلام
سے کہلا بہیجا کہ دعا مانگئے اور حزقیا نے خود اللہ کے گہر مین جاکر دعا مانگی تب اللہ کے فرشتے نے

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۸۸) اوسکے فرزند سلمانصر نے جو ملک آسور کے بادشاہ تہے اونہون نے اسرائیلیون پر تباہی ڈالی
اور تہوڑے عرصہ کے بعد بخت نصر اسرائیلیون کو گرفتار کرکے بابل مین لے گیا اور بارہ قومون مین سے دس
قومین مشرق مین رہین اور دو قومین یہوداہ اور بنیامین واپس ہوگئین تو ہو سکتا ہے کہ افغانون کا جداعلی قیس
عبدالرشید اون باقی ماندہ اسرائیلیون مین سے ہو محمد حیات خان صاحب نے یہ کتاب بڑی تحقیق سے لکہی ہے
قیس عبدالرشید تک پٹہانون کی ساری قومین کے سلسلے پہونچائے ہین اور لکہا ہے کہ افغانی روایتین سب
متفق ہین کہ قیس حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین مسلمان ہوئے اور ایک روایت غور کی تاریخ سے
ایسی ملتی ہے کہ حضرت علی کے وقت مین کوفہ مین جب شنسب جو ملک غور کا رئیس تہا ایمان لایا تو اوسوقت
قیس بہی مسلمان ہوئے اس کتاب کا لکہنے والا کہتا ہے کہ بیان عبرانی مین لفظ حلج ہے جس مین دو حی ہین مگر
ترجمہ مین پادریون نے پہلی حی پر نقطہ دیا ہے اور بعضون نے اخیر مین جیم کا نقطہ دیا ہے معلوم ہوا کہ عبرانی مین
(ح) تہی اب (خ) اور جیم سے خلج ہوگیا اور خلجی مین بہی خبر ہے اور حیات افغانی مین قوم خلج کا ذکر ہے اور تاریخ
فرشتہ سے نقل کیا ہے کہ جب اس قوم نے یعنی افغانون نے سن ایک سو تینتالیس ہجری مین پشاور کے

آسور کے پادشاہ کی فوج مین جاکر ایک لاکھ پچاسی ہزار آدمی قتل کئے اور بادشاہ چلا گیا اسکے بعد حزقیا مرض الموت مین مبتلا ہوا اور اوس نے خدا سے دعا کی تب خدا تعالیٰ نے اوس سے باتین کین اور ایک نشان عطا فرمایا لیکن حزقیا نے اوس احسان کے مطابق شکر نہ کیا بلکہ اوسکے دل مین گھمنڈ سمایا جسکے وجہ سے اوس پر اور یہودا پر غضب ہوا تب حزقیاہ اپنے غرور سے شرمندہ ہوا بالآخر حزقیاہ نے انتقال کیا۔

**منسی** اوسکا بیٹا اوسکا جانشین ہوا تخت نشینی کے وقت اسکی عمر (۱۲) سال کی تھی (۵۵) سال اوس نے یروسلم مین بادشاہت کی لیکن اوس نے اپنے والد کے طریق کے خلاف طریقہ اختیار کیا اور جو بتخانے اوس کے والد نے ڈہائے تھے اونہین تعمیر کیا اور بعلیم کے لئے مذبح بنائے اور یسیرتین لگائین اور سارے آسمانی لشکر کی پرستش کی اور ساعتون کو مانا اور جادوگری

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۸۹) نواح مین حملہ کر کے قبضہ کر لیا تو لاہور کے راجہ نے فوج بھیجی اور چند لڑائیان ہوتی رہین لوگ کابل اور غور اور خلج کے جو مسلمان تھے ایک دین ہونے کے باعث سے افغانون کی مدد کو آئے اور منشی عبدالکریم صاحب نے جو کتاب گلشن ہند ہندوستان کی تاریخ مین لکھی ہے اوس مین لکھا ہے کہ غزنوی تاریخون سے معلوم ہوتا ہے کہ سلطان محمود کے بہت امیر قوم خلج سے تھے اور سلطان محمود کے بیٹے سلطان محمد کے حال مین لکھا ہے کہ اوس نے اپنے بھائی سلطان مسعود سے لڑائی کی اوس کے امیر اوس سے پھر گئے اور اوسکو پکڑ کر قلعہ خلج مین قید کیا اور اوسکے بھائی سلطان مسعود کی پیشوائی کے لئے ہرات کی طرف دوڑے اس سے معلوم ہوا کہ خلج کسی شہر کا نام ہے جہان یہ قوم رہتی تھی اور شہر ہرات کے پاس ہے اور حیات افغانی مین افغانستان کے پچھم کی طرف کے حصے کے چار شہر بہت بڑے لکھے ہین کابل غزنین قندہار ہرات جس سے ثابت ہے کہ افغانستان مین قریب ہراۃ کے مقام خلج مین اوس بادشاہ نے اسرائیلیون کو بسایا تھا اور خلج کے ساتھ لفظ **خابور** لکھا ہے پس کیا تعجب ہے کہ خابور کا لفظ بدلتے بدلتے کابل ہو گیا پس پٹھانون کا بنی اسرائیل مین سے ہونا قرین قیاس ہے حیات افغانی مین درج ہے کہ کتاب مخزن افغانی

اور ٹونا کیا اور خداوند کو غصہ دلانے کے لئے بہت بدکاریان کین اور اوس نے ایک کھودا ہوا
بت جو اوس نے بنوایا تہا خدا کے گہر مین نصب کیا خداوند نے منسی سے اور بنی یہودا سے
باتین کین وہ شنوا نہ ہوے اس وجہ سے خداوند اون پر شاہ آسور کے سپہ سالارون کو لے آیا
وہ منسی کو بیڑیان ڈالکر بابل کو لے گئے جب اوسے سخت تکلیف ہوئی تب اوس نے توبہ کی
اور دعا مانگی جو خداوند نے مقبول فرمائی اور اوسے یروشلم مین لے آیا تب منسی خداوند کا قائل
ہوا اور اجنبی معبودون کو اور اوس بت کو جو خداوند کے گہر مین تہا اور سب مذبحون کو دفع کیا اور
یہوداکو فرمایا کہ خداوند اسرائیل کے خدا کی بندگی کرین اسکے بعد اوس نے انتقال کیا اور اوس کا
فرزند
**آمون** ۲۲ سال کی عمر مین بادشاہ ہوا اور اوس نے دو برس یروشلم مین بادشاہت کی اور
اون سب کہودی ہوئی مورتون کے آگے جو اوس کے باپ منسی نے بنوائی تہین قربانیان

---

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۹۰) جو ۱۰۳۰ ہجری مین جہانگیر بادشاہ کے وقت مین خان جہان توم لودہی نے نعمت اللہ
ہروی کی مدد سے لکہی ہے اوس مین قیس عبدالرشید کا نسب نامہ طالوت بادشاہ تک پہونچایا ہے اور طالوت
کے بیٹے کا نام ارمیا اور پوتے کا نام افغان لکہا ہے اور لکہا ہے کہ ارمیا کے دوسرے بہائی ارخیا
تہے اور ارخیا کے بیٹے کا نام آصف تہا اور طالوت کا نسب نامہ یہودا تک لکہا ہے محمد حیات خان لکہتے
ہین کہ طالوت حضرت یہودا کی نسل مین نہین ہے بلکہ حضرت بنیامین کی نسل مین ہے اور طالوت کے بیٹون
کے نام جو حضرت شموئیل علیہ السلام کی کتاب مین ہین اون مین ارمیا اور ارخیا کوئی نہین ہے ہم کہتے ہین
کہ حضرت ارمیا پیغمبر کے رفیق ارخیا تہے کیا تعجب ہے کہ یہ نسب نامہ ارمیا تک پہونچا ہو
اور اوپر کے نام طالوت تک لوگون کو معلوم نہ ہوے ہون اونہون نے طالوت کا نام
لکہہ دیا ہو اور طالوت کو غلطی سے حضرت یہودا کی نسل مین قرار دیا ہو۔

گزرانین اور اونکی بندگی کی اور اوس نے خداوند کے آگے عاجزی نہین کی جس طرح اوس کے باپنے عاجزی کی تھی بلکہ آمون نے گناہ پر گناہ کئے اور بالاخر اوسکے خدام نے اُسے گہرمین قتل کر ڈالا اوسکے بعد **یوسیاہ بن آمون** آٹھ برس کی عمرمین بادشاہ ہوا اور اوس نے وہ کام کئے جو خداوند کے آگے بھلے تھے اور اپنے باپ داؤد کے طریق پر چلا آٹھ برس کی عمرمین وہ طالب خدا تھا اور بارہوین برس سے بتخانون اور بتون کو اوس نے دور کرنا شروع کردیا اور تمام یعلیم مذبحون کو ڈہا دیا اور مورتون کو نابود کیا اور ہر قسم کے بتون کو توڑ ڈالا اور بت پرستون کی قبرون پر اونکی مٹی چھڑکی گئی اور بتون کے کاہنون کی ہڈیان مذبحون پر جلائی گئین اور تمامی ممالک اسرائیل سے بت نابود کئے گئے اور جلوس کے اٹھارہوین برس اوس نے ہیکل کی مرمت کرائی اوسوقت مین ہیکل سے توریت کی کتاب ملی بادشاہ نے اوسے پڑہوا کر سنا جس کے بعد آپ نے کپڑے پہاڑے اور بہت رنجیدہ ہوا کہ عمل احکام الٰہی پر نہ تہا اور خلدہ نبیہ کے پاس بعض اشخاص کو بھیجا تاکہ اون سے دریافت کرین اونہون نے فرمایا کہ خداوند فرماتا ہے کہ ساری آفت جو مین اس مقام پر اور اوسکے باشندون پر لاؤن گا تیری آنکھین نہ دیکھین گی اسکے بعد بادشاہ نے خداوند کے گھرمین سب بنی اسرائیل کو جمع کیا اور عہد کی ساری باتین اوس کتاب کی انہین پڑہ سنائین اور اوس نے خود معہ حاضرین کے عہد کی تعمیل کا عہد کیا اور یروسلم کے باشندون نے عہد کے مطابق عمل کیا بادشاہ نے بنی اسرائیل کی ساری سرزمینون سے ساری مکروہات کو دفع کیا اور سب کو عبادت مین حاضر کیا تاکہ خداوند کی بندگی کرین اور بادشاہ نے یروسلم مین خداوند کے لئے عید فسح کئے جسکے بعد شاہ مصر فرعون نکوہ لڑنے کو اسور کے بادشاہ پر چڑہا جو مقام فرات کے کنارہ پر ہے تب یوسیاہ اوسکا مقابلہ کرنے کو نکلا۔ ہرچند نیکو نے سمجھایا مگر اس نے نہ مانا بلکہ مجدو کی وادی مین لڑنے کو گیا اور تیرون سے زخمی ہوکر یروسلم روانہ ہوا اس طور پر اوس نے انتقال کیا جسکے بعد ملک کے لوگون نے

اوسکے فرزند
(یہوآخز) کو پادشاہ کیا جس نے یروسلم مین تین مہینے بادشاہت کی اوس نے بہی اللہ تعالیٰ کے سامنے بدکاریان کین اور فرعون نکوہ نے اوسکے بیڑیان ڈالین اور یوسیاہ کے دوسرے فرزند (الیاقیم) کو پادشاہ کیا اور اوسکا نام یہویقیم رکہا اور یہوآخز کو لے گیا وہ مصر مین پہونچکر مرگیا یہویقیم نے یروسلم مین گیارہ برس سلطنت کی اوس نے بہی اللہ کے حضور مین بدکاریان کین اوسی کے وقت مین بابل کا بادشاہ بخت نصر حملہ آور ہوا پادری شیرنگ نے آفتاب صداقت مین لکہا ہے کہ بابل فرات کے کنارے پر اور نینوی دجلہ کے قریب کنارے پر تہا دونون سلطنتین کبہی ملی رہین کبہی جدا ہوگئین حضرت عیسی ؑ سے چہہ سو تیس برس قبل نبوپول عصر بابل کا پادشاہ ہوا او آسور کے پادشاہ سارون پالوس کو شکست دی اور دونون سلطنتون کو ملا کر ایک سلطنت قرار دیا اوسکے جانشین بخت نصر نے اوس ملک کی سرحدین چارون طرف بڑہا کے حضرت عیسی ؑ سے چہہ سو برس قبل یروسلم پر قبضہ کرلیا اوسوقت دانی ایل نبی وغیرہ قیدیون کو شہر بابل مین لیگیا پہر صفحہ ۱۰۵ مین لکہا ہے کہ گو دانیال نبی وغیرہ اشراف جوانون کو قید کر کے لے گیا مگر یہویقیم کو بادشاہت سے معزول نہین کیا تین برس بعد یہویقیم بابل کے بادشاہ سے باغی ہوگیا تب بابل کے بادشاہ بخت نصر نے دوبارہ حملہ کیا اور اوسکے پاؤن مین بیڑیان ڈالکر بابل مین لے گیا اور وہ وہان مرگیا اور بیت المقدس کے بہت برتن بہی بابل کو لے گیا اور اونکو اپنے بتخانے مین رکہا کتاب سلاطین مین مندرج ہے کہ یہویقیم کے بعد اوسکا بیٹا
(یہویکین پادشاہ) ہوا جسکے بعد مصر کا بادشاہ پہر اپنے ملک سے باہر نہین نکلا اس لئے کہ بابل کے بادشاہ نے وادی مصر سے لیکر نہر فرات تک مصر کے پادشاہ کی ساری ملک پر قبضہ کرلیا تہا اور یہویکین نے یروسلم مین تین مہینے بادشاہت کی او رالله تعالیٰ کے سامنے بدکاریان کین اوسوقت بابل کے بادشاہ بخت نصر کے خادم یروسلم پر چڑہے اور شہر کو گہیر لیا

اور بخت نصر نے شہر پر لشکر کشی کی اور اوسکے خادموں نے اوسکو گھیر لیا یہویکین اپنی ماں اور اپنے غلاموں اور منصب داروں کو لے کر بخت نصر پاس گیا اور بابل کے بادشاہ نے اپنی سلطنت کے آٹھویں برس اوسکو پکڑ لیا اور اللہ کے گھر کا سارا خزانہ اور وہ خزانہ جو بادشاہ کے محل میں تھا نکال کے لے گیا اور وہ سارے سنہرے ظروف جو حضرت سلیمان نے اللہ کے گھر کے لئے بنائے تھے لوٹ لے گیا اور سارے یروسلم اور سب امیروں اور جنگی بہادروں کو جو دس ہزار آدمی تھے اور سارے پیشہ والوں کو اور لہاروں کو قید کر کے لے گیا اور وہاں کنگالوں کے سوا اور کوئی باقی نہیں رہا اور یہویکین اور اوسکی ماں اور اوسکی جوروؤں کو بھی بابل میں لے گیا آفتاب صداقت میں درج ہے کہ ان قیدیوں میں حزقی ایل نبی بھی تھے اور بابل کے بادشاہ نے یہویکین کے چچا متنیاہ کو اوسکے جگہہ تاج بخشا اور اوسکا نام

(**صدقیاہ**) رکھا صدقیاہ نے گیارہ برس یروسلم میں سلطنت کی اوس نے بھی اللہ کے آگے بدکاریاں کیں تاریخ کی دوسری کتاب میں لکھا ہے کہ وہ اللہ کے آگے بدکاریاں کرتا تھا اوس نے حضرت یرمیاہ ع کے سامنے جنہوں نے اللہ کے منہہ کی باتیں اوس سے کہی تھیں عاجزی نہ کی اور بخت نصر سے باغی ہوا اور ایسا گردن کش اور سخت دل تھا کہ اللہ تعالی کی طرف رجوع نہیں ہوا اور کاہنوں کے سب سرداروں اور دیگر اشخاص نے ساری نفرتی کاموں کی طرف مایل ہو کر بہت سی بدکاریاں کیں اللہ نے اپنے رسولوں کی معرفت اون کے پاس پیغام بھیجا لیکن اونہوں نے اللہ کے پیغام پہونچانیوالوں کو ٹھٹھے میں اوڑایا اور اوسکی باتوں کو ناچیز جانا اور نبیوں سے بدسلوکی کی یہاں تک کہ اللہ تعالی کا غضب اون لوگوں پر ایسا بڑھا کہ کچھہ چارہ نہ رہا پس صدقیاہ کی سلطنت کے نویں برس بخت نصر نے یروسلم پر چڑہائی کی -

**بیت المقدس کی پہلی تباہی** یریحو کے میدان میں صدقیاہ گرفتار ہوا اور اوسکی بیٹے اوسکے سامنے قتل کی گئی اوسکی آنکھیں نکالی گئیں اور بیڑیاں ڈال کر بابل لے گئے بنوزر اذان جو بخت نصر کے جلودار اور

سردار تہا یروسلم مین آیا اور اوس نے خداوند کے گہر کو جلا دیا اور نیز بادشاہ کا قصر اور یروسلم کے سارے گہر جلا دیئے اور اوسکے لشکر نے یروسلم کی فصیل ڈہا دی اور باستثنا کنگالون کے یروسلم کے سب باشندونکو پکڑ کے بابل لے گیا۔ اور بیت المقدس کو معدوم کر کے جو کچہہ سامان تہا سب لے گیا۔

بابل کا فتح ہونا اور کیخسرو کا بنی اسرائیل کو رہا کرنا اور بیت المقدس کی تعمیر۔

(۱۵) پادری میتہر صاحب نے مفتاح الکتاب مین بابل کے تفصیلی حالات لکہے ہین جن مین یہہ بہی درج ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کی اولاد نے یہہ شہر طوفان کے تہوڑے عرصہ کے بعد بنایا اور اون کے پر پوتے نمرود نے اوسکو ترقی دی پہر بہت سی بادشاہون نے اوسکو مستحکم کیا اور اوسکی رونق بڑہائی غرض بخت نصر بادشاہ کے وقت مین اوسکی بڑی رونق تہی وہ دنیا کی عجائبات مین شمار کیا گیا ہے دریاے فرات اس شہر کے درمیان بہتا تہا شہر دریا کے دونون کنارے ادہر اور اوہر پر واقع تہا ان دو حصون کے گرد شہر پناہ کی ایک بڑی دیوار تہی اور اوسکے اندر مربع احاطہ تیس کوس کا تہا جسکی دیوارین ستائیس فٹ چوڑی تہین جنکے اوپر چہہ رتہون کی قطار چل سکتی تہی اور بلندی مین یہہ دیوارین سو فٹ تہین شہر مین داخل ہونے کے لئے ٹہوس پیتل کے ایک سو بڑے پہاٹک تہے جن سے پچاس سڑکین یعنی چارون طرف سے پچیس پچیس اور ساڑہے سات کوس کی لمبی تمام احاطہ کے وار پار پہاٹک سے پہاٹک تک آمنے سامنے چوک بندی کے ساتہہ چلی گئین تہین تمام شہر چہہ سو پچاس چوک پر منقسم تہا ایک عجیب پل دریا پر بنا ہوا تہا اور ہر طرف دو دو تہرین کہودی گئی تہین جنسے باڑہ کے وقت پانی دریاے دجلہ مین پہونچایا جاتا تہا

بابل پر کیخسرو کی چڑہائی

پادری مرِیک کشف الآثار مین لکہتے ہین کہ فارس اور مداین یعنی آذربائجان کے بادشاہون نے بابل کے لینے پر ایکا کیا اور دونون نے اپنے لشکرون کا سردار خسرو کو کیا خسرو دونون کا رشتہ دار تہا آخر اونکا جانشین ہوا اور کیخسرو نے بیس برس پچہم کی طرف کے

ایرانی قومونکو اپنا تابعدار کرکے بابل کی لڑائی پر طیار کیا سواروں کی فوجین تیرون اور نیزون کے ساتھہ بابل پر پہونچین اور شہر کو گہیر لیا بابل مین سے کوئی بہاگنے نہین پایا بابل کے لوگ عورتون کیطرح نامرد ہو گئے دہشت اونپر چہا گئی شہر سے باہر نکل کر اونکو لڑنے کی جرأت نہ پڑی اونہون نے سب دروازے بند کئے جیساکہ کتاب یرمیاہ علیہ السلام کے اکانوین باب کی تیسوین آیت مین ارشاد ہے کہ بابل کے بہادر لڑائی سے محروم ہین قلعون مین بیٹھے اون کا زور گہٹ گیا وی عورتون کی مانند ہو گئے خسرو کا لشکر دو برس تک بابل کو گہیرے رہا آخر کو جو خندق شہر کے گرد کہودی تہی اوس مین فرات کا پانی جاری کیا اور پادری بیتہر نے مفتاح الکتاب مین لکہا ہی کہ دریاے فرات کو ایک نہر مین پہیر دیا جو اپنے سپاہیون سے کہدوائی تہی اس باعث سے دریا کی تہ سوکہہ گئی اور اُس راہ سے سپاہی پل تک گئے۔

فتح بابل

پادری مریک صاحب لکہتے ہین کہ جس رات مین شہر پر حملہ کیا وہ رات بابل کے بت پرستون کے تیوہار کی تہی فرات کے کنارے کے دروازے غفلت سے کہلے رہ گئے فوجین شہر مین گہس پڑین سب لوگ مست پڑے ہوے تہے بہتون کو قتل کیا بہتون کو بہگا دیا اور محل کے دروازون مین گہس گئے محل مین غل ہوا بابل کے بادشاہ نے کہا دریافت کرو کیا جہگڑا ہے محل کے لوگون نے دروازے کہولے ایران کا لشکر گہس پڑا اور بادشاہ کو اور امیرونکو قتل کیا خسرو نے حکم دیا کہ جو لوگ گہرون مین ہین وہ گہرون مین رہین اور جس کو باہر پاؤ قتل کرو خسرو نے سب بادشاہی خزانون پر قبضہ کر لیا پہر خسرو نے ہند سے مصر تک بہت سی قومون کو اپنا تابعدار کیا اور اسرائیلیونکو قید سے چہوڑ دیا اور مسجد بیت المقدس کے بنانے کا حکم دیا یہ بابل کی پہلی فتح تہی۔

خسرو فاتح بابل کو اوس سے متعلق پیشین گوئیان دکہاتا اور بنی اسرائیل کی قید سے رہائی اور تعمیر بیت المقدس کا حکم

آفتاب صداقت مین درج ہے کہ خسرو کی فتحیابی کے پہلے سال مین دانیال علیہ السلام نے یا اور کسی نے اوسکو حضرت اشعیا علیہ السلام کی پیشین گوئیان دکہائین جنہین دیکہہ کر خسرو نے اوسی وقت

فرمان جاری کیا حضرت عزرا علیہ السلام کے احوال کی کتاب مین لکھا ہے کہ فارس کے بادشاہ خورس کی سلطنت کے پہلے برس مین اس لئے کہ اللہ کا کلام جو ارمیاہ علیہ السلام کے منہ سے نکلا تھا پورا ہووے اللہ نے فارس کے پادشاہ خورس کا دل اوبھارا کہ اوس نے اپنے تمام ملک مین منادی فرمائی اور اشتہارنامہ بھی لکھہ بھیجا اور کہا شاہ فارس خورس یون فرماتا ہی کہ خداوند آسمان کے خدا نے زمین کی ساری ملک مجھکو بخشی اور مجھے حکم دیا کہ یروسلم مین جو یہودا مین ہے اسکے لئے ایک گھر بناؤن پس اوسکی ساری قوم مین سے جو کوئی تمہارے درمیان ہو اوسکا خدا اوسکے ساتھہ ہو اور وہ یروسلم کو جو یہودا مین ہے چڑھ جاوے اور خداوند اسرائیل کے خدا کا گھر بناوے کہ وہی خدا ہے جو یروشلم مین ہے اور ہر ایک جو باقی رہا ہو اُن سب مقامون مین سے جہان کہین وہ پردیسی ہوا ہو اُسی مقام کے لوگ سونے چاندی سے اور مال اور جانورون سے اوسکی مدد کرین اور اوسکے سوا وے خدا کے گھر کے لئے جو یروسلم مین ہے اپنے جی کی خواہش سے تحفے گذرانین تب یہودا اور بنیامین کے آبائی رئیس اور امام اور لاوی اُن سب کے ساتھہ جن کے دلون کو خدا نے اوبھارا اُٹھے کہ جا کر یروشلم مین خدا کا گھر بناوین اور اُن سب نے جو اونکے پڑوس مین تھے چاندی کے برتن اور سونے اور اسباب اور جانور اور قیمتی چیزون سے اونکی دستگیری کی اسکے سوا اپنی خوشی سے تحفے دیئے

| خسرو کا بیت المقدس کا اسباب اور قیدیون کا ششبضر کو دینا |
|---|

اور خداوند کے گھر کے اُن برتنون کو جنہین بخت نصر یروسلم سے نکال لایا تھا اور اپنے دیوتون کے گھر مین رکھا تھا اونکو خورس نکال لایا اور یہوداہ کے امیر ششبضر کو گن دیا اور اونکی گنتی یہہ ہے سونے کی تیس تھالیان اور چاندی کی ہزار تھالیان اور انتیس چھریان اور سونیکے تیس پیالے اور روپے کے چارسو دس پیالے اور دوسری قسم کے ہزار باسن سونے روپے کے برتن سب ملکر پانچ ہزار چارسو تھے ششبضر یہہ سب برتن اُن قیدیون سمیت لے گیا جن کو بابل سے یروسلم مین چڑھا لایا اور یہودی لوگ جن کو بخت نصر

بابل مین لے گیا تھا اور وہ پھر یروشلم اور یہودا مین آئے سب ملکر بیالیس ہزار تین سو ساٹھہ تھے سوا اونکے غلامون اور لونڈیون کے جو سات ہزار تین سو سینتیس تھے اون مین دو سو گانیوالے اور گانیوالیان تھین۔

بیت المقدس کی بنیاد کا دوبارہ ڈالا جانا۔

پھر یروشلم مین پہونچنے کے بعد دوسرے برس کے دوسرے مہینے مین جب مسجد کی نیو ڈالتے تھے اونہون نے اماموں اور لادیون کو مقرر کیا کہ داود علیہ السلام کے موافق اللہ کی تعریف کرین اور وہ باری باری سے گاتے بجاتے تھے جب اونہون نے اللہ کی تعریف کی سب لوگون نے ملکر نعرہ مارا اس لئے کہ اللہ کے گہر کی نیو پڑی تہی لیکن بہت لوگ جو بوڑھے تھے جنہون نے پہلے گہر کو دیکہا تہا وہ بڑی آواز سے چلا کر رونے لگے لیکن بہتیرے خوشی سے للکارے جب یہودا اور بنیامین کے دشمنون نے سنا کہ وہ اللہ کی مسجد بناتے ہین تب وہ آئے اور بولے کہ ہمکو بہی اپنے ساتھہ بنانے دو کیونکہ ہم بہی تمہاری مانند تمہارے خدا کے طالب ہین اور ہم آسور کے بادشاہ اسرحدون کے وقت سے جس نے ہمین یہان بسایا ہے اوسکے لئے قربانی گذرانتے ہین لیکن زروبابل اور یشوع اور باقی رئیسون نے کہا کہ تمہارا یہ کام نہین ہے کہ ہمارے ساتھہ ہمارے خدا کے لئے ایک گہر بناؤ بلکہ ہم آپ ہی اللہ کے لئے گہر بناوینگے جیسا خورس بادشاہ نے حکم دیا تہا۔

بیت المقدس کی تعمیر مین التوا

تب ملک کے لوگون نے یہوداہ کے لوگون کے ہاتہون کو ڈہیلا کر دیا اور بنانے مین اونہین گہبرا دیا اور اونکے برخلاف مین وکیلون کو نوکر رکہا کہ اون کا منصوبہ فارس کے بادشاہ خورس کے جیتے جی اور دارا بادشاہ کی سلطنت کے دوسرے برس تک نہ بن پڑا پہر حجی نبی علیہ السلام اور زکریا ابن عیدو نبی علیہ السلام یہوداہ اور یروسلم مین اسرائیل کے خدا کے نام سے نبوت کرتے تہے تب زروبابل اور یشوع اوٹہے اور اللہ کا گہر بنانے لگے اور خدا کے وہ نبی اون کے ساتھہ ہوکر اون کی مدد کرتے تہے تب لوگون نے

دارا کو لکھا کہ یہودی کہتے ہین کہ خورس بادشاہ نے اس گھر کو بنانے کا حکم دیا تھا۔

دارا کا بیت المقدس کی تیاری کا حکم اور تیاری بیت المقدس

دارا نے اپنے دفتر خانے مین تلاش کیا تو اوس کو ایک دفتر ملا اوسمین لکھا تھا کہ خورس بادشاہ کی سلطنت کے پہلے برس مین خورس بادشاہ نے حکم دیا کہ یروشلم مین جو خدا کا گھر ہے وہ گھر اور وہ مکان جہان قربانیان چڑہائی جاتی ہین بنایا جاوے تب دارا نے حکم دیا کہ اللہ کا گھر بنے دو یہودیون کے بزرگ لوگ خدا کے گھر کو اوسکی جگہہ پر بناوین اور میرا حکم یہہ ہے کہ بادشاہ کے خزانے سے دریا پار کے محصول مین سے اون لوگون کو خرچ دیا جاوے کہ اون کا ہرج نہو اور جو کچہہ اونہین درکار ہو بچہڑے اور مینڈہے اور حلوان آسمان کے خدا کے سوختنی قربانیون کے لئے اور گیہون اور نمک اور تیل سب یروسلم کے اماموں کے مطابق بے عذر اور بلا ناغہ روز بروز اون کو دئے جاوین تاکہ وہ خوشبودار قربانیان آسمان کے خدا کے حضور مین گذرانین بادشاہ اور بادشاہزادونکی عمر کی درازی کے لئے دعا مانگین اور جو شخص اس فرمان کو ٹال دے وہ پہانسی دیا جاوے تب یہودیون کے بزرگ کام بنانے لگے اور اللہ کا گھر دارا بادشاہ کی سلطنت کے چھٹے برس تیار ہوا۔

قید بابل کی رہائی سے ولادت مسیح علیہ السلام تک کی حالات

(۱۶) پادری شیرنگ صاحب نے آفتاب صداقت مین جو حالات لکھے ہین اُن سب کا خلاصہ یہہ ہے کہ خسرو بادشاہ نے حضرت عیسٰی علیہ السلام سے پانسو چتیس برس پہلے یہودیون کو قید بابل سے چہوڑا دیا اُسوقت سے یہودی لوگ حضرت سکندر یونانی کے وقت تک فارس کے بادشاہون کے تابع رہے۔

حضرت سکندر کا فارس فتح کرنا

حضرت سکندر نے حضرت عیسٰی علیہ السلام سے تین سو چونتیس برس پہلے فارس پر حملہ کر کے دارا بادشاہ کو تین دفعہ کی فوج کشی مین شکست دے کر حضرت عیسٰی علیہ السلام سے تین سو اکتیس برس پہلے فارسی سلطنت کا تخت لے لیا

پادری سیتھر صاحب نے مفتاح الکتاب مین لکھا ہے کہ حضرت سکندر نے دارا کی فوج کو کلکیہ مین شکست دی بعد اسکے تمام سریا یعنی ملک شام اور فونیکیہ یعنی جہان صور اور صیدا دو شہر تھے قبضہ مین لائے اور یہودیون نے چونکہ اونکے دشمنون کو رسد پہونچا کر اونکی مدد دینے سے انکار کیا تھا اونہون نے یہودیون پر بھی حملہ کیا۔

**حضرت سکندر کا یروسلم پر قبضہ اور بنی اسرائیل کے ساتھ برتاؤ ہونا**

آفتاب صداقت مین درج ہے کہ حضرت سکندر نے شہر صور پر قبضہ کر لیا اور یہودیون کو کہلا بھیجا کہ میری اطاعت کرو سردار امام نے کہا کہ ہم فارس کے پادشاہ کے تابعدار ہین ہم اور کسیکی تابعداری نہین کر سکتے حضرت سکندر اپنی فوج لے کر یروسلم پر چڑھ آئے مسجد بیت المقدس کے سب خادم اپنے عہدہ کے لباس[۵۱] پہنے ہوے اور شہر کے باشندے سفید پوشاک مین اونکی پیشوائی کو گئے اور حضرت دانیال علیہ السلام کی خبرین جو حضرت سکندر کے حق مین تھین اونکو دکھلائین آپ بہت خوش ہوئے اور مسجد بیت المقدس مین جو عبادت تھی اوس مین شریک ہوئے اور وہان کے لوگون سے محصول نہین لیا اور اونکو حکم دیا کہ اپنی شریعت پر چلین اور بہت سے یہودیون کو اپنی فوج مین بھرتی کیا۔

**حضرت سکندر کے حالات**

ملا احمد ایرانی رح نے کتاب سیف الامت مین لکھا ہے کہ یوسف ابن کوریان کی کتاب جو قدیم تاریخون مین سے ہے اور حضرت سکندر ذوالقرنین علیہ السلام کے زمانے کے قریب لکھی گئی ہے اوس مین لکھا ہے کہ سکندر مرد با خدا تھے اسی طرح کتاب کما[؟] سے اون کا خدا پرست ہونا ثابت ہوتا ہے مگر معلوم ہوتا ہے کہ حضرت موسی علیہ السلام کی شریعت پر نہ تھے اور اس مین کچھ نقصان کی بات نہین ہے کیونکہ حضرت موسی علیہ السلام فقط اپنی قوم بنی اسرائیل کی طرف بھیجے گئے تھے اور حضرت سکندر بنی اسرائیل مین سے

---

۵۱ حضرت موسی علیہ السلام کی شریعت مین عبادت خانے کے امام کی پوشاک باریک کتان کا کرتا اور عمامہ اور پائجامہ ہوتا تھا اور پٹکا رنگین نہایت عمدہ ہوتا تھا۔

نہین تھے حضرت سکندر حضرت یعقوب علیہ السلام کی نسل مین نہین تھے بلکہ حضرت یعقوب ؑ کے بہائی عیص کی نسل مین سے تھے اور حضرت یعقوب علیہ السلام کی نسل کے سوا اور قومون پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کے قاعدون پر چلنا فرض نہین تہا اوسوقت مین ہر قوم کی واسطے شریعت جدا تھی حضرت سکندر غالباً حضرت ابراہیم علیہ السلام کی شریعت پر تھے اور بعضون نے لکھا ہی کہ بعد اسکو وہ خود پیغمبر ہوئے اب ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو شریعت اللہ نے ساری جہان کے واسطے دی ہے جو اس شریعت کا تابع نہین وہ ہمیشہ دوزخ مین رہے گا۔

**سلطنت اسکندری کی تقسیم اور یہودیون پر مصائب اور یروسلم پر طالمی کا قبضہ**

آفتاب صداقت مین درج ہے کہ جب حضرت سکندر کی بڑی سلطنت اُن کے انتقال کے بعد اونکے سپہ سالارون پر تقسیم ہوئی مصر کے پادشاہ طالمی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے تین سو بیس برس آگے ہفتہ کے دن جب یہودی اپنی شریعت کے لحاظ سے لڑائی پر تیار نہ تھے شہر یروسلم پر چڑہ کر قبضہ کرلیا اور بہت سے یہودیون کو مصر مین لیجاکر شہر اسکندریہ مین لبایا۔

**انٹگنس کا یروسلم پر قبضہ اور یہودیون کے مصائب**

حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے تین سو چودہ برس پہلے کوچک ایشیا کے پادشاہ انٹگنس نے شہر یروسلم اور اوس تمام ملک کو طالمی کے ہاتھہ سے چہین لیا اور تین برس تک چارون طرف کی لڑائیون کی کثرت سے یہودیون نے بڑی تکلیف اوٹہائی اور اکثر اون مین سے وطن چہوڑ کر ملک مصر مین جا رہے لیکن جب آس پاس کے شہر لوٹے گئے شہر یروسلم بچ رہا غیر تاریخ لکھنے والون سے ثابت ہے کہ اُس زمانہ مین آس پاس کی قومین یہودیون کا اس باعث سے بہت لحاظ رکہتی تہین کہ وہ اپنی شریعت پر قایم تھے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے تین سو گیارہ برس پہلے جب مخالف پادشاہون مین صلح ہوئی ملک یہودا انٹگنس کے حصہ مین آیا۔

**پادشاہ مصر کا ملک یہودا پر تسلط اور یہودیون کی آسایش اور علم یونانی کا حاصل کرنا اور اسکے اثرات**

حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے تین سو دو برس پہلے مصر کے

پادشاہ نے اسکو لے لیا اوسوقت سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے دوسو پانچ برس پہلے تک ملک یہودا مصر کے پادشاہ کا تابع رہا اس عرصہ مین یہودی لوگ اکثر امن وامان سے رہتے تھے اور سردار امام حاکم کے طور پر بندوبست کرتے تھے اون مین سے بہت سے علما مین یونانی علم کا چرچا ہوا اور اونکے سبب سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی کتاب کے سوا بہت سی روایتین جنہین آخر کو یہودی بہت مانتے تھے اسی زمانہ سے جاری ہوتے گئین انہین دنون مین وہ جماعت جو سنہدرن کہلاتی ہے مقرر ہوئی اُس مین بہتر آدمی سردار امام اور بزرگ اور ساقر یعنی شریعت نویس شریک ہوکر دین کے مقدمون کا فیصلہ کرتے تھے۔

**بنی اسرئیل کی کتابون کا بحکم پادشاہ مصر یونانی مین ترجمہ ہونا اور نئی دین کے سردار کا انتظار**

آفتاب صداقت مین دوسری جگہہ لکہا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے دوسو ستر برس پہلے شہر اسکندریہ مین مصر کے بادشاہ کے حکم کے موافق اُنکی کتابین ستر آدمیون کے ہاتہہ سے یونانی زبان مین ترجمہ کرائی گئین اور یہہ ترجمہ آجتک موجود ہے پادری اگستس لکہتے ہین کہ حضرت سکندر کے بعد مصر کے دوسرے پادشاہ طالمی فلادلفس کے زمانہ مین توراۃ شریف کا ترجمہ یونانی زبان مین ہوا آفتاب صداقت مین درج ہے کہ نہین معلوم اس ترجمہ کے سبب سے یا کسی اور باعث سے مگر یہہ بات تحقیق ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کچہہ عرصہ قبل سے ساری قومین اسکی سخت منتظر ہوگئین تہین کہ دین کا ایک نیا اوستاد آنے والا ہے۔

**یہود کا مصر کے پادشاہ سے باغی ہوکر سیریا کی بادشاہ کی اطاعت کرنا اور اُسکا طریقہ عمل**

حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے دوسو انیس برس پہلے سے لے کے دوسو سولہ برس پہلے تک سریا کے پادشاہ انیٹاکس نے مصر کے پادشاہ طالمی چہارم سے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے دوسو تین برس پہلے سے لے کے ایک سو ستانوے برس پہلے تک طالمی پنجم سے لڑائی کی اس سبب سے یہودیونکو طرح طرح کی تکلیف ہوئی آخر لڑائی مین اونہون نے مصر کے بادشاہ سے باغی ہوکر سریا کے

بادشاہ کی تابعداری اختیار کی پہلے ہی اوس نے اُس کی بہت خبرداری کی اور لونکی مسجد اور دینی رسمون کی نگہبانی کے لیئے دو ایک فرمان جاری کئے بلکہ اپنے خزانہ سے اس کام کے انجام دینے کے لیئے ایک بڑا سالیانہ مقرر کیا۔

| سلوکس اور اینٹاکس کا یہودا کی ساتہہ برا طرز عمل |
|---|

لیکن اوسکے جانشین سلوکس چہارم نے اوسکو موقوف کرکے مسجد کے لوٹنے کا ارادہ کیا پر کسی سبب سے رک گیا اوسکے جانشین انٹیاکس چہارم نے سردار امام کا عہدہ روپیہ کے واسطے بیچ کر یہودیونکو یہانتک ناراض کیا کہ اونہون نے اوسکے سپہ سالار کو مسجد کے خزانہ مین مار ڈالا پہر بادشاہ نے بائیس ہزار آدمی کی فوج بہیجکر حکم دیا کہ شہر مین جاکر ہر ایک کو قتل کرین۔

| اینٹاکس کی بنی اسرائیل پر ظالم |
|---|

پادری اگستس نے اوس کے احوال مین لکہا ہے کہ اون لوگون کے عقیدے مین اوباشی اور نشہ بازی کا دیوتا بکس تہا جس روز اسکی ضیافت کی جاتی تہی عشق پیچان کے پتے لیکر اوس کے نشان کے واسطے پہنے کو اور اوسکی پوجا کے تیوہار مین ملنے کو یہودیون پر جبر کیا اور اسپر بہی جبر کیا کہ بتون کو پوجا اور انٹیوکس کی پیدایش کے دن سور کا گوشت کہا وے جو اونکے نزدیک ناپاک کہانا تہا اور اگر کوئی ان باتون سے انکار کرے تو اوسکی گردن ماری جاوے شہر مین دو عورتین تہین اونہون نے اپنے لڑکون کو اللہ کی بندگی کے لیئے خاص کردیا تہا اُن ظالمون نے لڑکون کو اونکی ماؤن کے گلون پر باندہ کر اُنہین شہر کی سڑکون مین لے گئے اور شہر پناہ تک پہونچکر اونہین اور اون سب کو جو اونکے شریک تہے گرادیا الیعزر ایک بڑے بوڑہے عالم تہے اونہون نے ناپاک چیز کہانے سے انکار کیا لوگ اونہین دہمکانے لگے اونہون نے کسی طرح نہ مانا تب کہا اپنا کہانا لاکر ہمارے ساتہہ کہاؤ تاکہ لوگ سمجہین کہ تم نے حرام کہانا کہایا یہ سمجہکر لوگ کہا وین اُس بزرگ نے یہ بہی نہ مانا کافرون نے اونکو مار ڈالا ایک عورت تہی جسکے سات بیٹے تہے اونہون نے سور کا گوشت اور بتون کا

کہا مانا کہ یاد گرفتار ہوئی پہلے بڑا بیٹا شکنجے مین کھینچا گیا اسپر بہی اوسنے نہ مانا تب وہ مار ڈالا گیا
اور دوسرا بیٹا بہی قتل کیا گیا مرتے وقت اوس نے کہا کہ تو ظلم سے ہماری جان لیتا ہے لیکن
وہ جسکی شریعت مانکر ہم اپنی جان دیتے ہین دریغ نہین کرتے وہ ہمین ہمیشہ کی زندگی بخشیگا۔
تیسرا جب قتل ہونے لگا تب کہنے لگا کہ یہہ بہتر ہے کہ ہم مارے جاوین اور اللہ جو ہمین اوٹھاویگا
اوسپر بہروسا رکہین چوتہے نے کہا تو اس دنیا مین قدرت والا ہے لیکن تو فنا ہونیوالا ہے
یہہ نہ سمجہنا کہ اللہ نے ہماری قوم کو چہوڑ دیا اُس مان کا حال یہہ ہوا کہ اپنے ساتون بیٹون کو ایک دن مین
قتل ہوتے دیکہکر اللہ پر بہروسا رکہکر مطمئن رہی جب اوسکا بیٹا چہوٹا شکنجے مین کھینچا جاتا تھا
قتل کرنیوالون نے اُس سے وعدہ کیا کہ اگر اپنے دین کو چہوڑ دیگا تو بڑا انعام پاویگا
اوسکی مان نے کہا کہ بیٹے اس ظالم سے خوف نہ کر اور اطمینان کے ساتھہ اپنے بہائیون کی طرح
مرنا قبول کر کہ مین اون کے ساتھہ تجہے بہی ہمیشہ کی نیک بختی مین پاؤن آخر کو وہ مان بہی قتل کی گئی
اسی طرح بہتیرون نے تکلیف اور مصیبت اوٹھائی لیکن اللہ نے اپنے لوگو نہ چہوڑا۔

**انٹیوکس کے ظلم سے بچانے کیلیے یہوواہ کا ظہور اور یہوداہ کی کامیابی**

اُن کے لئے ایک چہوڑانیوالا یعنی یہوواہ ظاہر کیا سید منصور علیصاحب
دہلوی نے تاریخ بیت المقدس مین تفسیر ڈوایلی کی دوسری جلد کے
صفحہ ۴۹ و صفحہ ۱۰۱ سے نقل کیا ہے کہ ایک بوڑہا کاہن جسکا نام متانیاس تہا اپنے پانچ بیٹون سمیت
اس ظلم کے باعث سے یروشلم کو چہوڑکر شہرودن کو گیا انٹیوکس کے ایک عہدہ دار نے جسکا
نام اپل لیس تہا اوسکا تعاقب کیا تہا کہ بادشاہ کے حکم کی زبردستی تعمیل کرواوے اپل لیس نے
متانیاس سے بڑی عزت کا وعدہ کیا اور بت پرستی پر راضی کرنا چاہا اور اوس نے اُس وعدے
کو رد کیا اور جو یہودی بت پوجنے کو چلنے لگا اوسکو قتل کیا پھر اوسنے اپنے بیٹون کے ساتھہ
بادشاہ کے اُس کارندے پر حملہ کرکے اوسے اور اوسکے سب ہمراہیون کو قتل کیا اور بتون اور
قربان گاہون کو توڑکر پہاڑون کی طرف چلا گیا جب بہت یہودی جو اپنے دین پر قایم تہی

اُسکے ساتھہ ہوے تب یہودیہ مین سے جاکر سب شہرون مین سے بتون کی قربان گاہون کو توڑا یا اور بتون کے نگہبانون کو اور وہین سے چھپکر ہوے یہودیون کو قتل کیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ایک سو سرسٹھہ برس پہلے سچے خدا کی عبادت پھر جاری کی اسکے دوسرے سال متاتیاس مر گئے اور اون کا بیٹا یہودا جس کا خطاب مکابیوس تہا اون کا جانشین ہوا اور بہت لوگ جو اللہ کی شریعت پر سرگرم تھے اوسکی فوج مین شامل ہوے وہ انٹیوکس کے کئی بڑے لشکرون کو شکست دے کر شہر یروسلم پر قابض ہوا اور مسجد کو پاک کر کے اللہ کی عبادت کو نئے سرے سے جاری کیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ایک سو چونسٹھہ برس پہلے اینٹوکس مر گیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ایک سو اکسٹھہ برس پہلے یہودا لڑائی مین قتل ہوا پادری اگستس لکھتے ہین کہ جب یہودا نے اپنے رفیقون کو بھاگتے دیکھا تب دل شکستہ ہوا۔ اکثرون نے اُسکو بھاگنے کی صلاح دی لیکن اس نے کہا کہ کبھی ایسا نہ ہوگا کہ مین اپنی پیٹھہ دشمنون کو دکھاؤن آخر وہ لڑائی مین مارا گیا۔

**یہودا کی شہادت کے بعد یونتان برادر یہودا امام بہی ہوا اور حاکم بہی لیکن فریباً قتل کیا گیا۔**

پادری بٹھہ صاحب کی مفتاح الکتاب کے صفحہ ایک سو چھتیس اور ایک سو سینتیس مین درج ہے کہ چونکہ سردار امام جسکا نام اونیاس تہا مصر مین چلا گیا تہا یونتان نے جو یہودا کا بہائی تہا یروسلم مین حکومت اور امامت پائی اور رومیون کے ساتھہ قول و اقرار کیا جب تروفون جو سریا یعنی شام کے تخت پر زبردستی سے بیٹھا تہا اوس کی دغابازی سے یونتان قتل ہوا۔

**یونتان کا شمعون قایم مقام ہوا**

حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ایک سو چالیس برس پہلے شمعون اُسکا جانشین ہوا اوس نے یروسلم کا بندوبست کر کے یہودیون کو غیر قومونکی حکومت سے آزاد کیا پہر حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ایک سو پینتیس برس پہلے اُسکے

داماد نے اوسکو قتل کیا

**شمعون کے بعد ہرکانس جانشین ہوا**

اوسکے بعد اوسکا بیٹا ہیرکانس حاکم اور سردار امام ہوا اور ادومیون کو زبردستی یہودیون کے دین مین لایا اور رومیون کے ساتھہ نئے سرے سے قول و قرار باندھا آخر اپنے بیٹے ارسطوبولس کو حکومت اور امامت مین جانشین کرکے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ایک سو سات برس پہلے مرگیا۔

**ارسطوبولس جانشین ہیرکانس نے بنی اسرائیل مین سلطنت قایم کی**

اوس نے یہودیہ مین اگلے زمانہ کے موافق پھر پادشاہت قایم کی اوسکے مرنے کے بعد اوسکا بیٹا سکندر جن نیوس تخت نشین ہوا اوس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ستانوے برس پہلے فلسطیون پر جبر کرکے دین یہود کا اقرار کروایا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے اُناسی برس پہلے مرگیا اور جب ارسطوبولس نے اپنے بڑے بھائی ہرکانس کے برخلاف رومیون سے مدد چاہی تب

**پمپیوس رومی کی شرارت اور توہین بیت المقدس اور جنگ یروشلم کی تباہی**

پمپیوس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ترسٹھہ برس پہلے ہرکانس کو تخت پر بٹھایا لیکن یہودیہ کو رومی پادشاہت کا ایک خراجی صوبہ ٹھہرایا بلکہ اپنے عہدہ دارون سمیت قدس الاقداس مین داخل ہونے سے اوس کی بے عزتی کی آفتاب صداقت مین درج ہے کہ شہر پناہ کو گرادیا اور اس لڑائی مین بارہ ہزار قتل ہوئے۔

**پامپی کے زمانہ سے اُنٹگونس کی یروشلم پر قابض ہونے اور اوس کے ختم حکومت تک کے حالات**

اُس کے بعد پامپی نے مسجد کے ساری سامان کو بچا کر موافق دستور کے عبادت بجالانے کا حکم دیا پھر جولیوس قیصر کے وسیلہ سے انطیپتر ادومی تمام ملک یہود کا رومیونکی طرف سے حاکم ہوا اور اُس کے تحت مین ہرکانس یہودیون کا اور شہر یروشلم کا حاکم اور سردار امام تھا حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے چالیس برس پہلے انطیپتر مرگیا اوسکا بیٹا ہیرودیس سریا اور جلیل کا حاکم ہوا

اُن دنون مین انٹگونس یہودیون کا پادشاہ اور سردار امام تہا وہ ہیرودیس کے برخلاف ہوا یہانتک کہ وہ شہر روم مین بہاگ گیا وہان وہ یہودیون کا بادشاہ ٹہیرا گیا لیکن اپنے تخت کے لئے انٹگونس سے تین برس تک لڑا آخر یروسلم کو گہیر لیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے چونتیس برس پہلے اوس پر قبضہ کیا اور مرئمنی یہودن سے بیاہ کیا اور یہودیون کے خوش کرنے کے لئے مسجد کی بڑی آرائش کی اودمی لوگ مدت سے دین یہود کے مرید ہو گئے تہے تاہم یہہ بادشاہ چونکہ سنگدل اور ظالم تہا یہودی اُس سے ناخوش تہے اُس نے اپنی جورو اور اوسکے دادا اور ہان اور بہائیون کو بلکہ اپنے بیٹون کو بہی قتل کیا اُس نے اپنے مرتے وقت یہودیون کے بزرگون کو شہر اریحا مین بلایا اور بہن اور بہنوئی کو کہا کہ مین جانتا ہون کہ یہودی لوگ میرے مرنے سے بہت خوش ہونگے جب مین مرون تو ان سبہون کو قتل کیجیو تو میرے مرنے پر ملک یہودا مین بڑا ماتم اور نوحہ ہوگا یہہ حکم پورا نہین ہوا۔

**حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کی ولادت اور ایک کی شہادت دوسرے کا رفع سما**

۳۷۹ ہبوط مین الیبات اوس بشارت کے بموجب حاملہ ہوئین جو حضرت زکریا کو جبرئیل علیہ السلام نے حضرت یحییٰ علیہ السلام کے پیدا ہونے سے متعلق بیت المقدس مین دی تہی اور اوسی کے قریب زمانہ مین حضرت مریم علیہا السلام کے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور اونہون نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت دی۔ اور الیبات کے ہان بہی بیٹا ہونیکا ذکر کیا! ورکہا اُنہین حاملہ ہوکر چہٹا مہینہ ہے جسکے بعد حضرت مریم حضرت ذکریا کے ہان گئین اور الیبات کو سلام کیا۔ آپ کے سلام کے ساتہہ اونکی پیٹ مین بچہ اوچہل پڑا اور الیبات روح القدس سے بہر گئین اور اونہون نے زور سے پکار کے کہا کہ (تو عورتون مین مبارک ہے اور تیری پیٹ کا پہل مبارک ہے) میرے خداوند کی ماں مجہہ پاس آئی دیکہہ تیری سلام کی آواز جو نہین میرے کان تک پہونچی میرے پیٹ مین بچہ خوشی سے اوچہل پڑا۔ حضرت مریم علیہا السلام نے خداوند کی

محمدکی اور اُسکی کرامت کاشکر کیا۔ غرض الیبات کے ہان فرزند پیدا ہوا جو حضرت یحییٰ علیہ السلام تھے
یہہ واقعہ قیصر اگسٹس کے تخت نشینی کے پچیسوین سال کے اخیر کا ہے اسکے بعد حضرت مریم
علیہا السلام کے بطن سے حضرت عیسٰی علیہ السلام ۲۶ سنہ جلوس قیصر اگسٹس مین پیدا ہوے
طبریوس قیصر کے پادشاہت کے پندرہوین برس حضرت یحییٰ علیہ السلام پر خدا کا کلام بیابان مین
پہونچا اور اونہون نے توبہ کی بپتسمہ کی منادی شروع کی اور کچھ عرصہ تک آپ لوگون سے توبہ کراتے
رہے اور اونہین نہاردان مین بپتسمہ دیتے رہے مگر ہیرودیس حاکم نے اپنے بھائی فیلیوس
کی جورو ہیرودیاس کے تعلق کے سبب سے اور نیز اون تمام بدیون کی وجہ سے
جو ہیرودس نے کین حضرت یحییٰ علیہ السلام سے ملامت او ٹھاکر سب سے
زیادہ یہہ کیا کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام کو قید کردیا۔ اور بالاخر اونہین قتل کرایا۔ اس طور پر آپ
شہید ہوے آپ کے گرفتار ہونے سے قبل حضرت عیسٰی علیہ السلام بھی آپ کے پاس
بپتسمہ پانیکے لئے آئے ہرچند آپ نے منع کیا اور کہا کہ مین تجھسے بپتسمہ پانے کا محتاج ہون
اور تو میرے پاس آیا ہے مگر آپ نے نہ مانا تب حضرت یحییٰ علیہ السلام نے آپ کو بپتسمہ
دیا جوہین آپ نہاردن سے باہر نکلے کہ روح القدس آپ پر نازل ہوا۔ غرض حضرت یحییٰ
علیہ السلام کے قید ہوجانے کے بعد سے حضرت عیسٰی علیہ السلام نے توبہ کے لئے منادی
شروع کی تاآنکہ آپ کی عمر (۳۳) سال کی ہوئی اور یہودیون نے آپ کو بھی قتل کرانیکا انتظام کیا
خداوند کریم نے آپ کو آسمان پر اوٹھالیا۔

**حضرت یحییٰ عم کی شہادت اور حضرت عیسٰی رفع سماء کے بعد سے طیطس رومی کی سلطنت کے اختتام تک کے حالات۔**

(۱۷) محمد ابن اسحاق رح جنہون نے بعض اصحاب کو بھی دیکھا ہے اونکی کتاب سے امام محی السنۃ بغوی رح تفسیر معالم التنزیل مین نقل کرتے ہین کہ جب حضرت عیسٰی علیہ السلام کو اللہ نے
اوٹھالیا اور حضرت یحییٰ علیہ السلام کو کافرون نے شہید کیا۔

خرودوس کا یروسلم پر چڑہنا اور قتل اہل یروسلم کے حالات

اللہ نے اونکے اوپر بابل کا ایک بادشاہ بہیجا جس کا نام خرودوس تہا وہ بادشاہ بابل کے لوگون کو لے کر آیا ملک شام مین داخل ہوا جب وہ ان لوگون پر غالب ہوا اُسکے لشکر کا ایک سردار جو بیورزازان کہلاتا تہا اُس سے بادشاہ نے کہا مین نے اپنے ٹہاکر کی قسم کہائی ہے کہ اگر اہل بیت المقدس پر موقعہ ملے تو بیشک اُن کو قتل کرونگا تا آنکہ اُن کا خون میرے لشکر مین بہہ کر پہونچے اوس نے اُس سردار کو حکم دیا کہ توجا کر قتل کر وہ سردار بیت المقدس مین داخل ہوا اور جس مکان مین یہودی لوگ قربانیان کرتے تہے وہان کہڑا ہوا وہان دیکہا کہ ایک خون اُبل رہا ہے اُس خون کا حال یہودیون سے پوچہا کہ یہہ خون کیون جوش مین ہے مجہہ کو اس سے مطلع کرو اونہون نے جواب دیا کہ یہ خون ایک قربانی کا ہے جو ہم نے چڑہائی تہی وہ قبول نہین ہوئی اس باعث سے خون جوش کر رہا ہے اوس نے کہا تم نے مجہہ سے سچ نہین کہا اُس سردار نے اُس خون کے اوپر سات سو ستر شخص اون کے رئیسون مین سے ذبح کئے پہر بہی وہ خون نہ تہما پہر اوس نے سات ہزار بوڑہے اور عورتین اُس خون پر ذبح کین پہر بہی وہ خون نہ تہما اوس نے پہر کہا کہ تم مجہہ سے سچ کہو اور اپنے رب کے حکم پر صبر کرو اور اگر سچ نہ کہو گے تو مین سب کو قتل کرونگا تب یہودیون نے کہا یہہ خون ایک نبی کا ہے جو ہمکو بہت کامون سے منع کرتے تہے جن کامون پر اللہ کا غضب ہے اگر ہم اُن کا کہنا مانتے تو ہمارے لئے بہت بہتر تہا اور وہ ہم کو تمہارے آنے کی اس مصیبت کی خبر دیتے تہے ہم نے اونکو سچا نہ جانا اور اونکو قتل کیا یہہ اونکا خون ہے اُس نے پوچہا اُنکا کیا نام تہا وہ بولے یحییٰ بن ذکریا تب اُس نے کہا اب تم نے مجہہ سے سچ کہا ایسی باتون کا تمہارے رب نے تم سے بدلہ لیا ہے اس سردار نے سجدہ کیا اور لوگون سے کہا شہر کے دروازے بند کردو اور خرودوس کے لشکر کے جتنے لوگ یہان ہین سب کو نکال دو اوس نے فقط قوم اسرائیل کو رہنے دیا اور اپنے لشکر والون کو نکال دیا اور کہا اے یحییٰ بن ذکریا میرا

اور آپ کا رب جانتا ہے جو آپ کی قوم پر آپ کے باعث سے گذرا اور اون مین کے اسقدر قتل ہوے پس اپنے رب کے حکم سے اس خون کو تہمائے نہین تو مین آپ کی قوم مین سے کسی کو باقی نہین رکہونگا تب اللہ کے حکم سے وہ خون تہمگیا اور اُس سوار نے قتل کرنا موقوف کیا اور کہا کہ مین ایمان لایا اُس دین پر جس پر اسرائیلی لوگ ایمان لائے ہین اب مجہے یقین ہوا کہ اللہ کے سوا کوئی مالک نہین ہے اور اسرائیلیون سے کہا کہ خرودس نے مجکو حکم دیا ہے کہ تم کو یہانتک قتل کرون کہ تمہارا خون اوس کے لشکر تک پہونچے اور مین اوس کے برخلاف نہین کرسکتا وہ بولے جو تجہ کو حکم ہے وہ توکر اُس نے کہا ایک خندق کہودو خندق کہودی گئی اور گہوڑے اور خچر اور گدہے اور اونٹ اور گائین اور بکریان ذبح ہوئین یہانتک کہ خون لشکر تک پہونچا اور بادشاہ نے کہلا بہیجا کہ قتل موقوف کرو پہر خرودس بابل کی طرف چلا گیا۔

**ملک شام پر رومیون اور یونانیون کا تسلط اور طیطیوس رومی کا یہود پر ظلم**

پہر ملک شام کی حکومت رومیون اور یونانیون نے لے لی مگر یہہ کہ کچہہ اسرائیلی لوگون کی پہر کثرت ہوئی اور اونکی ریاست بیت المقدس اور اوسکے اطراف مین رہی مگر اُن مین بادشاہت نہ تہی جب اونہون نے پہر شرارت کے کام کئے پہر اللہ نے اون پر طیطیوس رومی کو متوجہ کردیا اُس نے ان کے شہر اوجاڑ ے اور اونکو وہان سے نکال دیا اور اللہ نے یہودیون سے بادشاہت اور ریاست چہین لی اور اونکو سخت ذلیل اور خوار کیا۔

**بیت المقدس کا حضرت عمر رضہ کے زمانہ تک ویران رہنا اور اُسکے متعلق حالات**

بیت المقدس حضرت عمر رضہ کے وقت تک ویران رہا پہر حضرت عمر رضہ کے مسلمانون نے اوسکو آباد کیا یہہ قصہ بابل کے بادشاہ کا ابن اثیر جزری رحہ نے بہی ابن اسحاق کی کتاب سے نقل کیا ہے اور بادشاہ کا نام جودرس لکہا ہے اور جہان اُن بادشاہون کا ذکر کیا ہے جو حضرت سکندر ذوالقرنین علیہ السلام کے بعد بابل کے حاکم تہے وہان لکہا ہے کہ علما نے اس مین اختلاف کیا ہے کہ حضرت

سکندر کے بعد عراق کا بادشاہ کون ہوا اور وہ گروہ بادشاہون کا جو ملک بابل کے حاکم ہوئے تھے یعنی شہر مین ایک جدا بادشاہ تہا وہ بادشاہ کتنے تھے ہشام بن کلبی وغیرہ نے لکھا ہے کہ حضرت سکندر کے بعد بلاقس سلبقیس بادشاہ ہوا پہر انطیخس بادشاہ ہوا جس نے شہر انطاکیہ بنایا پہر لکھا ہے کہ انہین بادشاہون کے قبضہ مین کوفہ کا ضلع چون برس رہا پہر اشک جو دارا کی نسل مین تہا اُس مین اور انطیخس مین لڑائی ہوئی انطیخس مارا گیا اور اشک کوفہ کے ضلع کا حاکم ہوا اور موصل سے رے اور اصفہان تک اسکی حکومت تھی اسکے بعد اسکا بیٹا سابور بادشاہ ہوا پہر سابور کے بعد جودرز اشکان بادشاہ ہوا یہہ وہی ہے جو اسرائیلیون سے دوسری بار لڑا جب اونہون نے حضرت یحیٰی علیہ السلام کو شہید کیا

**دوسری دفعہ مسجد بیت المقدس کا طیطس رومی کا منہدم کرنا اور اہل یروسلم کا قتل**

لب التواریخ جو سکندر فریزر سیلٹر کی جمع کی ہوئی ہے اور جسکا اُردو ترجمہ کلکتہ مین طبع ہوا ہے اُس مین لکھا ہے کہ یہودی لوگ چھوٹی چھوٹی باتون پر بغاوت پر کمر باندہتے تھے یزونی وسپاشین کو روانہ کیا کہ اون کو مطیع کرے جون ہی اُس نے چاہا کہ یروسلم کو گہیرے۔ روم سے اسکی طلبی ہوئی تاکہ سلطنت کو سنبہالے اور وہ چلا گیا اور اپنے بیٹے طیطس کو یروسلم کے گہیرنے کے لئے بہیجا یہہ واقعہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر اوٹہا لئے جانیکے چالیسوین سال کا ہے) پادری پناکس نے تاریخ روم مین لکھا ہے کہ طیطس نے شہر کے گہیرنیکے پانچ دن بعد شہر پناہ کی دوسری دیوار توڑ ڈالی اور گرد نواح کے درخت کٹوا ڈالے بعد اسکے یوسیفس کو بہیجا کہ یہودیون کو جاکر سمجہا دے یوسیفس یہودی نے اُنکے سمجہانے مین بہت گفتگو کی اور اپنی ساری خوش بیانی صرف کر ڈالی مگر یہودیون کو کچہہ اثر نہ ہوا بادشاہ سے صلح کرنے پر راضی نہ ہوئے اور باغی ہونیسے اور سرکشی سے باز نہ آئے۔ یہودیون کے دل مین تو یہہ جم گیا تہا کہ ہم خدا پرست ہین اللہ ہماری طرف ہے رومی بت پرست ہم پر غلبہ نہ کرسکین گے یہ نہ سمجہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی

دشمنی کے باعث سے اللہ کا غضب نازل ہو رہا ہے غرض پانچ دن کے عرصہ مین فوج شہر کے
اندر داخل ہو گئی اور کشت و خون کی آگ بھڑکی اس مصیبت کا بیان یہود اور نصاری کی کتابون مین
بہت طویل ہے یہی یہودی یوسیفس جو اس لڑائی مین موجود تھا اس نے اپنی کتاب مین اس مصیبت
کا بہت کچھ بیان لکھا ہے متی کی انجیل کے چوبیسوین باب مین حضرت عیسی علیہ السلام نے
جب اس ویرانی کی خبر دی تھی پہلے فرمایا تھا کہ بہتیرے میرے نام پر آوینگے اور کہین گے مین
مسیح ہون اور بہتون کو گمراہ کرینگے اور قوم قوم پر اور بادشاہت بادشاہت پر چڑہے گی اور کال اور
اور وبائین اور جگہ جگہ زلزلے ہون گے اور بہت جھوٹے نبی اٹھین گے اور بہتون کو گمراہ کرینگے
پادری اسکاٹ انجیل مرقس کی اُردو تفسیر مین لکھتے ہین کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے بارہ برس
بعد ایک مصری نے نبی ہونے کا دعوی کیا اُسکے تیس ہزار آدمی تابع ہو گئے اسکا ذکر رسالہ
اعمال کے اکیسوین باب کی اڑتیسوین آیت مین ہے کہ اُس مصری نے فساد اوٹھا کر چار ہزار
ڈاکوون کو جنگل مین لے گیا تھو داس ایک جھوٹے آدمی نے مسیح ہونیکا دعوی کیا جس کا
ذکر یوسیفس مورخ نے اس طرح پر کیا ہے کہ یہودیون مین سے بہتون کو گمراہ کیا فلیکس حاکم
کے علاقہ مین نیرو پادشاہ کے وقت مین ایسے مکارون کی اتنی کثرت ہوئی کہ ہر روز کوئی نہ کوئی
پکڑا جاتا تھا اور قتل ہوتا تھا جھوٹے عیسائیون مین سے دو ستہیس نے کہا کہ مین وہی نبی یعنی
مسیح ہون جسکی موسی نے خبر دی تھی اگسیپس نے لکھا ہے کہ اکثر جھوٹے مسیح آگئے پادری
مریک صاحب کشف الآثار مین یوسیفس کی تاریخ سے نقل کرتے ہین کہ اس مصیبت سے
پہلے یہودیون مین آپس مین بڑی بڑی لڑائیان ہوئین قیصریہ شہر مین یہودیون اور صوریونین
پادشاہت کی بابت لڑائی ہوئی ملک شام کے ہر ہر شہر مین دو لشکر ہو گئے اور بہت لوگ قتل
ہوئے اور اسکندریہ مین تقریباً پچاس ہزار آدمی اور دمشق مین دس ہزار آدمی قتل ہوے اور
رومیون کے ملک اٹیالی مین دو برس کے اندر چار حاکم قتل ہوئے قلعہ دیوس کی پادشاہت

مین کئی بار قحط پڑا اور یہودیہ کے ملک مین برسون تلک سخت قحط رہا اوسکے بعد طاعون کی بلا
آئی اسی بادشاہ کے وقت مین شہر روم اکمیہ اور فریت کے ٹاپو مین بہونچال آئے اور
نیرو کی بادشاہت مین کمپنیہ اور لاودیکیہ مین زلزلہ آیا اور شہر ہیرلیس اور کلسی زلزلہ سے ویران ہوئے
پادری اسکاٹ لکھتے ہین کہ اس زمانہ مین شہر روم مین دو مرتبہ زلزلہ آیا اور یروسلم مین بہی سخت
زلزلے بڑے زور و شور سے بجلی اور گرج اور سخت آندہی کے ساتہہ آئے یوسیفس لکہتے
ہین کہ جب وسپاشیان سردار نے ارادہ اون شہرون کا کیا حضرت عیسٰی علیہ السلام کے
سب لوگ شہر پلّہ کی طرف بہاگ گئے اور یہودی ہر طرف سے یروسلم مین جمع ہوئے
تہے تاکہ عید فسح کرین باہر کے دشمن ہنوز نہین آئے تہے کہ آپس مین لڑائی ہوگئی ہزارون
آدمی اپنے بہائیون کے ہاتہون قتل ہوئے اور رومیون سے صلح کی کوئی شرط قبول
نہ کی اور شہر سے کسی کو بہاگنے نہ دیا رومیون کے آٹھہ ہزار لشکر نے اونکو گہیر لیا اور لوگون
کو قتل کیا اور مسجد مین آگ لگادی یہودی اس حال کو دیکہہ کر بلند آوازون سے چلاّئے۔
ان مین سے دس ہزار قتل ہوئے اور چہہ ہزار مسجد مین آگ سے جل گئے رومیون نے
بہتون کو قتل کیا۔ پہر تلوار کو میان مین کر لیا اور گہرون مین آگ لگادی شہر مین ہر جگہہ پر آگ
لگی اور ہر طرف شعلے بلند ہوئے اور یروسلم مین ٹیلے ٹیلے ہوگئے اور مسجد کا پہاڑ اونچا جنگل
ہوگیا یروسلم مین اوسکے آس پاس پانچ مہینے کی مدت مین دشمنون سے اور قحط اور وبا سے
گیارہ لاکہہ آدمی ضایع ہوئے یوسیفس لکہتے ہین کہ جس طرح سے یہودیون پر ایسا غذاب
آیا کسی پر نہ آیا ہوگا ویسا ہی اونہون نے گناہ بہی ویسے ہی کئے جو کسی نے نہ کئے ہون
گے طیطس رومی نے حکم دیا کہ سارا شہر بنیاد سے اکہیڑا جاوے اوسکے لوگون نے مسجد کو
اور قربانی کے مقام کو اور شہر کی دیوارون کو بنیاد سے گرادیا اور خوب کہدوایا تاکہ یہودیون نے
جو خزانے گاڑ رکہے تہے وہ مل جاوین فقط تین برج اور قلعے کی دیوار کا ایک حصہ شہر کی

نشانی کے لئے چھوڑ دیا بعد اس کے ایک شخص جسکا نام ترنطیس روفس تہا اس نے شہر کی جگہ کہیتی کی
پادری اسکاٹ انجیل کی اردو تفسیر مین لکھتے ہین کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے جو فرمایا تھا کہ
یہان ایک پتہر پہ پتہر نہ چہوٹے گا جو گرایا نہ جائیگا یہ خبر حرف بحرف پوری ہوئی تو بہی گویا یہ نشان
یہودیون کے واسطے رہا کہ اون پر رحم ہوگا کہہ پتہر اس مسجد کے جسکو حضرت سلیمان علیہ السلام نے
بنایا نیو مین چہوٹ گئے تہے یوسیفس کے لکہنے کے موافق شہر کی ویرانی سے اول اور بعد
تیرہ لاکہہ آدمی ضایع ہوئے اور ستانوے ہزار آدمی قید ہوکر غلامون کی طرح بیچے گئے رومیون نے
شہر نکو ویران کیا اور لوٹ لیا اور یہودیون کو ملک یہودیہ سے نکال دیا اور وہ سب ملکون مین
تتر بتر ہوگئے ساٹھہ برس کے قریب گذرے تہے کہ یہودی پہر جمع ہوکر رومیون سے
لڑنے آئے دو برس تک لڑے اسی ہزار پانچ سو یہودی قتل ہوئے اور بڑی شکست
کہا کر اپنے ملک سے نکالے گئے اور اونکے پچاس مضبوط قلعہ ڈہا دئے گئے اور شہر جلا دئے گئے
پادری ولیم میور صاحب تاریخ کلیسیا مین لکھتے ہین کہ جب رومی لشکر نے یہودیہ کو خالی کیا
تب بہت عیسائی یروسلم مین پہر آئے اگرچہ مسجد اس مین باقی نہین رہی تہی تو بہی اس کو
پاک مقام جانتے تہے یہ وہ دوسری ویرانی شہر یروسلم اور مسجد بیت المقدس کی ہے جس کی
خبر اللہ نے باربار حضرت اشعیا علیہ السلام کے صحیفہ مین دی تہی پہر جب پہلی ویرانی بخت نصر
کے ہاتھہ سے ہو چکی تب پہر اس دوسری ویرانی کی خبر کتاب دانیال علیہ السلام کی نوین باب مین اور حضرت ذکریا کی چودہوین
باب مین اور متی کی انجیل کے چوبیسوین باب مین دی تہی اور عیسائیون سے فرمایا تہا کہ جب
یروسلم پر فوجین آوین تم وہان سے بہاگ جانا اس حکم کے موافق جس وقت دیاشیان
فوجین لے کر آیا اور اپنی بادشاہت کا بند و بست کرنیکے لئے پہر روم کی طرف پلٹ گیا
اوسوقت عیسائی لوگ فرصت پا کر شہر پلہ کی طرف چلے گئے سب بے ایمان یہودیون کو حضرت
عیسی اور عیسائیون کی دشمنی کی سزا مین اللہ نے بت پرستون کے ہاتہون قتل کروایا۔

لب التواریخ مین درج ہے کہ وسپاشیان نے سلطنت مین طیطس کو شریک کیا جسکے بعد سن اُناسی عیسوی مین مرگیا پہر طیطس بہی اپنے جلوس کے تیسرے سال مرگیا اسکا بہائی دومشیان سن اکاسی مین پادشاہ ہوا۔

| طیطس رومی کے بعد سے قسطنطین رومی کے وقت تک کے حالات |
|---|

(۱۸) لب التواریخ مین درج ہے کہ دومشیان بڑا ہی شریر اور بے مروت اور ظالم تہا سن چہیانوے عیسوی مین قتل ہوا پادری ولیم میور لکہتے ہین کہ اُسکے زمانہ مین بہت عیسائی قتل کیے گئے یا دور دور کے ٹاپوؤن مین قید کیے گئے دومشیان نے سنا کہ یہودا حواری کے دو نواسی ہین اور شاید یہ بہی دریافت کیا کہ یہودی لوگ اور بادشاہ کی راہ دیکہہ رہے ہین اور عیسائی کہتے ہین کہ مسیح کی ایک روحانی بادشاہت ہوگی دومشیان نے دونون کو یعنی یہودیون کو اور عیسائیون کو بلایا اور عیسائیون سے پوچہا کہ جس پادشاہ کے آنیکی راہ تم دیکہتے ہو اوسکی کیسی بادشاہت ہوگی عیسائیون نے کہا اُس کی پادشاہت اس دنیا کی سی نہین بلکہ آسمانی اور روحانی ہے جب اس دنیا کا زمانہ پورا ہوگا وہ جلال مین آویگا یہہ سن کے بادشاہ نے اونکو چہوڑ دیا لیکن عیسائیون کے حق مین وہی سخت حکم جاری رہا اس جگہہ ولیم میور نے حاشیہ پر لکہا ہے کہ یہودی لوگ جنہون نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نہ مانا وہ دوسرے مسیح کا انتظار کرتے تہے اور جانتے تہے کہ اُسکی ایک دنیوی بادشاہت ہوگی اس سبب سے اکثر وقت باغی ہو جاتے تہے اس ہی رومیون کو شک اور عداوت پیدا ہوتی تہی۔

لب التواریخ مین درج ہے کہ دومشیان سے سن چہیانوے مین دنیا کو نجات ملی اسکے بعد نروا پادشاہ ہوا اُس نے تراجن کو اپنا جانشین کیا نروا سولہ مہینے بادشاہت کرکے سن اٹہانوے مین مرگیا پہر تراجن سن ایک سو سترہ مین مرگیا۔

| اوریان رومی کی سلطنت اور بیت المقدس کا تبدیل نام |
|---|

یورپ کے لوگون نے اُسکے بہتیجے آوریان کو بادشاہ کیا پادری

ولیم میور نے تاریخ کلیسا مین لکہا ہے کہ ہیکل کے یعنی مسجد بیت المقدس کی ویرانی کے زمانہ مین آدریان قیصر نے ایک نئے شہر کی بنیاد ڈالی اور یروشلم کے نام سے نفرت کی اور شہر کا نام رومی زبان مین ایلیا قبطلیہ رکہا تاریخ کامل مین لکہا ہے کہ اُس نے اس شہر مین رومیون اور یونانیون کی ایک جماعت کو بسایا تاریخ کلیسا مین درج ہے کہ آدریان کی حکومت مین یہودیون نے

**اہل یہود کا برکوکب کو مسیح مان لینا اور رومیون سے بغاوت**

برکوکب نامی ایک شخص کو مسیح مان لیا اور اوس کے تحت مین رومیون سے پہر گئے مگر ملک یہودیہ کے عیسائیون نے بغاوت مین اوسکا ساتہہ نہ دیا اس باعث سے اس نے تمام عیسائیون کو جو اُسکے ہاتہہ لگے بڑی بے رحمی سے قتل کیا جب اُس مکار نے رومیون کے ہاتہہ سو شکست کہائی ساتہہ یہودیون کے دہوکہ مین بہت عیسائی بہی قتل ہوئے پادری اسکاٹ اردو تفسیر مین تحریر فرماتے ہین کہ اُسنے دعویٰ کیا کہ مین وہی مسیح ہون جسکی یہودی راہ دیکہ رہے ہین کچہہ کرامات بہی جادو کے زور سے اوس نے دکہلائی اور ہزارہا آدمی تابع ہو گئے یہانتک کہ تین اوستاد یہودیون کے اوس پر ایمان لائے اوس نے رومیون کی سلطنت پر حملہ کیا جس کے سبب سے کشت وخون ہوا بڑی بڑی لڑائیون کے بعد ایک لڑائی مین برکوکب اپنے ساتہہ والون سمیت مارا گیا کپتان ولیم رابرٹسن ایکین نے جو کتاب اہل اسلام کے خلاف لکہی ہے اور وہ لدہیانہ مین چہپی ہے اُسمین اس سچی بات کا اقرار کیا ہے کہ مسیح کے آنے کی دانیال نبی نے خبر دی تہی اور یہودی روز بروز اُسکی آمد آمد کے منتظر تہے جو اسرائیلیون کو روم کے پادشاہ کی تابعداری سے آزاد کر کے بے نہایت سربلندی بخشتی اسکا مطلب یہہ ہے کہ یہودی لوگ راہ دیکہتے تہے کہ وہ مسیح یعنی وہ پیغمبر آوین جو ہمکو رومیون کے ظلم سے چہڑاوین جن کی خبر حضرت دانیال علیہ السلام کی کتاب مین ہے اس خیال مین یہودیون نے برکوکب کو مان لیا تہا اور یہہ سمجہے تہے کہ وہ شخص یہی ہے آخر کو جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان والون کو رومیون کے ظلم سے چہڑایا

پادری مریک صاحب نے کشف الآثار مین لکھا ہے کہ آوریان نے حکم دیا کہ جو یہودی یروشلم مین داخل ہو اوسکو مارڈالو اور یہہ لوگ دور سے بھی اس شہر کو دیکھنے نہ پاوین۔

**انتونینس رومی کی سلطنت اور عیسائیون کا قتل اور ظلم عظیم۔**

لب التواریخ مین درج ہے کہ آوریان نے آخر عمر مین انتونینس کو جانشین کیا اور آوریان سنہ ایک سو اڑتیس عیسوی مین مرگیا

پادری ولیم میور لکھتے ہین کہ مرقس انتونیس نے اپنے سارے ملک مین انیس برس برابر عیسائیون کو ستایا مرقس ایک مشہور فلسفی حکیم تہا اور بت پرستی مین اور بیہودہ رسمون مین بڑا سخت تہا اوسکے عمل مین عیسائیون پر وہ مصیبتین پڑین کہ پہلی مصیبتین اونکے سامنے لاشے تہین اور رعایا حاکم دونون نے ظلم پر کمر باندہی آگے یہ حکم تہا کہ عیسائیون کو تلاش کرنا نہ چاہیئے لیکن اب سرکار کا یہہ حکم قطعی ہوا کہ اون کا کھوج لگاؤ جہان چہپے ہون وہان سے نکالو بت پرستون نے خیال کیا کہ عیسائی عذاب بہگتین گے تو اپنے دین سے منکر ہو جاوینگے اس لئے قتل کے حکم سے پہلے اُنہون نے عیسائیون کو شکنجے مین کہچوایا اور ایسے ایسے عذاب دیتے تہے کہ دیکھتے ہی مارے ڈر کے اونکی جان فنا ہو جاتی تہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ایک سو تیس برس بعد ازمرنہ کے عیسائیون نے بڑا عذاب اوٹہایا وہان کے عیسائیون نے اپنی آفت کا بیان چٹہی مین لکھکر سب عیسائیون پاس بہیجا اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ ازمرنہ کے بت پرست اُسوقت عیسائیون سے بہت دشمنی رکھتے تہے اور اونکو حاکمون کے سامنے کہینچ لیجاتے تہے اور جنگلی درندی کہاتے تہے اُس پر بہی اگر وہ مضبوط رہتے تہے تو قتل کا حکم ہوتا تہا پہاڑنے والے جانورون کے سامنے پہینکے جاتے تہے یا آگ مین جلائے جاتے تہے۔

**پولی کارپ کے قتل کئے جانے کی واقعات**

پولی کارپ جو جناب یوحنا حواری کے شاگرد تہے اونہون نے جب سنا کہ لوگ میری جان کے پیچہے پڑے ہین اونہون نے

چاہا کہ اسی شہر مین رہون اور اسد کی مرضی کی راہ دیکھون لوگون نے اونکی منت کی تب اونہون نے
بیرونجات مین ایک گہر مین پناہ لی اور عبادت مین مشغول ہوے جاسوسون نے خبر لگائی
فوجدار کے لوگ جا پہونچے پولی کارب اوسوقت کوٹھی پر تہے اگر چاہتے تو چہت کی
راہ سے بہاگ جاتے لیکن اونہون نے کہا کہ اسد کی مرضی پوری ہو یہہ کہکر باہر نکلے
اور گرفتار کرنے والون کے واسطے ماکولات و مشروبات موجود کر کے درخواست کی کہ
ایک گہنٹے کی مہلت دو کہ اکیلا جا کر دعا کرون پہر ایسی زاری اور عاجزی سے دعا مانگی
کہ دو گہنٹے اس مین گذر گئے اور بت پرستون کا بہی دل نرم ہوا پہر اونکو سوار کر کے
شہر کی طرف لے چلے اور رستے مین فوجدار اپنے باپ سمیت ملا اور پولی کارب کو اپنے
ساتھہ سواری پر چڑہا کر دوستی کی راہ سے کہنے لگا کہ قیصر کو اے رب کہنے مین اور اوسکے
پوجنے مین کیا گناہ ہے پولی کارب پہلے چپ ہو رہے جب بہت تنگ کیا تو فرمایا
کہ جس بات کی صلاح کرتے ہو مین نہ کرونگا تب اونکو سواری پر سے پہینک دیا اونکا پاون
زخمی ہوا جب صوبہ دار کے سامنے گئے وہ بولا بادشاہ کی قسم کہا اور عیسیٰ کو گالی دے
تو مین چہوڑ دونگا تب اونہون نے جواب دیا کہ چہیاسی برس مین نے عیسیٰ کی خدمت
کی اور سوائے نیکی کے اون سے کچہہ نہین پایا اب کس طرح اوسکو جو میرا مالک اور نجات دینے والا
ہے گالی دون صوبہ دار نے اونکو درندے جانورون سے اور آگ سے ڈرایا اور منادی
کروائی کہ پولی کارب نے اقرار کیا کہ مین عیسائی ہون یہہ سنکر یہودی اور بت پرستون کی
بڑی بہیڑ چلا اوٹہی کہ بد دینی کا سکہانیوالا یہی عیسائیون کا باپ دیوتاون کا دشمن ہے
جو اتنے لوگون کو دیوتاون کی پوجا اور سجدے سے بہکاتا ہے اوسکو شیرون سے پہڑوا و جب
شیر نہ ملے تب سبہون نے کہا کہ آگ مین جیتا ڈالدو پہر سبہون نے لکڑیان جمع کین اور
یہودیون نے بہی بڑی مستعدی سے مدد دی لوگون نے پولی کارب کو ستون سے باندہا

اور شکنین چڑہائین اوسوقت اوس نے اس طور سے دعا مانگی کہ اے رب خدا قادر مطلق اے باپ اپنے مبارک بیٹے مسیح کے کہ جسکی معرفت تیری پہچان ہمکو حاصل ہوئی ای خدا فرشتون اور ساری خلقت اور انسان اور مقدس ایمان والون کے آگے جو تیرے حضور مین رہتے ہین تیرا شکر کرتا ہون کہ تو نے مسیح کے پیالے مین شریک ہونیکے واسطے اپنے شہیدون مین سے مجھکو لائق ٹھیرایا جب یہہ کہہ چکا اونہون نے آگ مین ڈالا جب آگ سے تمام نہ ہوا تب برچہون سے اُسے قتل کیا - پولی کارپ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا کہا ہو تو اُنکا مطلب ہرگز اُس قسم کا بیٹا نہین تہا جیسے کہ دنیا مین انسانونکے بیٹے ہوتے ہین بلکہ اون کا مطلب یہہ تہا کہ خداوند عالم سب ارواحون کا مبدا ہے اس حیثیت سے وہ باپ ہے اور ارواح بشریہ بیٹے ہین جسکی دلیل یہہ ہے کہ انہون نے اقرار کیا کہ حضرت عیسی علیہ السلام کی معرفت اللہ کی پہچان ہم کو ملے یہہ کہہ کر اللہ سے دعا مانگی اور اوسیکا شکر کیا کہ یا اللہ تو نے مجہہ کو شہید ہونے مین حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتہہ شریک کیا جس سے ثابت ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا بندہ جانتے تہے ۔

**شہر لیونس اور روینہ مین عیسائیون پر ظلم عظیم**

پادری ولیم میور لکہتے ہین کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ایک سو چالیس برس بعد ملک فرانس کے شہر لیونس اور روینہ مین ظلم برپا ہونے لگا دہان کے لوگون کی عداوت اور غضب ازمرنہ والون کے برابر تہا اور اونکے حاکم بہی اُن مین شریک تہے یہانتک نوبت پہونچی کہ عیسائی لوگ جب باہر نکلتے تہے مارے جاتے تہے اور بیعزت کئے جاتے تہے اور اون مین جو زیادہ مشہور تہے گرفتار ہوکر حاکمون کے پاس کہینچے جاتے تہے اور قیدخانہ مین ڈالے جاتے تہے اُس ملک کے صوبہ دار نے چاہا کہ جو بت پرستون نے عیسائیون پر تہمتین لگائی ہین اُن باتون کا عیسائیون سے

اقرار لیوے اسواسطے اوس نے بڑی سخت سزا اور عذاب اُن پر کیا ایک عزت دار جوان
پاگتس نامی عدالت مین حاضر ہوا اور بولا کہ عیسائیون مین کچھ بُری بات نہین ہے صوبہ دار
نے پوچھا کہ تم عیسائی ہو اوس نے کہا ہان صوبہ دار نے اوسکو قید کیا پوتھینس لیونس کا
اسقف یعنی پادریون کا سردار نوے برس کی عمر اور ضعف اور بیماری سے کمزور تھا
اُس سے صوبہ دار نے پوچھا کہ عیسائیون کا خدا کون ہے اوس نے جواب دیا کہ تم اوسکو
جانتے اگر اوسکی پہچان کے لایق ٹھیرتے یہہ سُنکر جو عدالت مین تھے سب اوس پر
دوڑے اور قیدخانہ مین لے گئے وہ دو دن بعد وہان مر گیا قید جانے مین بھوک پیاس
سے چند آدمی مرے بعضون نے ڈر کے ایمان چھوڑا مگر اُنہین سے کتنے پھر مضبوط
ہوے بادشاہ کا حکم آیا کہ جو عیسائی دین سے انکار کرے اوسکو چھوڑ دو باقی کی گردن
مارو صوبہ دار نے رہائی کے ارادے سے اونکو بلایا اور جو ایمان سے منکر ہو گئے تھے
اُن مین سے بعضون نے پھر عیسائی ہونیکا اقرار کیا اُن مین جتنے رومی تھے وہ
تلوار سے قتل کیے گئے باقی جانورون سے پھڑوائے گئے اون مین ایک چھوکری
بلندینا نامی تھی اور ایک چھوکرا پنٹکس پندرہ برس کا تھا بت پرستون نے انکو بہت ڈانٹا
اور سب سزائین اونکو دکھلائین اونھون نے ایمان کو نہ چھوڑا وہ دونون جانورون
سے پھڑوائے گئے مردونکے جسم کے ٹکڑے جو جلانے سے بچ رہے اونھون نے
عیسائیون کو دفن کرنیکے لیے نہ دیئے اور کہا کہ دیوتون کے دشمنون کی چھوٹے سے
زمین ناپاک ہو گی اونکو دریا مین بہا دیا آخر کو اتنے عیسائی مارنے سے باقی رہ گئے کہ
لوگ اونکے قتل سے تھک گئے اور جو بچ رہے اونھون نے کچھ فرصت پائی ایک
بستی جو لیونس کے نزدیک تھی وہان کے لوگ ایک دن بہت دھوم دھام سے
کسی دیبی تیوہار کرتے تھے اور دیبی کی مورت رتھہ پر چڑھا کر بڑی بھیڑ کے ساتھہ لاتے تھے

چلتے تھے اور جس کے سامنے وہ مورت آجاتی تھی اوسکو گھٹنے ٹیک کر پوجنا ضرور پڑتا تھا
ایک جوان قوم اشراف مفرنیس نامی نے اوسکی پوجنے سے انکار کیا وہ گرفتار ہوکر کچہری مین
حاضر کیا گیا صوبہ دار نے پوچھا اس چال چلن سے تم عیسائیون معلوم ہوتے ہو جواب دیا کہ مین
عیسائی ہون اور سچے خدا سے جو آسمان پر حکومت کرتا ہے دعا مانگتا ہون لیکن بت اور دیوتون
سے دعا نہین مانگ سکتا ہون بلکہ مجکو اختیار رہتا تو اونہین ٹیک کر زمین مین چور چور کرتا اسپر وہ
قتل کے لایق ٹھیرایا گیا صوبہ دار نے بہت چاہا کہ اُس سے عیسائی دین کا انکار کروا کر
بچا وے اور نرمی اور گرمی سے اسکو سمجھایا اُسنے کسی طرح نہ مانا تو اوس کے سر کاٹنے کا حکم دیا
جب وہ قتل ہونے کو جاتا تھا تب اوسکی مان نے پکارا کہ اے بیٹا زندہ خدا کا اپنے
دل مین خیال قایم رکھہ شاباش اے بیٹا خوش اور مستعد ہوکر اوس پر جو اوپر حاکم ہے نظر رکھہ
تمہاری جان آج تم سے نہین لی جاتی ہے بلکہ اُس سے آج اچھا پاؤگے اے بیٹا اس
مبارک موت سے تم آج بہشت کی زندگی حاصل کروگے حضرت عیسٰی علیہ السلام کے
ایک سو سیتالیس سال کے بعد مرقس مر گیا۔

| مدس رومی کی سلطنت | اُسکے بیٹے مدس نے بارہ برس تک عیسائیون کو نہین ستایا مگر جب ولایت |
|---|---|

کے صوبہ دار یا رعایا عیسائیون سے دشمنی رکھتے تھے اونکو ستانے کا اختیار رہتا چنانچہ الیشیا
کوچک یعنی ولایت روم مین بہتیرے عیسائی قتل کئے گئے تاریخ کامل مین دوشیانکا
نام فودمطیانش اور نروا کا نام نرواس اور تراجن کا نام طرایانوس لکھا ہے اور آوریان کا نام اندریا
نوس اور کومودس کا نام قومودس لکھا ہے لب التواریخ مین درج ہے کہ کومودس سن ایک سو
ترانوے عیسوی مین قتل کیا گیا اور سو برس روم کا مالک ہوا۔

| منتس عیسائی نے فارقلیط ہونے کا دعوی کیا | مولوی رحمت اللہ صاحب نے اظہار الحق مین لکھا ہے کہ منتس عیسائی جو دوسری صدی عیسوی مین تھا اور بڑا صاحب ریاضت تھا اور اپنے |
|---|---|

اور اپنے وقت مین سب سے بڑہکر پرہیزگار تہا اوس نے سن ایک سو ستہتر کے
قریب ایشیائے کوچک مین پیغمبری کا دعویٰ کیا اور کہا مین وہی فارقلیط ہون جس کے
آنے کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خبر دی تہی اور بہت لوگ اوس کے تابع ہو گئے
پادری ولیم میور نے جو تاریخ اُردو مین لکہی ہے اور سن اٹہارہ سو اڑتالیس عیسوی مین
چہپی ہے اوس کے تیسرے باب کی دوسری قسم مین منتس عیسائی کا حال لکہا ہے
کہ بعضون نے کہا کہ اُس نے دعویٰ کیا تہا کہ مین وہی فارقلیط ہون جس کی خبر حضرت
عیسیٰ علیہ السلام نے دی ہے چونکہ وہ پرہیزگار اور صاحب ریاضت تہا اس باعث سے
لوگون نے اوسکی بات کو مان لیا تہا پس معلوم ہوا کہ دوسری صدی کے عیسائی فارقلیط
کے یہی معنی سمجہتے تہے کہ اللہ کی طرف سے کوئی انسان ظاہر ہوگا تعلیم کے لئے آویگا اور
اوس کو روح القدس کے پوشیدہ آنے کی خبر نہین سمجہتے تہے تب تو منتس کو مان لیا
مگر ہر نشانیان فارقلیط کی اُس مین نہ پائین اور جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم مین ساری نشانیان
فارقلیط کی موجود ہین سید منصور علی صاحب دہلوی نے نوید جاوید مین لکہا ہے کہ اُردو
تاریخ کلیسیا صفحہ ۲۰۵ مین لکہا ہے کہ اوس ذہین مونٹانس نے اپنے آپ کو فارقلیط ٹہیرایا جسکے ظہور کا انتظار
زمین پر مسیح کے دوسری بار آنے سے پیشتر الہام ربانی کے تکملہ کے لئے بہتیرے
دیندار کر رہے تہے ان پادری صاحب نے اقرار کیا کہ اُس زمانہ مین بہت سے دیندار
عیسائیون کو انتظار تہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اُترنے سے پہلے فارقلیط آوینگے
جو اللہ کی طرف سے وحی کو پورا کرینگے یعنی جو باتین حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے نہین بتلائین
وہ اللہ کی طرف سے بتلاوینگے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی باتین بہی یاد دلاوینگے
جیسا کہ انجیل یوحنا کے سولہوین باب مین وعدہ ہو چکا ہے۔ اخبار نور افشان لدہیانہ
نمبر ۲ بائیس جلد ۳ صفحہ (۶ و ۷) مورخہ ۱۸۷۵ع مین پادری وہیری نے لکہا ہے کہ عیسائی

جماعت مین کئی کئی وقتون مین چند شخصون نے دعویٰ کیا تہا کہ مین فارقلیط ہون جسکی حضرت
عیسیٰ علیہ السلام نے خبر دی تہی اون مین دو آدمی نہایت مشہور ہین ایک منتس دوسرا
نسیتراہ -

**سویرس رومی کا ظلم**

پادری ولیم میور لکہتے ہین کہ سویرس نے رفتہ رفتہ ظلم شروع کیا ملک نومدیہ
جو ایک ملک افریقہ کی اوتر طرف روم کے دریا کے کنارے پر ہے جو اب ٹونس اور جزیرہ
کہلاتا ہے وہان کے ایک شہر کے بعض عیسائی سن ایک سو ستانوے عیسوی مین
صوبہ دار کی کچہری مین پکڑے گئے اور اُن سے کہا گیا کہ تم بادشاہ کے حضور سے امان پاؤگے
فقط پادشاہی دیوتون کو قبول کرو ان مین سے ایک نے جواب دیا کہ ہم نے کسی کا کچہہ
قصور نہین کیا بلکہ جو ظلم تم نے ہم پر کیا اوسکے واسطے ہم نے شکر کیا اور ہر بات کے واسطے
ہم سچے رب اور مالک کی شکر گذاری کرتے ہین صوبہ دار نے کہا ہم سب لوگ پادشاہ کی
مورت کی قسم کہاتے ہین اور تم کو بہی یہہ قسم کہانا ضرور ہے اوس نے جواب دیا ہم بادشاہ
کی مورت کو نہین مانتے آسمان کا خدا جسکو کسی آدمی نے نہین دیکہا اور نہ دیکہہ سکتا ہے اُسی
کی ہم بندگی کرتے ہین بادشاہ ہمارا حاکم ہے جو اُسکے حق ہین سو ہم ادا کرتے ہین لیکن خدا
جو بادشاہون کا پادشاہ اور سب ملکون کا رب اور مالک ہے اُس اکیلے کو ہم سجدہ اور پرستش
کرتے ہین دوسرے دن حاکم نے یہہ سمجہایا اونہون نے نہ مانا تین دن کی میعاد تمام ہوئی
آخر کو اونہون نے جواب دیا کہ ہم عیسائی ہین اور خداوند عیسیٰ مسیح کا ایمان نہ چہوڑینگے جو تمہاری خوشی
ہو کرو تب اونکے قتل کا حکم ہوا جب وہ قتل ہونے کو آئے تو گہٹنے ٹیک کر پہر خدا کی شکر گذاری
کرکے مارے گئے تہوڑے برس بعد تین مرد اور دو عورتین شہر کرتاگو مین پکڑے گئے عورتون
مین سے ایک کے پاس پرپتوا نامی دودہ پیتا لڑکا تہا اور دوسری فلستاس نام پیٹ سے تہی سبہون
نے بڑی مضبوطی سے عیسائی ایمان کا اقرار کیا اور قید خانہ مین ڈالے گئے پرپتوا کی مان

عیسائی تھی لیکن اُسکا بڈہا باپ بت پرست تہا وہ بولا اے میرے بیٹے اپنے باپ کی سفید ڈاڑہی پر رحم کر اپنے باپ پر رحم کر جس نے تجکو بچپن سے جوانی تک پالا ہے اور تجہکو تیرے بہائیون سے زیادہ پیار کیا ہے اب سب کے سامنے مجہکو بے عزت مت کر اپنی مان اور خالہ کو دیکھو اپنے چہوٹے لڑکے کو دیکھو اور اوسکو اور ہم سب کو ہلاک نہ کرو کہ ہم پہر کسی سے شرم کے مارے بول نہ سکین گے یہہ کہکر اپنے بیٹے کا ہاتہ چوما اور اوسکے پاؤن پر گر پڑا لیکن وہ مضبوط رہے جب وہ کچہری مین حاضر کئے گئے پہر اوسکا باپ سمجہانے کو آیا حاکم نے کہا اپنے بڈہے باپ پر اپنے چہوٹے بیٹے پر رحم کر اور پوجا کر اُسنے جواب دیا ہم سے یہہ نہین ہو سکتا حاکم نے کہا تم عیسائی ہو کہا ہان مین عیسائی ہون سب نے اسی طرح اقرار کیا آخر اُن پر قتل کا حکم جاری ہوا اور یہہ ٹہیرا کہ آنے والے تیوہار پر لوگون کے تماشے کے لئے جانورون سے پہڑوائے جائینگے اس درمیان مین فلستاس کو جننے کا درد شروع ہوا قیدخانیکے داروغہ نے پوچہا تم یہہ درد مشکل سے سہتی ہو جانورون کے پہاڑنے کا درد کیونکر سہوگی بااینہمہ تم پوجا سے انکار کرتی ہو اُس نے جواب دیا کہ جسکے واسطے مین قتل کی جاؤن گی یعنی حضرت عیسیٰ ع اوسوقت وہ میرا درد سہے گا کیونکہ مین اُسکے واسطے درد سہتی ہون روز مقررہ پر وہ سب پہڑوائے گئے جب جانورون کے پہاڑنے سے بالکل جان نہ نکلی تلوار سے تمام کئے گئے۔ لب التواریخ والے پادری صاحب لکہتے ہین کہ سیویرس کے وقت مین سارے ملک مین شہیدون کے قتل سے لہو کے نالے بہے سن دو سو گیارہ عیسوی مین وہ مرگیا مولوی رحمت اللہ صاحب نے اظہار الحق مین انگریزی تواریخ سے لکہا ہے کہ عیسائیون مین دس دفعہ بڑے بڑے قتل عام ہوئے۔

| | |
|---|---|
| سنہ ۶۴ء مین نیرو پادشاہ رومی کے وقت کا مسیحیون کا مشہور قتل | (۱) نیرو بادشاہ کے وقت سنہ ۶۴ عیسوی مین اور جب تک یہہ بادشاہ زندہ رہا تب تک یہ قتل عام برابر جاری رہا اور حضرت |

عیسیٰ علیہ السلام کا نام لینا اُن لوگون کے نزدیک بہت بڑا گناہ تہا۔ تاریخ کامل مین درج ہے کہ اسی نیرو کے وقت مین بیت المقدس کے بڑے پادریون مین جو یعقوب نامی تہے اونکو یہودیون نے قتل کیا۔

دومشیان رومی کے زمانہ کا مسیحیون کا مشہور قتل

(۲) قتل عام بادشاہ دومشیان کے وقت ہوا یہہ بادشاہ بھی نیرو کی طرح عیسائی دین کا دشمن تہا اوس نے قتل کا حکم دیا اور ایسا قتل عام ہوا جس سے یہہ ڈر ہوا کہ ایسا نہ ہو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دین بالکل دنیا سے مٹ جاے حضرت یوحنا شہر سے نکالے گئے اور فلبولیس کلمنیس قتل ہوئے۔

ترجان بادشاہ کی زمانہ کا مسیحیون کا قتل

(۳) قتل عام حضرت یوحنا کے اس معاملہ کی دیکہنے کے بعد ترجان بادشاہ کے وقت مین ہوا یہہ قتل سن ایک سو ایک عیسوی مین شروع ہوا اور اٹھارہ برس تک جاری رہا اور کلیمنت جو روم کا اسقف یعنی بڑا پادری تہا اور شمعون جو یروشلم کا اسقف تہا اور اگناشس جو کورنیہ کا اسقف تہا یہہ سب اوس مین قتل کئے گئے۔

مرقس انطونیس کے زمانہ کا مسیحیون کا مشہور قتل

(۴) قتل عام مرقس انطونیس بادشاہ کے وقت مین ہوا یہہ قتل سن ایک سو اکسٹھہ عیسوی مین شروع ہوا اور دس برس سے زیادہ جاری رہا اور یورپ پچہم کے لوگ قتل ہوئے اور یہہ بادشاہ بڑا بت پرست اور سخت کافر تہا۔

سویرس بادشاہ کے زمانہ کا مسیحیون کا مشہور قتل

(۵) قتل عام سویرس بادشاہ کے وقت مین ہوا اور یہہ قتل سن دوسو دو عیسوی مین شروع ہوا اور ہزارون آدمی مصر مین اور فرانس مین اور کارتہج مین قتل ہوئے اور یہہ قتل بہت شدت کے ساتہہ تہا یہانتک کہ عیسائی

کو گمان ہوا کہ یہہ زمانہ دجال کا زمانہ ہے۔

مکسیمن پادشاہ کے زمانہ کا مسیحیون کا مشہور قتل

(۶) قتل عام مکسیمن پادشاہ کے وقت مین ہوا یہہ قتل سن دوسو سینتیس عیسوی مین شروع ہوا اس قتل مین اکثر علما مارے گئی کیونکہ اُس پادشاہ کا یہہ خیال تہا کہ علما کے قتل ہو چکنے کے بعد جاہلون کا بہکانا بہت آسان ہوگا۔

ویشس کی سلطنت مین مسیحیون کا قتل عام

(۷) قتل ۲۵۳ عیسوی مین بزمانہ سلطنت ویشس پادشاہ ہوا پادری ولیم میور لکہتے ہین کہ سن دوسو چہیالیس مین ویشش پادشاہ ہوا اور عیسائیون کا آرام بند ہوگیا کیونکہ اُس نے چاہا کہ عیسائی دین کو بالکل مٹاوے اور حکم دیا کہ سب لوگ سرکار کا دین اور اسکی رسمین قبول کرین اگر کسی نے انکار کیا تو پہلے اس امید سے کہ وہ پہر جاوے ایذا دیجاتی تہی آخر کو جنہون نے پوجا کرنا قبول نہین کیا اون پر اور خصوصاً اسقفون پر یعنی پادریون پر قتل کا حکم جاری ہوتا تہا اوسکی تعمیل کے واسطے سب شہرون مین حاکم کے ساتھہ پانچ بت پرست مقرر کئے گئے اور اُس پنچایت نے سب عیسائیون کو اپنی کچہری مین طلب کر کے قید خانے مین ڈالدیا وہان اون پر بڑی سختی کیجاتی تہی بہت لوگ عیسائی دین سے پہر گئے جو دنیا کی عزت اور مال کو نجات سے زیادہ سمجہتے تہے اونہون نے پادیوتاؤن کو پوجا یا بغیر پوجنے کے عہدہ دارون سے سازش کر کے اپنا نام عیسائیون سے خارج اور بت پرستون کی فہرست مین داخل کروا یا ایسے لوگونکو ایک چٹہی یا پرچہ ملتا تہا جس مین لکہا ہوتا تہا کہ یہہ شخص پوجا کر چکا ہے ہزارون آدمی بہاگ گئے اور بہت لوگ قید ہوئے اور بعضے قتل کئے گئے اسی طرح سے سن دوسو پچاس تک عیسائیون نے کم یا زیادہ ایذا پائی اصحاب کہف کا یعنی غار والونکا قصہ اسی سلطنت سے علاقہ رکہتا ہے فی الحقیقت اس پادشاہ کا نام ہماری عربی کتابون مین دقیانوس مرقوم ہے

غار والون کا قصہ اللہ تعالی نے سورہ کہف مین ہمارے پیغمبر صاحب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو
سنایا ہے پادری لوگ قرآن شریف کی ضد کے مارے کہتے ہین کہ اس قصہ کی معاذ اللہ کچہہ اصل ہی
نہین ہے پادری ولیم میور اس جگہہ حاشیہ پر لکھتے ہین کہ اس قصہ کی کچہہ اصل حقیقت
نہین ہے لیکن مدت تک مشہور رہا وہ یہہ ہے کہ اقس کے سات جوانون ذوقی شس
کی بدعت سے بہاگ کر پہاڑ کے ایک غار مین پناہ لی وہان ایسے سو گئے کہ دو سو برس
کے قریب تک نہ جاگے پادری صاحب نے پہلے لکہا کہ اس قصہ کی اصل نہین ہے
پہر لکھتے ہین کہ دیر تک مشہور رہا معلوم ہوا کہ عیسائیون مین مدتون یہہ قصہ مشہور تہا
اب قرآن کی ضد سے انکار کیا جاتا ہے ابن اثیر جزری رحہ نے تاریخ کامل مین لکہا ہے
کہ روم کے پادشاہ جو اول سے قسطنطین تک ہین اونکی تعداد ٹہیک نہین معلوم ہوئی
کوئی کچہہ کہتا ہے کوئی کچہہ کہتا ہے جسطرح اُن بادشاہون مین اختلاف ہے جو حضرت
سکندر کے بعد تہے اور ہر شخص کا جدا بادشاہ تہا وہ لوگ ملوک طوائف کہلاتے تہے البتہ
قسطنطین سے ہرقل تک ٹہیک شمار ہے اور اول کے بادشاہون مین جو لوگون نے
اختلاف کیا ہے اور ایک نے دوسرے کے برخلاف کہا ہے اسکا تہوڑا سا حال ہم نے
وقیانوس اور اہل غار کے حال مین لکہہ دیا ہے اسی باعث سے طبری نے ذکر نہین کیا
کہ غار والے کس بادشاہ کے وقت مین تہے ابن اثیر رحہ نے قومودس کے
اور وقیانوس کے بیچ مین تیئیس بادشاہ بیان کئے ہین اور اونکا حال بہت کم لکہا ہے۔

(۸) آٹھوان قتل عام ولریان بادشاہ کے وقت مین ۲۵۷ء
مین ہوا اور اوس مین ہزارون آدمی قتل ہوئے۔ پادری ولیم میور

ولریان بادشاہ کے زمانہ مین مسیحیون کا قتل عام

لکھتے ہین کہ سنہ دو سو پچاس مین ولریان بادشاہ ہوا اُس نے دو تین برس بعد یہ
حکم جاری کیا کہ عیسائیون کا عبادت کے لئے جمع ہونا اور اسقف اور قسیسون کا یعنی

بڑے اور چھوٹے پادریون کا اپنی جماعت کے ساتھہ جمع ہونا ممنوع کیا گیا اسقفون نے وطن سے نکلکر اپنی اپنی جاے پناہ سے اپنی جماعتون کو نصیحت اور تعلیم کے خط بھیجے پادریون کے پھیل جانے سے دور دور ملکون مین انجیل پہونچی اور بہت لوگ عیسائی ہوے تب بادشاہ نے یہ حکم جاری کیا کہ اسقف اور دین کے خادم جلد قتل کئے جاوین باقی عزت دارون کا مال ضبط اور وہ ذلیل کئے جاوین اسپر بھی اگر عیسائی رہین تو قتل کئے جاوینگے عزت دار عورتین بعد ضبطی مال کے وطن سے نکال دی جاوین گی باقی سرکاری ملازم اور جتنے عیسائی ہون غلام بناکر قید کئے جاوین گے اور اونکے پاؤن مین زنجیرین ڈالی جاوین گی اور سرکاری مشقت کرینگے کپریان کرتاگو کا ایک اسقف دی شس کے ظلم کے وقت مین کنارے ہو رہا تھا ولریان کے وقت مین وہ پھر اپنی جماعت مین جا ملا پہلے اشتہار مین وطن سے نکالا گیا دوسرے اشتہار مین اُس ملک کے صوبہ دار نے اُسکو بلاکر کہا شاہنشاہ اقدس نے فرمایا ہے کہ تم کو پوجا کرنا ضرور ہوگا اوسنے کہا مین پوجا نہین کرتا صوبہ دار نے حکم لکھواکر سنایا کہ کپریان سرکاری دیوتون کا دشمن ہے جلد اُسکی گردن کاٹی جاوے کپریان بولا اللہ کا شکر ہے پھر شہر کے باہر میدان مین لے جاکر بڑی بھیڑ کے سامنے اوسکو قتل کیا۔

| |
|---|
| اریلین بادشاہ کے وقت مین مسیحیون کا قتل |

نوان قتل اریلین بادشاہ کے وقت مین سنہ دو سو چوہتر عیسوی مین شروع ہوا اور اوسکا حکم جاری ہوا لیکن اُس مین بہت لوگ قتل نہین ہوے کیونکہ بادشاہ قتل کیا گیا۔

| |
|---|
| دیوکلیشان اور کلریوس بادشاہ کے زمانہ مین مسیحیون کا قتل اور گرجاؤنکا انہدام اور کتب سماوی کا جلایا جانا۔ |

پادری ولیم میور لکھتے ہین کہ سن دو سو چانوے عیسوی مین پھر ظلم ہونے لگا دیوکلیشیان اور کلیریوس بادشاہون نے حکم دیا کہ فوج مین جتنے عیسائی ہون پوجا کرین اس پر بہت سپاہیون اور عہدہ دارون نے اپنی نوکری اور عزت اور وہ ایک نے اپنی جان بھی چھوڑ دی آخر کو سنہ تین سو مین یہ اشتہار جاری ہوا کہ عیسائی

اگر عبادت کے لیئے جمع ہونگے قتل کیئے جاویںگے عبادت خانے مسمار اور اوجاڑ کیئے جاوین۔ عیسائیون کی کتابین خصوصاً کلام الٰہی تلاش کر کے جلائے جاوین عزت دار اور عہدہ دار معزول اور قید ہون اور باقی لوگ بے عزت اور غلام کیئے جاوین عیسائیون نے بڑے بڑے عذاب سہے اکثر ولایتون مین حاکمون نے بادشاہی حکم سے بھی بڑھ کر سختیان کین بہت عبادت خانے بت پرستون نے جلاوئے یا گرادئے عیسائیون کی کتابین خصوصاً اللہ تعالیٰ کی پاک کتاب کی جتنی جلدین تلاش سے ملین جلائی گئین جسکے یہان نہین ملین یا جس نے چھپا رکھین اور دینے سے انکار کیا سخت عذاب مین پہنسا اظہار الحق مین درج ہے کہ دسوان قتل سن تین سو دو مین ہوا اور زمین پورب سے پچہم تک اس قتل سے بھر گئی اور شہر فریجیا سارا ایک ہی بار جلا دیا گیا کہ اس مین کوئی عیسائی نہ رہا اور دیوکلیشیان نے سنہ تین سو تین عیسوی مین حکم دیا کہ گرجے ڈہا دئے جاوین اور کتابین جلادی جائین لارڈنر اپنی تفسیر کی ساتوین جلد کے پانسو بائیسوین صفحہ مین تحریر فرماتے ہین کہ دیوکلیشیان نے مارچ کے مہینے مین اپنے بیٹھنے کے انیسوین برس حکم دیا کہ گرجے ڈہا دئے جاوین اور پاک کتابین جلادی جلاوین یوسی بیس بڑے غم سے کہتا ہے کہ اوس نے اپنی آنکھہ سے دیکھا کہ گرجے ڈہا دئے گئے اور پاک کتابین بازارون مین جلائی گئین۔

قسطنطین کی سلطنت اور مسیحیون کی آفات مین کمی

ولیم میور لکھتے ہین کہ دیوکلیشیان نے تین اور قیصرون کو یعنی کلیریوس اور کانسٹنٹیس وغیرہ تین بادشاہون کو اپنے ساتھہ سلطنت مین شریک کر لیا جب بادشاہون نے ملک آپس مین بانٹ لیا تھا ان بادشاہون مین لڑائی ہونے لگی جس جس ملک مین قسطنطین جو پچہم کا بادشاہ تھا وہان ظلم کم ہوتا جاتا تھا اگرچہ یہ اوس وقت تک عیسائی نتا لیکن عیسائیون کی طرف رغبت رکھتا تھا سنہ دو سو بیانوے عیسوی اور تین سو ستانوے مین اکثر جگہہ اور بادشاہون نے یہہ حکم جاری کیا کہ سب لوگ

پوجا کرین اور عیسائی قیدی جو کام کرتے تھے اُن سے زیادہ محنت لی جاتی تھی ایک بار اُنتالیس آدمی جو دین کے اقرار سے نہین ہٹتے اکٹھے سب قتل کیے گئے۔ پھر تین سو دسوین برس قسطنطین جس نے عیسائی دین قبول کیا تھا تمام سلطنت روم کا بادشاہ ہوا۔

پادری طامس اسکاٹ صاحب صحیفۂ دانیال علیہ السلام کے باب یازدہم کی تفسیر مین تحریر فرماتے ہین کہ عیسائی لوگ مدت تک اپنے ویران کرنے والون کے پھندے مین پھنسی رہی۔ جب قسطنطین عیسائی ہوا تب اوس نے اونکو بچایا بعد اسکے وہ قتل نہین کیے گئے بلکہ روم کے بادشاہون نے اور اونکے نائبون نے اُن پر مہربانی رکھی تو بھی یہان سچے دین کے لئے تھوڑی مدد ثابت ہوتی ہے اُس سے گرجا گھر والون کے دنیا کی عزت کے لئے بہت کچھہ باتین دین مین ملا دین اور اوس کو اس بات مین بہت کوشش تھی کہ اقراری عیسائیون کے چال چلن کو ذلیل کرے اور وہ اس بات کا باعث ہوا کہ بہت لوگ خوشامد سے اونکے ساتھہ لگے رہتے تھے۔ کیونکہ مکر پادریون مین اور دنیا دارون مین جاری تھا جن کا یہہ ارادہ تھا کہ اپنے فائدہ کے لئے بادشاہون اور امیرون کی خوشامد کرین اور بیشک جلدی سے گرجا گھر مین خرابی پیدا ہو گئی اور کئی کئی مذہب والے ایک دوسرے کو باری باری ستاتے تھے اور جو سچے مذہب کی سمجھہ رکھتے تھے وہ سب زیادہ دبائے گئے اونکو یہہ حکم دیا گیا کہ جھوٹے استادون سے خرابی کی باتین سیکھین اور اون باتون مین کوشش کرین یہ سب کچھہ اس لئے تھا کہ آخر کے وقت تک جاری رہے تو بھی یہ ایک مقرری وقت کے لئے ہے اور انیٹوکس کے وقت مین جو تباہی اور خرابی یہودیون پر پڑی تھی یہہ آیتین اُس وقت پر مطابق نہین پڑتین کیونکہ وہ مصیبتین آخر وقت تک نہین رہین لیکن وہ خرابیان جو اقراری عیسائیون سے عیسائیون نے سہی ہین وہ قسطنطین کے وقت سے شروع ہوتی ہین اور وہ خرابیان جاری رہین زیادہ یا کم آج کے

دن تک اور وہ جاری رہین گی مقرری وقت تک۔ درحقیقت اس بادشاہ کا عیسائی ہونا بہت غور طلب ہے تاریخی حالات اس امر کا کافی ثبوت نہین ہین کہ یہ بادشاہ بہت بڑا دنیاوا اور ملکی اور انتظامی مصالح کے مقابلہ مین مذہب کی کچھہ بھی پروا نہین رکھتا تھا بلکہ مذہب کو لاشئے محض خیال کرتا تھا اس نے اپنا آبائی مذہب عقیدت کی وجہ سے نہین چھوڑا بلکہ مصالح ملکی کے لحاظ سے اسکا عیسائی ہوجانا گو ایک طرح عیسائیون کے لئے مفید ہوا کہ رومیون کے عام مظالم بند ہوگئے لیکن دوسرے طور پر حد سے زیادہ مضر ہوا اسلئے کہ اس نے بت پرستانہ خیالات کو مسیحی مذہب مین جبراً داخل کرایا اور اسقدر جبر یہ مذہب مین تصرفات کیے کہ واقعی مسیحی مذہب کا نام و نشان بھی باقی نہین رہا۔ سب سے پہلا مصنف تثلیث یہی بادشاہ ہے جس نے اُس وقت مین جبکہ مسیحیون سے زیادہ ضعیف اور ذلیل کسی مذہب کے لوگ نہ تھے اور وہ اسقدر کثرت کے ساتھہ قتل کئے جاچکے تھے جسکی کوئی حد نہین اور انواع واقسام کے اون پر مظالم ہوچکے تھے اور وہ حد سے زیادہ ترسان اور لرزان اور پریشان تھے تمام گرجے اونکے مسمار ہوچکے تھے آسمانی کتابین چن چن کر بازارون مین جلائی جاچکی تھین ایسی حالت مین بادشاہ کے التفات سے جسقدر وہ مجبور ہوئے ہونگے۔ ظاہر ہے۔ غرض اس بادشاہ نے بہت سے پادریون کو جمع کرکے تعظیم کے پیرایہ مین حضرت عیسیٰؑ اور حضرت مریمؑ کو بھی بالجبر خدا تسلیم کرادیا اور اسطور پر تثلیث الوہیت کا بانی ہوا جس نے تین خداؤنکے وجود سے انکار کیا اوس پر سخت ظلم کیا گیا غرض رومن کیتھلک مذہب کا یہی بادشاہ بانی ہے اور اس نے مذہب مسیحی مین اس قسم کے تصرفات کرائے ہین جسکی وجہ سے مذہب مسیحی اسقدر متغیر ہوگیا کہ اصلی مذہب کا پتہ بھی نہین رہا۔ اوسکی خرابیون سے جسقدر شاخین مسیحی مذہب کی ہین سب مین تین خدا مانے جاتے ہین غرض اصول مذہب مسیحی کو اسی بادشاہ نے خراب کیا اور ایسی عجیب وغریب باتین پیدا کین جن سے مذہب مسیحی بدل گیا۔ خاص رومن کیتھلک کا مذہب تو محض بت پرستی

کے خیالات پر مبنی ہے دیگر مذاہب گو محض بت پرستی پر مبنی نہین ہین تاہم اصلی مذہب سے بہت دور ہین بجائے توحید باری کے تثلیث کا عقیدہ سب مین لازمی ہے۔ پس قسطنطین کے مسیحی ہونے سے تو مسیحی نہ ہونا ہی بہت بہتر تہا کہ مذہب مسیحی تو سلامت رہتا۔ تفسیر ڈوالی رچرڈ منٹ مین بہی حسب بیان طامس اسکاٹ صاحب لکہا ہے اور آیت سی وچہارم باب یازدہم صحیفہ دانیال علیہ السلام مین تہوڑی سی مدد سے قسطنطین کے وقت کو مراد لیا ہے آیت سی وپنجم باب صحیفہ مذکور مین جو یہہ ارشاد ہے کہ سمجہ والے گر جائینگے اسکا یہ مطلب ہے کہ ایمان والون پر مصیبتین پڑینگی یہہ اللہ کی طرف سے اونکے ایمان کی آزمایش ہوگی اور مصیبتین جہیل کر وہ گناہون سے پاک ہو جائینگے یہانتک کہ آخری وقت آوے آخری وقت سے مراد جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زمانہ ہے جس مین مصیبت زدہ ایمان والون نے ظالمون کے ظلم سے نجات پائی اور جو کچہہ ظلم اور فساد قسطنطین کے مذہب والونکا یعنی رومن کاتہلک کے فرقہ کا اور دیگر جہوٹے عیسائیون کا باقی ہے اسکو امام مہدی ع علیہ السلام مٹاوینگے۔



هوالمستعان

# کتاب پیدایش

باب (۱۶) آیت (۱۱) اور خداوند کے فرشتے نے اُسے کہا کہ تو حاملہ ہے اور ایک بیٹا جنے گی
اُسکا نام اسمٰعیل رکھنا۔ کہ خداوند نے تیرا دُکھہ سُن لیا۔

باب (۱۶) آیت (۱۲) وہ وحشی آدمی ہوگا۔ اُس کا ہاتھہ سب کے اور سب کے ہاتھہ اُس کے
برخلاف ہونگے اور وہ اپنے سب بھائیون کے سامنے بود وباش کریگا۔

باب (۱۷) آیت (۲۰) اور اسمٰعیل کے حق مین مین نے تیری سُنی دیکھہ مین اُسے برکت دونگا
اور اُسے برومند کرونگا اور اُسے بہت بڑہاؤنگا اور اُس سے بارہ سردار پیدا
ہونگے اور مین اُسے بڑی قوم بناؤنگا۔

---

یہہ پنجاب بائبل سوسئیٹی کا ترجمہ ہے۔ آیت یازدہم کا ترجمہ تو زیادہ بحث طلب نہین ہے البتہ آیت دوازدہم کا ترجمہ کسی قدر قابل بحث ہے اصل عبرانی آیت یہہ ہے (وِهُوּ یِهְیֶה پِرֶא آدام یادُو بَکֹּל ویַד کֹּל بو وعل پنی کل اِحاو یِشکּون) اور پادری صاحبون کا ترجمہ عربی عہد عتیق مطبوعہ ۱۸۱۱ء مین اس آیت کا ترجمہ یہہ ہے (اور وہ لوگون سے وحشی ہوگا اور اُس کا ہاتھہ سب مین ہوگا اور سب کا ہاتھہ اُس مین ہوگا اور اوس کے پاس

اُس کے سب بہائی حاضر ہونگے اور سب وہین سکونت اختیار کرین گے) ابوہاشم نے اس آیت کا یہہ
ترجمہ اپنی کتاب مین نقل کیا ہے۔ (اور وہ لوگون سے وحشی ہوگا۔ اُسکا ہاتہہ سب کے ہاتہہ پر ہوگا اور
سب کا ہاتہہ اوسکے ساتہہ ہوگا اپنے تمام بہائیون پر مہربان ہوگا) اور صاحب تلخیص المقال نے جو ترجمہ
نقل کیا ہے وہ یہہ ہے (وہ سب استون مین بڑا ہوگا اُسکا ہاتہہ سب کی ہاتہہ پر ہوگا) اور ایک اور ترجمہ
نقل کردہ صاحب تلخیص المقال یہہ ہے (اُس کے ہاتہہ سب پر ہونگے اور سب کے ہاتہہ نہایت
عاجزی کے ساتہہ اُسکے سامنے پہیلے ہوے ہونگے) اصل عبرانی آیت کے مقابلہ سے معلوم
ہوتا ہے سوسیٹی مذکورہ نے (وِ ہُوْ یِھْیِہْ پرِ آدم) کا ترجمہ یہہ کیا ہے کہ (وہ وحشی آدمی ہوگا۔
فخرالدین رازی نے تفسیر کبیر مین اسی جزر آیت کا ترجمہ (وھو یکون علی الناس) لکھا ہے (یعنی وہ
آدمیون کا سردار ہوگا) سیف الامت مشتہرہ ۱۲۳۳ ہجری مین ملا احمد ایرانی عالم عبرانی نے اسی جزر آیت
کا ترجمہ (وہ جنگل کا رہنے والا ہوگا) کیا ہے۔ اور اپنے اس ترجمہ کے وجوہ بھی بیان کئے ہین پس
گو ملا احمد ایرانی کے ترجمہ اور سوسیٹی کے ترجمہ اور اکثر متذکرہ دیگر ترجمون مین زیادہ تفاوت نہین ہے
تاہم کسی قدر فرق ہے اس لیئے کہ وحشی جنگل کے رہنے والون ہی تک محدود نہین ہے۔ لہذا زیادہ قابل
اعتماد ملا احمد ایرانی کا ترجمہ ہے۔ اور اس جزو کا ترجمہ (یَادُوْ بَکُلْ وِ یَدْ کُلْ بُو) سوسیٹی نے (اوسکا
ہاتہہ سب کے اور سب کے ہاتہہ اوسکے برخلاف ہونگے) محض غلط کیا ہے اسلئے کہ عبرانی مین (بِ)
کے معنی ساتہہ کے ہین۔ برخلاف کے نہین ہین پس وہ برخلاف" کس لفظ کا ترجمہ ہے۔ دراصل
سوسیٹی کے مترجمون نے فاضل خان ہمدانی کی تقلید کی ہے جس نے فارسی مین توریت کا ترجمہ کیا تہا
اور یہود کے خوش کرنیکے لئے اوسنے محض غلط ترجمہ اس جزو آیت کا بعینہ سوسیٹی مذکورہ کے
ترجمہ کے مانند کردیا تہا۔ ملا احمد ایرانی نے "راتوکوم" مترجم توریت کا بامحاورہ ترجمہ اس جزر آیت کا
نقل کیا ہے (وہ سب پر غالب اور سب اوسکے محتاج ہونگے) گو لفظی ترجمہ تو یہہ ہے کہ (ہاتہہ اُسکا
سب کے ساتہہ اور ہاتہہ سب کا اوسکے ساتہہ) لیکن بامحاورہ ترجمہ وہ ضرور قابل اعتبار ہے جو ملا احمد نے

ایک مشہور عالم اور مترجم کا نقل کیا ہے پادری صاحبوں کا ترجمہ عربی عہدین مطبوعہ سنہ ۱۸۱۱ء مین
بھی جزو آیت مذکورہ کا ترجمہ یہہ ہے (اوسکا ہاتھہ سب مین ہوگا اور سب کا ہاتھہ اُس مین ہوگا) اگر
اسی عربی ترجمہ کی پنجاب بائبل سوسیٹی بھی تقلید کرتی تو یہی ہمین اختلاف کی ضرورت نہ ہوتی مگر جب کہ
(ب) کے معنی ساتھہ کے ہین اور بر خلاف ،، اُس کا ترجمہ کیا جاتا ہے تو ایسا ترجمہ کس طرح تسلیم کیا جا سکتا
ہے۔ بہر حال سب سے زیادہ قابل اعتبار ترجمہ وہ ہے جو ملا احمد ایرانی نے نقل کیا ہے۔ اس آیت
کے جزو اخیر کے ترجمہ مین اختلاف کی کوئی ضرورت نہین ہے۔ آیت بستم اصل عبرانی یہہ ہے۔
(وُلِشمعیل شمعتیخا هِنّه بیرختی اُوتو وِهِفرِیتی اُوتو وِهِربیتی اُوتو بِمئود مئود
شِنیم عاشار یولید ونتتیو لِغوی غادول) ترجمہ عربی سنہ ۱۸۱۱ء مین اس
آیت کا ترجمہ یہ درج ہے۔ اسمٰعیل کے باب مین مینے تیرا کہنا سُنا ارسے میں اُس مین برکت دونگا
اور میوہ دار اوس کو کرونگا اور بہت بہت اوسکو جُدا جُدا بڑہا دونگا اور بارہ سردار اُس سے پیدا
ہونگے اور اوس سے ایک بڑی امت کرونگا) گو جو ترجمہ اس آیت کا سوسیٹی نے کیا ہے اس کی
نسبت زیادہ اعتراض نہین ہے البتہ اسقدر بیان کر دینا اس موقعہ پر نامناسب نہین ہے کہ بمئود
مئود ،، کے معنی بہت بڑہاؤنگا سوسیٹی نے لکھا ہے لیکن اسکے معنی اصلی اس سے زیادہ
مبالغہ کے ہین۔ الفاظ مذکورہ بہت جگہہ توریت شریف مین آئے ہین چنانچہ اسی کتاب کے باب
اول کی آیت (۳۱) مین ہے (طوب مِئود) اور ساتوین باب کے آیت (۱۸) مین
ہے۔ (وَهمّا یِم گابرو مِئود مِئود) آیت اول الذکر کا سوسیٹی نے یہہ ترجمہ کیا ہے
(دیکھا کہ بہت اچھا ہے) اور آیت آخر الذکر کا ترجمہ یہ کیا ہے۔ (پانی زمین پر بے نہایت بڑہ گیا)
پس آیت آخر الذکر کے مطابق جبکہ آیت بستم بھی ہے تب کیون یہان یہہ ترجمہ نہین کیا گیا (اُسے
بے نہایت بڑہاؤنگا) فی الواقع وہ مِئود مِئود ،، کے معنی بے حساب کے ہین ملا احمد نے
ایرانی نے کتاب سیف الامتہ مین اسکا ترجمہ یہہ لکھا ہے کہ بڑہاؤنگا مین اُس کو مئود مئود) فی الحقیقت

مِئُود مئُود کثیر المعانی لفظ ہی اسکے معنی بعضون نے جِدًا جُدًا یعنی بہت بہت کے لکھے ہین بعض نے اسکے معانی طیب طیب کے لکھے ہین بعض نے اسکے معانی اچھے اچھے کے تحریر فرمائے ہین بعض نے اسکے معانی بیچ بیچ کے اور بعض نے حمداً حمداً کے اور بعض نے شکراً شکراً کے لکھے ہین ملا احمد نے جو کچھ لکھا ہے اسکی وجہ یہ معلوم ہوتی ہو کہ بعض علمای اہل اسلام کا یہ خیال بہی ہے مِئُود مِئُود اسماے خاتم الانبیا علیہ السلام مین سے ہے۔ غالباً اسی خیال سے اس طور پر ملا احمد نے ترجمہ کیا ہے۔ بہر حال جن علما کا یہ خیال ہے انہون نے نہ اپنے اس خیال کی زیادہ تصریح کی نہ اپنے اس خیال کی کوئی دلیل بیان کی پس اس مین شک نہین ہے کہ معانی ترجمہ مین کسی قدر زیادہ تصریح کے ساتھہ لکھے جانے چاہیئے تہے جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے آیت یازدہم تو بہت صاف ہے کوئی امر اُس مین پیچیدہ نہین ہے۔ حضرت ہاجرہ کو خدا تعالی کے فرشتہ نے اُس وقت مین روکا جبکہ وہ صور کی راہ پر پانی کے چشمہ کے قریب پہونچی تہین اور فی الواقع حضرت سرہ کی سختی سے وہ جاتی تہین اور اونکو سمجہایا کہ یہ پہر حضرت سرہ کے پاس لوٹ جائین اور اونکی اطاعت کرین اور ساتہہ ہی اسکے یہ بہی خوشخبری دی کہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام اُنکے بطن مین ہین۔ دراصل یہہ نام عبرانی مین وو لیشماعل" ہے جس کی اصل وو لیشمع ایل" تہی لیشمع کے معنی عبرانی مین (سنتا ہے) کے ہین اور وو ایل" کے معنی اللہ کے ہین۔ جسکے مجموعی طور پر معنی یہہ ہین کہ (خدا تعالی نے سنا) اس اسم او فعل کا مرکب قواعد عبرانی کے بموجب لیشماعل ہوا جو بلحاظ خاص واقعات کے خداوند کریم نے سنکر رحم فرمایا تہا اور اسی واقعہ کے لحاظ سے خداوند کریم کے فرشتہ نے حضرت ہاجرہ سے کہا تہا کہ یہی نام رکہا جائیگا اس آیت سے ماقبل آیت دہم یہہ ہے۔

دیکہو خداوند کے فرشتے نے اُسے کہا کہ مین تیری اولاد کو بہت بڑہاؤنگا کہ وہ کثرت سے گنی نہ جائیگی غرض یہہ خوشخبریان سنکر حضرت ہاجرہ واپس چلی گئین اور بعد ولادت حضرت کا وو لیشماعل" نام رکہا آیت دوم کا صحیح ترجمہ حسب تصریحات متذکرہ یہہ ہے۔

(وہ جنگل کا رہنے والا ہوگا اور وہ سب پر غالب اور سب اسکے محتاج ہونگے وہ سب اپنے بھائیوں کے سامنے بود و باش کریگا۔“)
جسکے جزو اول کی توضیح اسی کتاب پیدایش کے باب بست و یکم کی آیات بستم و بیست یکم سے پوری تائید ہوتی ہے جو حسب ذیل ہیں

(۲۰) ”اور خدا اُس لڑکے کے ساتھ تھا۔ اور وہ بڑہا اور بیابان میں رہا کیا اور تیر انداز ہو گیا۔“

(۲۱) ”اور وہ فاران کے بیابان میں رہا اور اوسکی ماں نے ملک مصر سے ایک عورت اوس سے بیاہنے کو لی۔“

جن آیات سے فاران کے جنگل میں آپ کا پرورش پانا ثابت ہے۔ جو واقعہ مطابق پیشین گوئی ہے اور جس سے ظاہر ہے کہ آپ ایک نہایت بہادر اور قوی شخص تھے اقوام عرب آپ کی نسل ہیں اور بالاتفاق مورخوں کی تحقیقات کا یہ نتیجہ ہے کہ اقوام عرب کسی غیر قوم سے کبھی مغلوب نہیں ہوئیں سسٹرس بادشاہ مصر اور کیخسرو بادشاہ ایران اور پمپی اور تراجن رومی کے لشکروں نے عرب کے فتح کرنے کی بہتیری کوشش کی مگر کامیابی نہیں ہوئی۔ تواریخ سے تفصیلی حالات اقوام عرب کی شجاعت کے معلوم ہو سکتے ہیں بیان اون کا تذکرہ ضرورت سے خارج ہے۔ گو آیت کا یہ جزو کہ (وہ سب پر غالب) ہوگا یعنی اسمٰعیل کی شجاعت اور اون کے کبھی نہ مغلوب ہونیکے تاریخی واقعات سے بالکل مطابق ہے جسقدر زیادہ تاریخی واقعات اقوام عرب کے معلوم کئے جائیں گے اُسی قدر زیادہ اس آیت کی تفسیر ذہن نشین ہوتی جائیگی۔ غرض اس میں ذرا شک نہیں ہے کہ پیشین گوئی کا یہ جزو بالکل مطابق واقعات ہے اور اس میں غالباً مسیحی اور یہودی بھی متفق ہیں۔ باقی رہا یہ جزو کہ (سب اُسکے محتاج ہونگے) یہ البتہ تشریح طلب ہے اس لئے کہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام ایسے نہ تھے کہ سب انکے محتاج ہوتے کبھی حضرت اسحاق انکے بھائی اونکے محتاج نہیں ہوے اور نہ کوئی ایسا واقعہ کسی مورخ یا مصنف نے بیان کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہو کہ حضرت اسحاق علیہ السلام حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے سامنے سرنگوں ہوے یا حضرت اسحاق کی نسل حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی نسل کے سامنے سرنگون ہوئی نہ مجموعہ بائبل سے کوئی امر اسکا موید معلوم ہوتا ہے نہ کوئی ایسا امر ملتا ہے جس کا مفہوم کوئی ایسا امر

ہو جو اسکے ہم نتیجہ ہو بلکہ یہہ امر بخوبی ثابت ہے کہ ہمیشہ سلطنت اور نبوت بنی اسحاق مین رہی تا آنکہ حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا۔ جو بنی اسمٰعیل مین ظہور فرما ہوئے اونکی سامنے ضرور بنی اسحاق سرنگون ہی ہوگئے اونکے محتاج ہی ٹھیرے۔ اور نہ صرف بنی اسحاق بلکہ تمام بنی آدم اونکے محتاج قرار پاے۔ جس سے اس جزو آیت کی پیشین گوئی ہی مطابق واقعات ثابت ہوتی ہے توریت شریف مین کیا بلکہ تمام مجموعہ عہد عتیق مین اکثر آیات مین ایسا ہوا ہے کہ بزرگ خاندان کا تذکرہ فرمایا گیا ہے۔ اور مقصود اوس سے اوس بزرگ خاندان کی نسل کی افراد ہین۔ مثلاً حضرت یعقوب علیہ السلام کا ذکر کیا گیا ہے اور مقصود اونکی اولاد ہے۔ جیسے کہ یہ ارشاد ہے کہ اسرائیل نے ہمکو نہین پہچانا۔ حالانکہ اسرائیل ہی عارف باللہ تھے پس مقصود اسرائیل سے بنی اسرائیل تھے۔ غرض اسی طرح اس آیت مین ہی اسمٰعیل سے مقصود بنی اسمٰعیل مین سے حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم ہین جن مین یہ سب صفات ثابت ہین۔ فی الواقعہ یہ آیت حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت سے متعلق ہے گو بظاہر حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کا تذکرہ ہے مگر حقیقتاً مقصود رسول صلی اللہ وسلم کی بشارت ہے اس لئے کہ جو اوصاف اس مین حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے بیان فرماے ہین بظاہر اون اوصاف کا ظہور نہ اونسے ہوا نہ اونکی نسل مین اور کسی سے سوا حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوا اور جب حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم بنی اسمٰعیل ہین تب جو اوصاف آپ سے ظاہر ہوے وہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام سے منسوب ہو سکتے تھے پس فی الواقع اس آیت مین رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے صفات بیان فرماے گئے ہین۔ لیکن چونکہ اوس وقت تک آپ کا ظہور تو ہوا نہین تہا حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کا ظہور ہو چکا تہا اور انہین کی نسل مین حضرت کا ظہور ہونیوالا تہا لہذا اس طور پر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ فرمایا گیا چونکہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم مین یہہ سب اوصاف بخوبی ثابت ہین جو اس آیت مین مذکور ہین لہذا آپ ہی اس آیت سے مقصود ہین اور آپ سے متعلق بشارت اس آیت مین ہونے مین ذرا شبہ نہین ہو سکتا۔ باقی رہا جز آخر آیت کہ حضرت اسمٰعیل اپنے بہائیون کے سامنے بود و باش رکھین گے۔ اسکا مقصود اس سے زیادہ کچھ نہین ہے کہ مساوات کے ساتھہ بہائیون کے تعلقات رہین گے اختلاف

بطون لاشی محض سمجہا جائیگا۔ اسلئے کہ حقیقتاً انسانیت مین سب انسان مساوی ہین صرف جو کچہہ امتیاز ہے وہ انبیا علیہم السلام مین ہے کہ اونکی ارواحین عام انسانی روحون کے مانند نہین ہوتین نہ اونکے نفوس عام انسانی نفوس کے مانند ہوتے ہین۔ ان مین خاص قسم کے امتیازات ہوتے ہین بہرحال آیت کا جزء اخیر بہی مطابق واقعات ہے کہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام مین اور حضرت اسحاق علیہ السلام مین اختلاف بطون کی وجہ سے کوئی امتیاز نہین ہوا بلکہ جس طور پر متحد البطن اولاد سمجہی جاتی ہے۔ اور آپس مین جیسے تعلقات متحد البطن اولاد مین ہوتے ہین ویسے ہی تعلقات ان دونون بہائیون مین رہے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام بڑے بہائی تہے اور حضرت اسحاق علیہ السلام چہوٹے بہائی تہے جس طرح بڑے بہائیون کا چہوٹے بہائی لحاظ رکہتے ہین اسی طور پر حضرت اسحاق علیہ السلام نے اُنکا لحاظ رکہا۔

آیت ہفتم کے معانی کی نسبت اوپر مفصل طور پر لکہا جا چکا ہے اُسکا مطلب بہی بہت صاف ہے جو ارشاد اس آیت مین حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حضرت اسمٰعیل علیہ السلام سے متعلق ہوا تہا وہی ارشاد حضرت ہاجرہ کو ہوا تہا جبکہ وہ دوبارہ حضرت سرہ کے پاس سے حضرت اسحاق علیہ السلام کے پیدا ہونیکے بعد چلی گئی تہین اور بیرسبع کے بیابان مین بہٹکتی پہرتی تہین اور مشک کا پانی ختم ہوگیا تہا اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام پیاسے تہے اور آپ نے اُنہین ایک بہاڑی کے نیچے لٹا دیا تہا۔ خداتعالیٰ کے فرشتہ نے آسمان سے حضرت ہاجرہ کو پکارا اور وہ کہا جو آیت ہیجدہم سے ظاہر ہے

(۱۸) (اوٹہہ اور لڑکے کو اوٹہا اور اوسے اپنے ہاتہہ سے سمہال کہ مین اُسے ایک بڑی قوم بناؤنگا)

واقعات جو گذرے اُن سے بہی ثابت ہے کہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی نسل شمار سے خارج تہی حضرت اسحاق علیہ السلام کی نسل شمار سے خارج نہین تہی بارہا اسکا شمار ہوا ہے پہلی دفعہ حضرت اسحاق کے فرزند حضرت یعقوب علیہ السلام جب مصر مین داخل ہوے دوسری دفعہ جب مصر سے نکلے تیسری دفعہ جب بیت المقدس مین داخل ہوے ان سب مواقع پر بنی اسرائیل شمار کئے گئے ہین۔ بنی اسمٰعیل کبہی شمار مین نہین آئے۔ خداوند تعالیٰ نے اپنا وعدہ پورا کیا اور بنی اسمٰعیل کو ایسی بڑی قوم بنایا جو شمار سے خارج رہی اور جو نسل قیامت تک باقی رہیگی توریت شریف سے یہ بہی ثابت ہے کہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے بارہ فرزند ہوئے اور اُنہین

بارہ فرزندون کی نسل اسوقت تک شمار سے خارج ہے توریت شریف کی آیات پر غور کرنے سے
ان دونون بہائیون کے وہی مدارج معلوم ہوتے ہین جو بڑے اور چہوٹے بہائیون کے ہونے چاہئین
حضرت اسحاق علیہ السلام کی نسل کو حضرت موسیٰ علیہ السلام جیسے اولوالعزم پیغمبر سے مشرف فرمایا تو حضرت
اسمٰعیل علیہ السلام کی نسل کو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ومرسلین سے ممتاز فرمایا۔
جس اعزاز وافتخار کی کوئی حد ہی نہین ہے



# کتاب پیدایش

باب (۴۹) آیت (۸) اے یہوواہ تیرے بھائی تیری مدح کرینگے۔ تیرا ہاتھ تیرے بیریوں
کی گردن مین ہوگا۔ تیرے باپ کی اولاد تیرے حضور جھکیگی۔

ایضاً (۹) یہوواہ شیر ببر کا بچہ ہے۔ اے میرے بیٹے تو شکار پر سے اُٹھ چلا ہے
وہ شیر ببر بلکہ بڑے پرانے شیر ببر کی مانند جھکتا اور بیٹھتا ہے۔ کون اُسکو چھیڑیگا

ایضاً (۱۰) یہوواہ سے ریاست کا عصا جُدا نہ ہوگا۔ اور نہ حاکم اوسکے پاؤن کے درمیانسے
جاتا رہیگا جب تک کہ سیلا نہ آوے۔ اور قومین اُسکے پاس اکٹھی ہونگی

ایضاً (۱۱) وہ اپنا گدھا انگور کے درخت سے ہان اپنی گدھی کا بچہ خاصہ انگور کے درخت
سے باندھیگا۔ وہ اپنا لباس مے مین اور اپنی پوشاک آب انگور مین دہوویگا

ایضاً (۱۲) اُسکی آنکھین مے سے لال ہونگی۔ اور اُسکے دانت دودھ سے سفید ہونگے

توریت شریف کی کتاب پیدایش کے باب چہل و نہم کے آیات ۸ تا ۱۲- کا یہ اُردو ترجمہ ہے جو پنجاب بائبل سوسیٹی کے ترجمہ مشتہرہ ۱۸۹۵ء کی نقل ہے۔ اور سب سے پہلے ہمین بعض آیات کے ترجمہ کی صحت تسلیم کرنے مین بہت تامل ہے۔ آیت دہم اصل عبرانی یہ ہے (لُویَاسُور شبط میہوداہ

(وِمْحُوقِق مِبِّينْ رَغْلَاوْ عَدْ كِي يَابُوشِيْلُوهْ وِلُوبِقْهَتْ عَمِّيمْ) جس کا ترجمہ اردو پنجاب بائیبل
سوسیٹی یہہ ہے (یہوواہ سے ریاست کا عصا جدا نہوگا اور نہ حاکم اُسکے پاؤن کے درمیان سے جاتا رہیگا
جبتک کہ سیلا نہ آوے اور قومین اوسکے پاس اکٹھی ہونگی) پادری صاحبون نے ۱۸۱۱ء مین جو ترجمہ
عہدین کا عربی مین شایع کیا ہے۔ اُس مین اس آیت کا ترجمہ یہہ لکھا ہے کہ (ہمیشہ رہیگا یہوداکا حکم اور
رسم یعنی (حکم) اوسکے تحت حتی کہ وہ شخص آجاے جو اُسکا والی ہے جسکی طرف قبائل جمع ہو نگے)
اور ابن ساباط نے اس آیت کا ترجمہ یہہ کیا ہے (تیر دار ہو ہرگز یہوداہ سے تلوار نہین جدا ہوگی اور ہرگز
اوسکے قدمون سے عزت نہین جائیگی یہانتک کہ "شیلو" آجاے جسکی جانب عوام الناس مائل
ہو جائین گے) جس سے ترجمون کے اختلافات ظاہر ہین ہر مترجم اپنے خیالات کے بموجب
ترجمہ کرتا ہے اصل عبرانی آیت سے ان ترجمون کا مقابلہ کرنے سے معلوم ہوسکتا ہے کہ کسقدر
اصل مقصود بیان سے تفاوت ہے۔ درحقیقت پنجاب بائیبل سوسائیٹی کا ترجمہ ان ترجمون سے
تو اچھا ہے لیکن کتاب یسعیاہ کے تینتیسوین باب کی بائیسوین آیت مین یہہ عبارت ہے (یِهُوَهْ
مِحُوقِقْنُو) اس کا ترجمہ سوسائیٹی مذکورہ نے یہہ لکھا ہے (خداوند ہمارا شریعت دینے والا ہے۔)
جس سے ثابت ہے کہ "محوقق" کے معنی (شریعت دینے والے) کے لکھے ہین اور اگر اس لفظ
کے یہی معنی ہین تو کوئی وجہ یہان "شریعت دینے والا" لکھنے اور وہان "حاکم" ترجمہ کرنیکی نہین ہے
یا تو وہان بھی "شارع" ترجمہ لکھنا چاہیئے تھا یا یہان بھی "حاکم" ترجمہ کرنا چاہیئے تھا۔ کتاب استثنا
کے چوتھے باب کی پانچوین آیت اور پانچوین باب کی اکتیسوین آیت اور چھٹے باب کی پہلی آیت مین لفظ "حُقِّیم"
ہے اور سوسائیٹی مذکورہ نے "شرعین" آیات اولین مین اور اخیر آیت مین "شریعتین" ترجمہ کیا ہے
"شرعین" اور "شریعتین" دونون الفاظ کا مفہوم ایک ہی تصور ہے۔ جس سے ظاہر ہے کہ چارون مقامات
مذکورہ مین ایک معنی لکھے گئے ہین اور جو معانی ان چارون موقعون پر لکھے گئے ہین یقیناً صحیح معانی
یہی ہین اور ان آیات مین عبرانی سے اردو مین صحیح ترجمہ لکھا گیا ہے۔ اور آیت متنکرہ مین جو "حاکم"

اس لفظ کا ترجمہ لکھا گیا ہے گو ۱۸۱۱ء کا عربی ترجمہ اس آیت کا مجموعی طور پر کیسا ہی کیوں نہ ہو لیکن محوقق کا
ترجمہ اُس مین راسم درج ہے اور نیز عبد السلام جو علماے یہود مین سے ایک عالم تھے اور جو سلطان بایزید خان
کے وقت مین مسلمان ہو گئے تھے اونکے ترجمہ مین بھی محوقق کے معنی راسم کے درج ہین۔ چنانچہ مولوی
رحمت اللہ صاحب نے رسالہ اظہار الحق مین بھی اس کا ذکر کیا ہے پس راسم اور شارع متحد المفہوم الفاظ
ہین۔ لہذا یہان اگر وہ شارع ترجمہ کیا جاتا تو مناسب ہوتا۔ شیلو کے ترجمہ کی جگہہ سوسیٹی نے سیلا
لکھدیا ہے ترجمہ کچہہ بھی نہین کیا لیکن عہدین کا جو عربی ترجمہ مطبوعہ ۱۸۱۱ء ہے اور جسکا اوپر ذکر کیا جا چکا ہے
اُس مین شیلو کے معنی (الذی ھو الیہ) لکھے گئے ہین (یعنی وہ جو اوسکا والی ہی) اور دوسرا عربی
ترجمہ جو پادری صاحبون نے ۱۸۴۴ء مین شایع کیا تھا اُس مین شیلو کا ترجمہ الذی لہ الکل درج ہی
(یعنی جسکے لئے سب کچہہ ہے)
آیت یازدہم اصل عبرانی یہ ہے (اُوسِرِی لِغفِن عِیرُوہُ وِلَسّاُرقاہ بِنِی اَتونُو کِبّیس بَیّیِن لِبوشُو
وُبِدَم عِنَابِیم سُوتُو) جسکا ترجمہ اُرد و پنجاب بائیبل سوسیٹی یہ ہے اوہ اپنا گدہا انگور کے درخت سے
ہان اپنی گدہی کا بچہ خاصہ انگور کے درخت سے باندہے گا وہ اپنا لباس مے مین اور اپنی پوشاک آب انگور مین
دہو ویگا) اور عربی ترجمہ عہدین مطبوعہ ۱۸۱۱ء مین یہ ترجمہ درج ہے اور اپنی پلکون سے اُسکے گدہی کے بچے
باندہین گے اور خاصہ انگوری اسکے گدہے کو بچے درحالیکہ دہلا ہوگا شراب سے اُسکا لباس اور انگور کے
خون سے اوسکی پوشاک دہلی ہوئی ہوگی) اور ابن باساط نے اس کا یہ ترجمہ کیا ہے اور اپنی پلکون سے
اوسکے گدہے کے بچے باندہین گے اور اپنے اچھے عمدہ انگور کے نیچے اوسکے گدہے باندہین گے درحالیکہ دہلا
ہوگا شراب سے اسکا کرتہ اور انگور کے خون سے اُسکا لباس) جس سے مترجمون کے اختلافات ظاہر ہوتے
ہین کوئی کچہہ ترجمہ کرتا ہے اور کوئی کچہہ جسکا تصفیہ بغیر اصل آیات کے ہونا مشکل ہے بہرحال ان دونون
مترجمون سے بہتر ترجمہ پنجاب بائیبل سوسیٹی کا معلوم ہوتا ہے لیکن کتاب یسعیاہ علیہ السلام کے باب بست وششم کی
آیت ہفتم کے بعض الفاظ یہ ہین (وِعمرِاللہ یَیّیِن یِشاعُو وِلشِخار تاعُو) جسکا ترجمہ پنجاب

بائیبل سوسیٹی نے یہہ کیا ہے (بریہہ بھی ہی کے سبب سے خطا کرتے ہین وے نشے سو ٹھوکر کھاتی ہین)
جس سے ظاہر ہے کہ (مِنَ) کا ترجمہ (سبب سے) کیا ہے نہ "وو مین" جیسا کہ آیت یازدہم مین
کیا ہے کتاب الاحبار کے باب دوازدہم کی آیت چہارم کے الفاظ یہہ ہین (وَشِلُشِیم یُوم وِ
شِلُشِت یامِیم تِشِب بِدمی طاھارہ) جس کا سوسیٹی مذکورہ نے یہ ترجمہ کیا ہے
(تیس دن وہ ٹھیرے رہے خون سے اپنے پاک کرنے مین) جس سے ظاہر ہے کہ "بدمی" کا
ترجمہ "خون سے" کیا گیا ہے۔ نہ "خون مین" نہ "آب مین" حالانکہ آیت یازدہم باب البحث مین "آب"
ترجمہ کیا گیا تھا اور "مین" اسکے لحاظ سے یہان بہی بجاے "خون سے" "آب مین" ترجمہ ہونا چاہیئے
تہا۔ اسی کتاب یوحنا کے باب یازدہم کی آیت ششم مین ہے (تِشِب عَل دِمِی طاھارہ)
جس مین بجاے "بی" کے ابتدا مین "عل" آگیا ہے جسکے معنی (خون سے اپنے پاک کرنے مین
کے) ہین۔ جس سے ثابت ہے کہ آیت یازدہم کا ترجمہ صحیح نہین ہے فی الواقع اصل عبرانی
کے معنی "خون انگور" کے ہین جیسا کہ ترجمہ عربی ۱۸۱۱ء اور ابن ساباط کے ترجمہ مین ہے مگر معلوم
یہہ ہوتا ہے کہ مترجمان پنجاب بائیبل سوسیٹی نے یہہ خیال کیا کہ کپڑا خون سے نہین دہلا کرتا بلکہ خون کے
سبب سے کپڑا دہلتا ہے۔ اسی خیال سے انہون نے "خون" کی جگہہ "آب" لکہدیا۔ یا "خون
انگور" جو اصل الفاظ عبرانی کا ترجمہ ہے اسکا اصلی مفہوم مترجمون نے "آب انگور" خیال کیا۔ اسلیئے کہ انگور مین
فی الواقع پانی ہی ہوتا ہے خون تو ہوتا نہین وہی پانی خون کے ساتہہ تعبیر کیا گیا ہے۔ لہذا انہون نے
"آب انگور" لکہنا قریب الفہم خیال کیا لیکن مترجمون کے ذہن مین شاید اسوقت ہنری اسکاٹ اور طامس
اسکاٹ کی تفاسیر کے مضامین نہ ہونگے جنہون نے یہہ لکہا ہے کہ

"یہہ تعریف "شیلو" کی ہے جو حضرت عیسی علیہ السلام کا خطاب ہے اور "انگور کے خون"
سے مراد حضرت عیسی کا خون ہے جو انہون نے گنہگارون کی نجات کے لیئے بہادیا"

ورنہ مترجم یہان بجاے "خون" کے آب نہ لکہتے مترجمان ترجمہ عربی عہدین مطبوعہ ۱۸۱۱ء نے

تقریبًا ٹھیک ترجمہ کیا ہے اور نیز ابن ساباط نے بھی چونکہ اُنکے اصل ترجمہ عربی ہین اور جس موقعہ پر
اُن مین (من) آیا ہے اُسکے موقعہ سے سمجھا جا سکتا ہے کہ "سبب سے" وہان اُسکا مفہوم ہی
غرض بیان مذکورہ کا نتیجہ یہہ ہے کہ جہان اس آیت کے ترجمہ مین "مین ہے،، وہان "سبب سے"
اور جہان "آب انگور مین،، ہے وہان "خون انگور کے سبب سے،، ترجمہ فی الواقع ہونا چاہیے تھا
موجودہ ترجمہ صحیح نہین ہو سکتا اور نہ اسکی کوئی وجہ ہے کہ جن الفاظ کا دوسری آیات مین ترجمہ "سبب سے"
اور "خون،، انہین مترجمون نے کیا ہو جیسا کہ اوپر ثابت کیا جا چکا ہے۔ ان آیات مین بلا وجہ موجبہ
"مین،، "اور آب" لکھا جاوے بہر حال چونکہ اکثر مقامات پر جو ترجمہ الفاظ مذکورہ کا ہے وہی ترجمہ اس آیت
مین بھی صحیح تسلیم کیا جا سکتا ہے نہ اُس سے مختلف۔ آیت دوازدہم اصل عبرانی یہہ ہے (حَخْلِيلِي
عِينَيِم مِيَّايِن وُلْبِن شِنَّيِم مِحَالَاب) جس کا ترجمہ پنجاب بائبل سوسیٹی نے یہ لکھا ہی
(اُسکی آنکھین مے سے لال ہونگی اور اوس کے دانت دودھ سے سفید ہونگے) ترجمہ عربی مطبوعہ
۱۸۱۱ء مین اس آیت کا ترجمہ یہہ کیا گیا ہے (سُرخ ہین دونون آنکھین غایت درجہ کی سرخی سے
اور سفید ہین اوسکے دانت جنکی سفیدی دودھ سے بڑھی ہوئی ہے) اور اسی آیت کا ابن ساباط نے
یہہ ترجمہ کیا ہے) اور اوسکی آنکھین شراب سے زائد سُرخ ہونگی اور اوسکے دانت دودھ سے زیادہ سفید
ہونگے) غرض یہ دونون ترجمہ تقریبًا متحد ہین اور پنجاب بائبل سوسائٹی کے ترجمہ سے بالکل مختلف ہین
اور غور طلب یہ امر ہی کہ یہ دونون ترجمہ اصل عبرانی آیت سے مطابق ہین یا پنجاب بائبل سوسائٹی کا ترجمہ اصل آیت سے مطابق ہی فی الواقع
پنجاب بائبل سوسائٹی نے اس آیت کا ترجمہ عمدًا خراب کیا ہی اسلئے کہ کتاب یسعیاہ علیہ السلام کے باب سیزدہم کی آیت دوازدہم کی
یہہ عبارت ہے (اُوقِير انُوش مِپَّاز وَآدم مِكِّشِينِيم اُوقِير) جسکا ترجمہ سوسیٹی مذکورہ نے
یہہ کیا ہے (مین ایسا کرونگا کہ مرد کندن کی نسبت سے ہان انسان اخیر کے سونیکے نسبت سے بھی
بہت ہی کمیاب ہونگے) عبرانی زبان مین "دم،، کے بڑھنے سے وہی معنی ہو جاتے ہین جو عربی مین
"من،، سے اور اُردو مین "قوسی،، سے حاصل ہوتے ہین اس موقعہ پر آیت مذکورہ مین بھی اسیطرح

معنی ماخذ ہونگے جس طور پر کہ کتاب یسعیاہ کی آیت متذکرہ میں معنی اخذ ہوے ہین یا مثلاً زبور پنجاہ و یکم
کی آیت ہفتم ہین جو یہہ ہے (و مِثْلِجٍ اَلْبِیْنُ) جس کا ترجمہ سوسیٹی نے (برف سے زیادہ سفید
ہو جاؤن) لکھا ہے حالانکہ خاص کوئی لفظ اُس مین ایسا نہین ہے جسکا ترجمہ "زیادہ" ہو سکے
لفظی ترجمہ تو اس سے زیادہ کچھہ بھی نہین ہو سکتا کہ (برف سے سفید ہو جاؤن) لیکن سوسیٹی مذکورہ نے
بلحاظ محاورہ کے اُردو ترجمہ مین لفظ "زیادہ" بھی لکھا ہے۔ علی ہذا۔ کتاب یسعیاہ علیہ السلام کے باب (۵۲)
آیت چہاردہم کے الفاظ یہہ ہین (مِشْحَتْ مِاِیشْ مراِہ) جسکے لفظی معنی تو صرف اسی قدر
ہین کہ (اُسکا چہرہ ہر ایک بشر سے بگڑ گیا) لیکن پنجاب بائیبل سوسیٹی نے اس کا ترجمہ یہہ لکھا ہے (اُسکا
چہرہ ہر ایک بشر سے زاید اور اوسکی ہیکل بنی آدم سے زیادہ بگڑ گئی) کوئی لفظ اس آیت مین بھی ایسا نہین ہے
جس کا ترجمہ "زاید" ہو محض بلحاظ محاورہ کے لفظ "زائد" ترجمہ مین لکھا گیا ہے۔ پس آیت دوازدہم
مین بھی اس موقعہ پر بلحاظ محاورہ بموجب آیات متذکرہ "شراب سے زیادہ سرخ" اور "دودہ سے
زیادہ سفید" کے معنی ہین کوئی وجہ اسکی نہین ہے کہ ایسی صورت مین اور آیات مین لفظ "زیادہ"
ترجمہ مین لکھا جاے۔ اور یہان نہ لکھا جاے۔ حالانکہ یہ آیت دوازدہم باب سیزدہم کتاب یسعیاہ کی
بالکل مشابہ ہے جہان حسب متذکرہ بالا معنی اخذ ہوے ہین پس اس مین لفظ "زیادہ" ترجمہ
مین حذف کرنا درست نہین تھا جیسا کہ قبل ازین زبور اور اسی صحیفہ کے دیگر آیت سے ثابت کیا جا چکا ہے
یا دری طامس اسکاٹ صاحب مفسر تحریر فرماتے ہین کہ یہ تعریف "شیلو" کی ہے اور یہہ خطاب
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ہے اور معنی یہ ہین کہ اونکی آنکھین شراب سے سرخ ہونگی اور دانت دودہ
سے سفید ہونگے اور "شراب" اور "دودہ" سے انجیل کی برکتین مراد ہین جسکی دلیل اونھون نے
یہہ بیان فرمائی ہے کہ حضرت یسعیاہ علیہ السلام کے صحیفہ مین آخری زمانہ کی بشارتون مین یہ ارشاد
ہے کہ (شراب اور دودہ بغیر قیمت کے خریدو) اور اُس جگہہ خدا تعالیٰ کے کلام کی برکتین مراد ہین بہر حال
آیت دوازدہم مین عہدین کے تمام اُن آیات کے خلاف جہان بطور محاورہ کے ترجمہ مین لفظ "زیادہ"

بائیبل سوسائیٹی نے لکھا ہے اور فی الواقع اون آیات مین کوئی ایسا لفظ نہین ہے جس کا ترجمہ لفظ "زیادہ" ہو سکتا ہو جسکی چند نظیرین بیان کی جاچکی ہین لفظ "زیادہ" کا ایسی حالت مین حذف کرنا کسی طرح درست نہین ہے جبکہ یہہ آیت اُن آیات کے بالکل مساوی ہے جن مین بلا کسی خاص لفظ کے جس کا ترجمہ "زیادہ" لکھا جاتا۔ لفظ "زیادہ" ترجمہ مین درج کیا گیا ہے اور ہر طرح اس مین بھی بلحاظ محاورہ وطرز بیان کے ترجمہ مین لفظ "زیادہ" ہونا ضرور ہے اور قدیم مترجمون نے بھی اپنے ترجمون مین بلا لفظ مذکورہ ترجمہ کیا ہی اور بغیر اسکے کبھی ترجمہ صحیح تسلیم کیاجانا ممکن نہین اور نہ آیت کا مطلب سمجھنے کے قابل ہو سکتا ہے نہ ترجمہ محاورہ کے موجب ہو سکتا ہی کیونکہ دودہ سے دانتون کا سفید ہونا خلاف محاورہ ہے اگر دانتون پر دودہ لگا بھی دیا جاوے تب بھی دودہ سے دانت سفید نہین ہو جاینگے اور نہ دودہ پینے سے دانت سفید ہوتے ہین اور نہ یہہ محاورہ ہے کہ دودہ سے دانت سفید ہوتے ہین البتہ یہہ ضرور محاورہ ہے کہ دودہ سی زیادہ دانت سفید ہین یہہ اکثر مختلف اہل زبان بولتے ہین۔ اور یہہ ایک قسم کی سفیدی کی تشبیہ ہی فی الواقع دودہ بہت سفید ہوتا ہے اور جو لوگ دانتون کی حفاظت کرتے رہتے ہین اور ہمیشہ دانتون کو پاک وصاف رکھتے ہین اُنکے دانت ہمیشہ صاف رہتے ہین اور جو دانت صاف رہتے ہین وہ اکثر سفید رہتے ہین اور اون مین سفیدی کی ایک قسم کی چمک دکھائی دیتی ہے۔ اسی وجہ سے زیادہ سفید وصاف دانتون کو دودہ کی سفیدی سے تشبیہ دیتے ہین۔ اور کہتے ہین کہ اسکے دانت تو دودہ سے بھی زیادہ سفید ہین یہ کوئی نہین کہتا کہ دودہ سے دانت سفید ہین بلکہ یہہ محض خلاف محاورہ ہی اور آسمانی کتابین اعلیٰ درجہ کی فصاحت پر مبنی ہین اون سے زیادہ فصیح کلام ہونا ممکن نہین پس غلط محاورہ آسمانی کتاب مین مستعمل ہونا خلاف عقل ہے لہذا محاورۂ مندرجہ آیت مذکورہ غلط ہے بلکہ صرف ترجمہ غلط ہے اگر یہہ ترجمہ کیا جاے کہ وہ اُس کے دانت دودہ سے زیادہ سفید ہونگے "تو نہ غلطی محاورہ باقی رہتی ہی نہ اور کوئی اعتراض باقی رہتا ہے۔ اور جبکہ دیگر مواقعات اور دیگر آیات سے یہ ثابت کیا جاچکا ہے کہ اس موقعہ پر بلحاظ اسی کے مانند دیگر آیات کے لفظ "زیادہ" ترجمہ مین درج ہونا ضرور ہے تب

بلا وجہ برخلاف ترجمہ دیگر آیات اس آیت کے ترجمہ مین لفظ "وہ زیادہ" متروک کرکے اصل تشبیہ کو
خلاف محاورہ قرار دلانیکی کوئی وجہ نہین ہے اور جب یہان ترجمہ مین لفظ "وہ زیادہ" بڑہے گا تو
اسکے جز ماقبل مین بہی انہین وجوہ سے لفظ "وہ زیادہ" بڑہانا پڑیگا تب اُسکا ترجمہ یہہ ہوگا (کہ اُسکی آنکہین
شراب سے زیادہ سرخ ہونگی) جسکے بعد ترجمہ قابل اعتراض نہ رہیگا۔ یہان تک توان آیات کے ترجمہ سے
بحث تہی۔ اب یہہ بیان کیا جاتا ہے کہ آیات مذکورہ کا کیا مفہوم ہے جس سے متعلق میری راے
حسب ذیل ہے۔

(۱) یہہ کہ اگر ہم پنجاب بائبل سوسیٹی کے ترجمہ کی صحت پر مطلقاً نکتہ چینی نہ کرین تو بہی ان آیات کا مفہوم
جو کچہ مسیحی بیان کرتے ہین وہ قابل تسلیم نہین ہوسکتا۔ آیت دہم کا مفہوم یہہ ہے (کہ نسل یہوداہ سے
حکومت اُسوقت تک منقطع نہ ہوگی کہ "وہ شیلو" کا ظہور ہو) پس سوال یہہ پیدا ہوتا ہے کہ "وہ شیلو"
سے مراد کون نبی علیہ السلام ہین مسیحیون کا یہہ دعویٰ ہے کہ "وہ شیلو" سے مراد حضرت عیسٰی علیہ السلام
ہین۔ چنانچہ پادری ہنری اسکاٹ اور پادری طامس اسکاٹ مفسران بائبل اور پادری ڈایوڈیٹی مفسر جو
جینوا کے واعظ تہے۔ "وہ شیلو" حضرت عیسٰی علیہ السلام کا خطاب قرار دیتے ہین۔ آخر الذکر پادری
صاحب کی تفسیر مطبوعہ مطبع ٹمیس اوف لنڈن جو ۱۶۵۱ء مین مشتہر ہوئی ہین اس مین پادری صاحب لکہتے ہین کہ
ایک۔ خاندان کی سلطنت اگر بدلی جاے اور وہی نشان اور وہی قانون جاری رہے تو اُس کو سلطنت کا
بدلنا نہین کہتے ہین حضرت عیسٰی علیہ السلام نے اپنی سلطنت سے یہودیون کو رومیون کے
ذریعہ سے برباد کیا۔ یہودی آدمیون کو بہی اور یہودی طریق کو بہی۔
جس سے ظاہر ہے کہ پادری صاحب آیت دہم کا مفہوم یہہ تسلیم کرتے ہین کہ قوم یہودا کی
شرعی سلطنت "وہ شیلو" کے ظہور سے منقطع ہوجائیگی۔ چنانچہ اسی کی تائید مین پادری صاحب
اسکے آگے یہہ تحریر فرماتے ہین کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کے ظہور سے یہودیون کی پوری
بربادی ہوگئی رومیون نے یہودیون کو بیت المقدس سے نکالدیا اور اُنکی شریعت بہی حضرت

عیسی علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے بدل دی۔

درحقیقت آیت وہم مین "یہوداہ" سے مراد نسل یہوداہ ہے۔ اور آیت کے الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ "شیلو" خارج از نسل یہوداہ ہے اسلئے کہ اگر "شیلو" کو خارج از نسل یہوداہ نہ مانا جاوے تو اوسکے ظہور سے نسل یہوداہ سے حکومت کا انقطاع ناممکن ہوگا حالانکہ اس آیت کے ذریعہ سے "شیلو" کا ظہور نسل یہوداہ سے انقطاع حکومت کا وقت معلوم ہوتا ہے۔ پس اگر حضرت عیسی علیہ السلام نسل یہوداہ سے نہین ہین تو وہ "شیلو" قرار پا سکتے ہین اور اگر وہ نسل یہوداہ مین داخل ہین تو اونکا "شیلو" ہونا ناممکن محض ہے۔ اس لئے کہ جو نبی نسل یہوداہ سے ہوگا نہ وہ کسیطرح "شیلو" قرار پا سکتا ہے نہ باعث انقطاع حکومت نسل یہوداہ ہو سکتا ہے۔ بلکہ وہ تو باعث بقاے حکومت نسل یہوداہ ہوگا اور مجموعہ بائیبل پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام اور اونکے فرزند حضرت سلیمان علیہ السلام یہوداہ کی نسل مین سے ہین اور حضرت داؤد علیہ السلام کی نسل مین بہی حضرت زکریا ؑ اور اونکے فرزند حضرت یحییٰ علیہ السلام ہین۔ اور حضرت عیسی علیہ السلام بھی حضرت داؤد علیہ السلام کی نسل مین سے ہین حضرت مریم علیہا السلام کے والد "عمران" ہین جو "اشہم" کے فرزند ہین اور "اشہم" اموں کے فرزند ہین جو حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام کی نسل مین سے ہین۔ حضرت مریم علیہا السلام کی والدہ کا اسم مبارک "حنہ" تھا جنکی ہمشیرہ "الیشامارع" تھین جو حضرت زکریا علیہ السلام سے منسوب تھین یہہ ابو الفدا کی تحقیقات ہے جو اونہوں نے اپنی نامی تاریخ مین لکھی ہے بہرحال یہہ امر مابہ النزاع نہین ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام یہوداہ کی نسل مین تھے اور نیز یہہ امر مجموعہ بائیبل سے بہی بخوبی ثابت ہے اور جب یہہ امر ثابت ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام نسل یہوداہ مین سے تھے تب آپ کسی طرح "شیلو" نہین ہو سکتے۔ اسلئے کہ آپ کا وجود باعث انقطاع حکومت نسل یہوداہ نہین ہو سکتا بلکہ آپ کا وجود باعث بقاے حکومت نسل یہوداہ ہے اور آیت وہم کا مفہوم "شیلو" سے وہ شخص ہے جسکے ظہور کے بعد نسل یہوداہ کی حکومت منقطع ہو۔ انقطاع حکومت نسل یہوداہ سے متعلق ملا احمد نراقی اپنی کتاب

تشیف الامۃ" مین لکھتے ہین کہ-

دنیا کی بادشاہت نسل یہوداہ سے قید بابل کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ظہور سے کئی سو برس پیشتر جاتی رہی تھی جب سے کہ شاہ بابل اسرائیلیون کو پکڑ کے گیا تھا اور شہر بابل مین اوسنے سب کو رکھا تھا اُسکے بعد ہی کوئی بادشاہ نسل یہوداہ مین نہین ہوا تاہم کسی قدر حکومت اُن مین باقی تھی اپنی قوم کے رؤسا ہوتے رہے جنکی کسی قدر حکومت تھی- تا آنکہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا- آپ کے ظہور کے بعد سے اونکی حکومت مطلقاً معدوم ہوگئی- فی الواقع کتاب استثنا کے باب بست وہشتم سے باب سی ودوئم تک دیکھنے سے اکثر حالات معلوم ہوسکتے ہین- باب بست وہشتم کی آیت سی وششم سے وہ پیشین گوئی معلوم ہوسکتی ہے جسکا سلب حکومت نتیجہ ہے اور جو کچھ اس آیت مین مذکور ہے سب کچھ ہوا- چنانچہ پادری طامس اسکاٹ نے بھی لکھا ہے کہ صدقیا بادشاہ کو بخت نصر والی بابل معہ یہودیون کے گرفتار کرکے لے گیا اور مسجد بیت المقدس کو اوسنے ڈہا دیا- ستر برس تک یہودی بابل مین قید رہے اور وہان بت پرستی کی اور بعد رہائی بھی بہت سے یہودی بابل ہی مین رہ گئے اور بت پرست ہوگئے اس سے بڑھ کر مصیبت یہودیون پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ مین آئی اور رومیون نے اونہین تباہ کیا پورے تفصیلی قصص تواریخ مین دیکھنے چاہئین اس مختصر مین زیادہ تفصیل کی گنجایش نہین ہے ملا احمد کا مختصر بیان بہت تفصیل طلب ہے پس افسوس ہے کہ ذی علم مفسرین بائیبل کی رائے جسکا اوپر تذکرہ کیا گیا ہے اتفاق کے قابل نہین معلوم ہوتی- پادری ڈایوڈیٹی صاحب کی تفسیر کی جو عبارت اوپر نقل کی گئی ہے اُسی کے مندرجہ اصول کے بموجب حضرت "عیسیٰ علیہ السّلام" جبکہ نسل یہوداہ مین سے تھے تب نسل یہوداہ کی حکومت اونکے ظہور سے تبدیل نہین ہوئی کجا انقطاع بلکہ بدستور بحال رہی اُنکا یہہ بیان غلط ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ظہور سے یہودیون کی پوری بربادی ہوگئی- دراصل بہت سے یہودی حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے جیساکہ خود انجیل سے اور حواریون کے

کلام سے ثابت ہے آپ کے نایب نسل یہوداہ مین سے تھے اونھون نے ہر طرف دین مسیحی پھیلایا
روم کے لوگون کے ہاتھہ سے وہی یہودی برباد ہوئے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دشمن تھے ار
جو یہودی آپ پر ایمان لائے تھے خدا تعالیٰ اُسنے اونھین رومیون کے ہاتھہ سے بچالیا۔ وہ اکثر شہر (پلہ)
مین محفوظ رہے البتہ بے ایمان یہودیون کو رومیون نے قتل کیا اور شہر سے نکال دیا۔ یہہ عام واقعات
ہین خاص قسم کے ایسے واقعات نہین ہین جو تحقیقات طلب ہون۔ پس اس مین شک نہین کہ حضرت
عیسیٰ علیہ السلام کے مبعوث ہونے سے یہوداہ کی حکومت برقرار رہی آپ اوسکی ترقی اور استحکام کا باعث
ہوئے اور خود آپ نسل یہوداہ مین سے تھے لہذا قطعاً آپ "شیلو" نہین ہین اور جب آپ "شیلو" نہین ہین تب معلوم ہونا
چاہیئے "شیلو" کون ہین۔ چونکہ اسی آیت دہم کتاب پیدایش سے ثابت ہے کہ "شیلو"
کا ظہور اور نسل یہوداہ سے حکومت کا انقطاع دونون کا ایک ہی زمانہ ہوگا۔ اور نسل یہوداہ کی حکومت
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ ظہور پر ختم نہین ہوئی تب ضرور "شیلو" وہ نبی ہوگا جو عیسیٰ علیہ السلام
کے ظہور کے بعد ظاہر ہوا اسلیئے ہمکو انبیاء ما قبل عیسیٰ علیہ السلام مین "شیلو" کو ڈھونڈنیکی ضرورت
نہین رہی اور عیسیٰ علیہ السلام کے بعد سوا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کوئی نبی
مبعوث نہین ہوا جنکے ظہور کے ساتھہ ہی بقول ملا احمد ایرانی متذکرہ بالا نسل یہوداہ سے مطلقاً حکومت
سلب ہوگئی جسکی تائید بکثرت معتبر تواریخ سے ہوتی ہے لہذا آیت مذکورہ سے یہہ ثابت ہے
کہ "شیلو" سے مراد حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہین۔ آپ کے سوا کوئی نبی "شیلو"
کے مفہوم مین نہین آسکتا۔ آپ ہی پر اس آیت کا جزو اخیر صادق آتا ہے کہ (قومین اُسکے پاس
اکٹھی ہونگی) آپ ہی "شیلو" کے معانی کا مصداق ہین جو اوپر لکھے جا چکے ہین اور ان امور پر کتب
سیر و تواریخ شاہد ہین اور وہ عام حالات ہین جو بہت مشہور اور بکثرت کتابون مین مذکور ہین جن کے تذکرہ کی
یہان ضرورت نہین ہے پس پنجاب بائیبل سوسائٹی کے موجودہ ترجمہ سے بھی مسیحیون کو کوئی خاص
فائدہ حاصل نہین ہوسکتا۔ اور نہ اُس سے کسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام "شیلو" قرار

پا سکتے ہین۔

(۲) یہہ کہ سوسیٹی مذکورہ کا ترجمہ بدلائل مذکورہ غیر صحیح ثابت کیا جا چکا ہے۔ واقعی صحیح ترجمہ آیت دہم کتاب پیدایش مذکورہ بالا کا یہہ ہے۔

(یہوداہ سے ریاست کا عصا جُدا نہ ہوگا اور نہ شارع اُسکے پاؤن کے درمیان سے جاتا رہیگا جب کہ شیلو نہ آوے جسکی سب قومین راہ دیکھتی ہین۔)

گو پنجاب بائبل سوسیٹی نے اس آیت کے جزر اخیر کا یہہ ترجمہ کیا ہے کہ (اور قومین اوسکے پاس اکٹھی ہونگی) مگر ملا احمد ایرانی نے اس جزر اخیر کا وہ ترجمہ کیا ہے جو ہم نے ترجمہ متذکرہ بالا مین درج کیا ہے ہمین نہ پنجاب بائبل سوسیٹی کے ترجمہ سے کوئی خاص مضرت ہے نہ ملا صاحب کے ترجمہ سے ہماری کوئی خاص منفعت ہے البتہ یہہ ضرور خیال پیدا ہوتا ہے کہ ملا صاحب جیسے ذی علم مترجم سوسیٹی مذکورہ کو ملنے مشکل تھے اور وہ بلحاظ اپنی ذاتی لیاقت کے ایک نہایت معتبر مترجم ہین۔ با اینہمہ دونون ترجمون کا نتیجہ متحد ہے پس جب صحیح ترجمہ پر غور کیا جاوے تو معلوم ہو سکتا ہے کہ آیت کا مفہوم یہہ ہے کہ ورود شیلو، کے ظہور تک برابر نسل یہوداہ مین بادشاہت اور امامت رہیگی ہمیشہ اس نسل کے لوگ بادشاہ بھی ہوتے رہین گے اور انبیا بھی ہوتے رہین گے۔ مجموعہ عہدین سے یہہ امر بخوبی ثابت ہے کہ اس نسل مین بادشاہ بھی ہوتے رہے اور انبیا بھی۔ تواریخ سے اونکے زیادہ تفصیلی حالات معلوم ہوسکتے ہین غرض قید بابل کے زمانہ تک اس نسل مین بڑے بڑے بادشاہ گذرے ہین۔ جسکے بعد سے بجز قومی روسا کے کوئی بادشاہ نہین گذرا اور حضرت خاتم الانبیا کے ظہور کے بعد سے قومی رُوسا کا بھی وجود باقی نہین رہا اور حسب پیشین گوئی حکومت نسل یہوداہ سے معدوم ہوگئی۔ یہہ تو سلطنت اور حکومت کا نتیجہ ہے باقی رہی امامت اُسکے ذیل مین سب سے اخیر نبی حضرت عیسٰی علیہ السلام ہین۔ در حقیقت ان آیات مین حضرت یعقوب علیہ السلام کی اُن پیشین گوئیون کا ذکر ہے جو آپ نے اخیر وقت مین بیان فرمائی تھین۔ حضرت کا خطاب وہ اسرائیل، ہے اور ما سوا حضرت یوسف علیہ السلام کے آپ کے

گیارہ فرزند اور بھی تھے جن مین سے ایک "یہوداہ بھی تھے" آپ کے فرزندون کی نسل "بنی اسرائیل" کہلاتی ہے اور آیت وہم باب البحث مین حقیقتاً "دو پیغمبرون کی پیشین گوئی ہے ایک کی نسل "یہوداہ" مین اور دوسرے کی خارج از نسل یہوداہ نسل یہوداہ مین جس نبی کی پیشین گوئی ہے وہ قطعاً حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہین اسلئے کہ "محوقق" کا مفہوم ایسا شارع ہے جو نئی شریعت والا ہو۔ گو یہوداہ کی نسل مین حضرت داؤد علیہ السلام گذرے ہین لیکن وہ "شارع" نہین تھے انکی زبور سے ثابت ہے کہ نئی شریعت کے وہ بانی نہین ہوسے صرف وہ تین حسکم خاص اُنکے وقت مین ہوئے ہین باقی وہی قدیم شریعت کی پیروی ہوتی رہی لہذا "محوقق" کا مصداق حضرت داؤد علیہ السلام نہین ہو سکتے نہ سوا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نسل یہوداہ مین اور کوئی "محوقق" کا مصداق ہو سکتا ہے سوا آپ کے کوئی نبی اس نسل مین ایسا نہین ہوا جو نئی شریعت کا بانی ہوا ہو اور شارع کہلا سکے گو حضرت "موسیٰ علیہ السلام" ایسے نبی گذرے ہین جو "محوقق" کا مصداق قرار پا سکتے ہین اور جن کے شارع ہونے مین ذرہ تامل نہین ہو سکتا۔ ضرور وہ شریعت موسویہ کے بانی تھے لیکن چونکہ وہ نسل یہوداہ مین سے نہین تھے بلکہ اونکے بھائی "ولادی" کی نسل مین سے تھے اس لئے اس آیت کے مفہوم سے وہ خارج ہین جس کے بعد سوا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کوئی شخص یہوداہ کی نسل مین "شارع" نہین ثابت ہو سکتا بیشک حضرت عیسیٰ علیہ السلام ضرور شارع تھے اور بذریعہ انجیل انہین نئی شریعت دی گئی وہ ضرور "محوقق" کا مصداق ہین۔ چنانچہ خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ہے جیسا کہ انجیل یوحنا کے باب پنجم آیت ۴۶ تا ۴۷ مین ہے) کیونکہ اگر تم موسیٰ پر ایمان لاتے تو مجھ پر بھی ایمان لاتے اس لئے کہ اسنے میرے حق مین لکھا ہے لیکن جس حال مین کہ تم اُسکے نوشتون کو یقین نہ کرو گے تو میری باتون کو کیونکر یقین کرو گے)

جس سے غالبًا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مراد یہی آیت ہو۔ آپ کی نسبت کتاب میکاہ علیہ السلام کے پانچوین باب کی دوسری آیت مین نہایت صریح بشارت ہے۔ جو حسب ذیل ہے۔

پر ہے بیت لحم افراتاہ ہر چند کہ تو یہوداہ کے ہزارون مین شامل ہونیکے لئے چھوٹا ہے۔
تو ہی تجہہ مین سے وہ شخص نکلکے مجہہ پاس آئیگا جو اسرائیل مین حاکم ہوگا" اور اوسکا
نکلنا قدیم الایام ازل سے ہے)

اور جس مین آپ کو "حاکم اسرائیل" بیان کیا گیا ہے۔ اگر اسی طرح اس آیت کے معنی بگڑے ہوے رہنی دئے جائین۔ جیساکہ سوسئیٹی نے ترجمہ کیا ہے تب بہی "حکومت" سے مراد دنیاوی حکومت مین محدود نہین ہوسکتی اسلئے کہ "حکومت" تعمیم کے ساتہہ مستعمل ہوئی ہے جو "دینی" اور "دنیوی" دونوں پر حاوی ہے اور اوس کے مقصود بیان کی میکاہ علیہ السلام کے صحیفہ کی آیت مذکورہ سے تصریح ہوتی ہے اور یہی ثابت ہوتا ہے کہ "حضرت عیسٰی علیہ السلام" اس آیت کے جزو اول سے مراد ہین اُنہیں کی اس آیت مین بشارت ہے۔ اور اگر معانی بصحت اخذ کئے جائین تو حسب تصریح بالا قطعاً وہ حقیقت سے مراد حضرت عیسٰی علیہ السلام ہین۔ اور "شیلو" سے مراد حسب تصریحات متذکرہ بالا حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم ہین۔ اور حضرت یعقوب علیہ السلام کی پیشین گوئی انہین دونون انبیا علیہم السلام کی بشارت پر مبنی تہی۔

(۳) یہہ کہ آیت یازدہم کے اگر وہی معانی رکہے جائین جو پنجاب بائبل سوسیٹی نے لکہے ہین تو بہی بشارات مذکورہ پر کوئی مخالف اثر نہین پڑتا۔ اس لئے کہ یہہ آیت "شیلو" کی تعریف مین ہے اور جزو اول کا مطلب پادری طامس اسکاٹ اپنی تفسیر مین یہہ تحریر فرماتے ہین۔ کہ (یہوداہ کی نسل ملک کنعان مین اسقدر انگورون کے درخت پاویگی کہ اپنے گدہے اُس مین باندہے گی) جو آیات پر سرسری نظر ڈالنے کے بعد غیر صحیح معلوم ہوتا ہے۔ اِس آیت مین "شیلو" کی طرف خطاب ہے نہ یہوداہ کیطرف اور جس طرح آیت دہم مین "یہوداہ" سے مراد نسل یہوداہ ہے۔ اوسی طرح اس آیت مین "شیلو" سے مراد امت "شیلو" ہے اور واقعات سب سے زیادہ اطمینان بخش مفسر ہین تواریخ سے ظاہر ہے کہ نسل یہوداہ کو ملک کنعان ملایا۔ "محمدیون" کو اور انگور کے باغون کے اہل اسلام مالک ہوئے یا نسل یہوداہ انگورونکے درختوں سے فاتحان اسلام نے

گدہے باندہے یا نسل یہوداہ نے جو کچہہ ہوا سب تواریخ مین درج ہے۔ یہہ تو مشہور ترین واقعات ہین
خود مسیحی مورخون کی تحقیقات ملاحظہ ہو ہمین اس موقعہ پر اسکی زیادہ توضیح کی ضرورت نہین ہے۔ باقی
رہا اس آیت کا جزو اخیر تب اگر سوسئٹی مذکورہ کے مترجمہ معانی لئے جائین تو یہہ مفہوم ہوگا کہ ”شیلو“
کی امت اپنا لباس مے مین اور اپنی پوشاک آب انگور مین دہوئیگی لیکن نہ تاریخ سے کوئی ایسا واقعہ
ثابت ہوتا ہے نہ کوئی قوم دنیا مین آج تک ایسی گذری ہے جو شراب مین کپڑے دہوتی ہو یا عرق انگور سے
دہوتی ہو بہتر ہمیون کے ذہن مین وہ لوگ ہونگے جو ایسا کرتے ہون یا جنہون نے ایسا کیا ہو۔ بہرحال اگر اس
جزو کے مصداق کا پتہ نہ بہی لگے تو بہی اسکا اصل بشارت پر کوئی مضر اثر نہین ہے۔

(۴) یہہ کہ اوپر تفصیل کے ساتہہ یہ ثابت کیا جا چکا ہے کہ یہہ ترجمہ غلط ہے۔ اور حسب
تصریحات متذکرہ بالا صحیح ترجمہ آیت یازدہم کا یہ ہے کہ۔

(وہ اپنا گدہا انگور کے درخت سے ہان اپنی گدہی کا بچہ خاصہ انگور کے درخت سے باندہیگا)
(وہ اپنا لباس مے کے سبب سے اور اپنی پوشاک خون انگور کے سبب سے دہوئیگا)

درحقیقت ”اسلام مین شراب“ بحکم الٰہی نجس قرار پائی جیسا کہ سورہ مائدہ قران مجید سے ثابت
ہے اور شریعت اسلامیہ مین شراب اسقدر نجس قرار پائی جسکی وجہ سے کپڑون کا دہونا لازم ہے پس
اس آیت مین شراب کو جو ”خون انگور“ سے تعبیر فرمایا ہے اس سے مقصود یہ ہے کہ ”شیلو“
کی شریعت مین ”خون انگور“ عام خون کے مساوی نجاست مین شمار کیا جائیگا۔ اور ”خون انگور“
اور ”آب انگور“ مین بہت بڑا تفاوت ہے جہان ”خون انگور“ ارشاد ہے وہان ”خون انگور“ سے
مراد شراب ہی ہے عرق انگور یا عرق انگور شراب نہین ہے۔ جب تک کہ آب انگور نہ پکے شراب نہین ہوسکتا تازہ عرق
انگور کو شراب نہین کہہ سکتے۔ البتہ پختہ عرق انگور کو ”شراب“ کہہ سکتے ہین۔ پس شراب کو ”آب انگور“
سے تعبیر کرنا گو منوجہہ صحیح ہو لیکن منوجہہ غلط بہی ہے بہرحال اس آیت کے ذریعہ سے دو قسم کی
نشانیان بتائی گئی ہین ایک عقائد سے متعلق ہے دوسری فتوحات سے متعلق ہے اور ”شراب کی

نجاست،، ایک بڑی علامت ہے اسلیئے کہ شراب کبھی نجس نہین قرار پائی صرف اسلام ہی مین شراب نجس قرار پائی۔ پس ضرور یہہ ایک بہت بڑی علامت ہے جو عقائد اسلامیہ سے متعلق ہے۔ اور دوسری علامت اس سے قبل کی ہے۔ واقدی رحمۃ اللہ لکھتے ہین کہ جب بزمانہ خلافت حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہر بصرہ کے مسیحیون پر اہل اسلام کی فوج پہونچی وہان کا حاکم ،، روماس،، مسلمانون سے ملا۔ اور حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا پتہ پوچھا اور دریافت کیا کہ آپ پر کوئی کتاب نازل ہوئی ہے جب بیان کیا گیا کہ ،، قرآن شریف،، نازل ہوا ہے تب اُسنے بہ لحاظ اپنی معلومات کے دریافت کیا کہ شراب کی نسبت فرقان مجید مین کیا حکم ہوا ہے۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ شراب حرام ہوگئی ہے تب اُسکا اطمینان ہوا اور اور چند امور دریافت کرنیکے بعد وہ مسلمان ہوا جس سے اسی امر کی تائید ہوتی ہے کہ وہ شیلو کی شریعت کی بہت بڑی علامت شراب کا نجس قرار پانا ہے مسٹر ہنری اسکاٹ اور مسٹر طامس اسکاٹ مفسران بائبل جو یہہ لکھتے ہین کہ۔

(انگور کے خون سے مُراد حضرت عیسیٰ کا خون ہے جو اونہون نے گنہگارون کی نجات کے لئے بہادیا)

اور جنکی یہہ تحریر انجیل برناباس کے بالکل خلاف ہے۔ انجیل برناباس مین درج ہے کہ۔

جب یہودیون نے عیسیٰ علیہ السلام کو گرفتار کرنیکے لئے باغ مین آکر گھیر لیا وہ تیسرے آسمان پر چار فرشتون کے ذریعہ سے اُٹھا لئے گئے اور وہ فرشتہ یہہ تھے (۱) جبرئیل ؑ (۲) میکائیل ؑ (۳) رفائیل ؑ (۴) اوریل ؑ وہ دنیا کے اخیر تک مرنے والا نہین ہے اور اوسکے بدلے مین جو سولی پر کھینچا گیا وہ یہودا تھا خدا نے اس باغی کی صورت یہودیون کی نظرون مین ایسی بدل دی کہ اونہون نے اُسکو ملاطس کے حوالہ کیا یہہ صورت اسطور سے بدل گئی تھی جس سے مریم ؑ اور حواریون نے دہوکا کہایا مگر عیسیٰ علیہ السلام نے بعد اسکے اللہ تعالیٰ سے اون سے کر انکی ملاقات کرکے اونکو تسلی

وہی مسیحیون کے فرقہ بری لیڈینس اور فرقہ سیرتین اور فرقہ کرپوکریسنس بالاتفاق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سولی پرچڑہاے جانے سے منکر ہین۔ مولوی منصور علی صاحب دہلوی نے فرقہ ہاے مذکورہ کے نام حسب ذیل بیان کیے ہین (۱) باسلیڈی (۲) سرنتہی (۳) کارپوک راتی (۴) دوستی۔ (۵) گنا سیتی۔

بایل صاحب لکہتے ہین کہ برناباس کی انجیل کی نسبت جو لوگ کہتے ہین کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لکہی گیی۔ اونکا قول محض غلط ہے بہت لوگون کی تحقیقات یہ ہے کہ آپ کے زمانہ سے بہت پہلے لکہی گیی۔ مذہب مسیحی کے ابتدائی فرقہ اُسے قدیم مانتے ہین اور حضرت مسیح علیہ السلام کے سولی دیئے جانے سے منکر ہین۔ ایڑ ہینس صاحب نے اپنی کتاب کی پہلی جلد کے پہلے باب کے صفحہ ۲۳ مین ذکر کیا ہے اور ”پون ضیس“ گواہی دیتا ہے کہ اوس نے دیکہا پطرس یوحنا اندریاس توماس او پولس کا رسالۂ اعمال اور برناباس کی انجیل جس مین مسیح علیہ السلام کے سولی دیئے جانیکا انکار ہے (ملاحظۂ تالنت نا ڈوینس کی کتاب کا صفحہ ۷۰) مسٹر گاڈفری جو ذی علم پادری ہے اوسکی تحریر یہ ہے کہ برناباس کی انجیل کو بہت عیسائیون نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے بہت پہلے مانا ہے مسلمانونکی طرف سے مدعی ہو کر مین پادریون سے کہتا ہون کہ انجیل کی ایک جلد بہی لکہی ہوئی ایسی نکالدین جس مین یہہ عبارتین نہ ہون (جو برناباس کی انجیل مین ہین) یہہ جلدین یورپ مین بہت رائج ہین جہان مسیحی خانقاہین کثرت سے ہین وہان (انجیل برناباس) کی جلدین اب بہی ضرور ہونگی اگر جان بوجہکر غارت نہ کردی گئی ہونگی تقریباً ایسے ہی اقوال اور غیر متعصب منصف مزاج مسیحیون کے ہین اور اس مین شک نہین کہ برناباس کی انجیل بہی مثل اور اناجیل کے باوقعت مانی جاتی تہی۔ اور موجودہ اناجیل متی مرقس ولوقا و یوحنا کے بیشک خلاف اُسکا اندراج ہے لیکن باوجود اس اختلاف کے نہ ان حواریونکو جہوٹا کہا جا سکتا ہے نہ برناباس کو اسلئے کہ دونون کا سچا ہونا ممکن ہے جبکہ یہوداہ کی صورت بالکل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہوگئی تہی اور خود حضرت مریم علیہا السلام کو مغالطہ ہوا تب اور حواریون کا

مغالطہ بالکل ممکن تہا۔ بہ لحاظ صورت مسیحی کے جو واقعات اونہون نے دیکھے وہ لکھے اور انہین اُس واقعہ کے دیکھنے کا اتفاق نہین ہوا جو یہودا کی صورت کے تبدیل ہونے اور حضرت مسیح کے آسمان پر اوٹھائے جانے سے متعلق تہا۔ فی الواقع وہ واقعہ خود ایک نہایت محفوظ راز تہا جسکا افشا خلاق عالم کے مصالح کے خلاف تہا۔ اصلی واقعہ وہی ہے جو برناباس کی انجیل مین درج ہے۔ وہ اِس واقعہ سے واقف ہوگیا تہا اور حواری واقف نہین ہوے تہے اور واقعات کے دیکھنے کے بعد اگر اُنہین اصلی واقعہ معلوم بہی ہوا ہو تو اغلباً اُنہین یقین نہ آیا ہوگا اسلئے کہ چشم دید واقعات کے خلاف امور کا باور کرنا آسان نہین ہے اگر یہودا کی تبدیل صورت اور حضرت مسیح کے رفع سما کے واقعہ کو یہہ حواری بہی دیکھہ لیتے تو پہر اونکو مغالطہ نہوتا۔ لیکن وہ واقعہ خدا تعالیٰ کو عام کرنا منظور نہین تہا اُسے محض راز ہی رکھنا منظور تہا اس وجہہ سے یہہ اُس واقعہ کو نہ دیکھہ سکے اونہون نے یہودا کی صورت مسیح کی سی ہوتی نہین دیکھی۔ بلکہ ہوئی دیکھی اور اونہون نے اوسکو مسیح ہی باور کیا اور جو جو واقعات اوسپر گذرتے گئے یہہ اون واقعات کا مسیح ع ہی پر گذرنا سمجھتے رہے۔ حالانکہ وہ واقعات یہودا پر گذر رہے تہے نہ مسیح پر مسیح تو تبدیل صورت کے ساتہہ ہی آسمان پر اوٹہالئے گئے اور فی الحقیقت بوقت واقعہ برناباس کو بہی نہین معلوم ہوا کہ یہودا کی صورت مسیح کی سی ہوگئی اور مسیح کی صورت کا آدمی واقعی مسیح نہین ہے بلکہ یہودا ہے۔ بلکہ اونکو بہی یہ واقعہ خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے معلوم ہوا جیسا کہ انجیل برناباس مین درج ہے کہ اونہون نے خود مسیح علیہ السلام سے دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپکی والدہ اور آپ کے حواریون کو کیون دہوکہ دیا کہ ایسی غشی کے ساتہہ قتل باور کرایا تب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اسکا جواب یہہ دیا کہ برنبا مجہہ پر ایمان لا کہ گناہ کتنا ہی چہوٹا ہو اللہ تعالیٰ اُسکی وجہہ سے سخت سزا دیگا اسلئے کہ اللہ تعالیٰ گناہ سے ناراض ہے میری والدہ نے اور حواریون نے مجہہ کو اس دنیا کی محبت کے ساتہہ شریک کیا تہا اس عادل خدا نے اونکی اس محبت کی سزا دینے کے لئے اس غم مین اونکو گرفتار کیا تاکہ وہ لوگ دوزخ کے عذاب مین نہ ڈالے جائین

اور میرا حال یہہ ہے کہ مین خود دنیا مین بےگناہ ہون جب بہی لوگون نے خدا اور خدا کا بیٹا کہکے پکارا۔ اسے خداوند مین قیامت کے دن شیطانون سے ٹھٹھون مین اُڑایا نہ جاؤن جیسا اس دنیا مین یہودا کی موت کے سبب سے ٹھٹھون مین اڑایا جاتا ہون کہ ہرایک جاتا ہے کہ مین سولی پر کہینچا گیا اور یہہ ٹھٹھے اُس زمانہ تک رہین گے کہ محمد الرسول اللہ مبعوث ہون وہ دنیا مین آتے ہین۔ ہرایک کو جو اللہ کی شریعت پر ایمان لائیگا ان غلطیون سے بچائین گے۔ یہہ ناممکن نہین ہے کہ اور حواریون سے اس واقعہ کی بابت تذکرہ نہ آیا ہو اگر تذکرہ آتا تو ضرور وہ درج کرتے اور یہہ بہی ناممکن نہین ہے کہ کسی کسی سے تذکرہ آیا بھی ہو اور اونہون نے کہین کہین درج بہی کیا ہو۔ مگر جن فرقون کے خیالات کے خلاف تھا اُنھون نے تحریف کی ہو۔ بہرحال جبکہ نامی علما کی تصنیفات سے یہہ امر بخوبی ثابت ہے کہ برناباس کی انجیل بہی ایک باوقعت انجیل ہے جو ابتدا سے زمانہ سے تسلیم ہوتی چلی آتی ہے اور بکثرت مسیحیون کی قدیم خانقاہون مین اُسکے نسخہ موجود ہین تب اُسکے اندراج کے خلاف عقیدہ درست نہین ہے۔ اہل اسلام کو تو برناباس کے اس بیان سے اتفاق ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سولی پر نہین چڑہے اونکی سی صورت دوسرے شخص کی ہوگئی اور وہی سولی پر چڑہا۔ آپ تو آسمان پر اوٹھالئے گئے۔ جیسا کہ قران شریف اور احادیث نبویہ سے ثابت ہے لہذا آیت مذکورہ کے ایسے معانی قرار دینا جو خلاف انجیل برناباس ہون۔ جس حد تک درست ہین ظاہر ہے۔ اہل اسلام کا تو یہی عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بالکل یہودیون کی ضرر رسانی سے محفوظ رہے اور آسمان سے ایک وقت معین پر نازل ہونگے۔ پس برخلاف انجیل برناباس حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قتل ہونا انہین ذی علم مفسرین کا خیال ہے۔ اور جسقدر یہہ خیال اس طور پر غلط ہے اُسی طرح اس آیت کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے منسوب کرنا اس سے بہی زیادہ غلط ہے۔ خود آیت ماقبل یعنی آیت دہم سے ثابت ہے کہ ہرگز منشا حضرت عیسیٰ نہین ہین اسلئے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نسل یہوداہ مین سے ہین اور وہ "شیلو" کو نسل یہوداہ مین

ہونا ممکن نہین ہے جیساکہ قبل ازین تفصیل کے ساتھہ بیان کیا جاچکا ہے - اگر یہہ آیت حضرت عیسٰی علیہ السلام سے متعلق ہوتی بہی ، تب بہی اس آیت مین جوکچہہ ذکر ہے وہ لباس کی می سے اور پوشاک کے خون انگور سے دہونیکا ذکر ہے نہ "انگور" سے مراد ہرگز کوئی انسان ہوسکتا ہے نہ کسی طرح "انگور" سے مراد حضرت عیسٰی علیہ السلام ہوسکتے تہے نہ یہہ واقع ہی صحیح ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام" قتل ہوے اور اون کا خون بہا - ہرگز کسی قسم کا انکو کوئی ضرر نہین پہونچا نہ اونکے خون کی ایک بوند زمین پر ٹپکی - وہ تو آسمان پر اوٹھا لئے گئے یہہ مفسران مذکور کی خوش عقیدتی ہے کہ وہ انجیل برناباس کو غلط خیال کرتے ہین اور اس امر کا اُنہین یقین ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام قتل ہوے اور اونکا خون بہا - اور اُسی غلط خیال کی بنیاد پر اونہون نے یہہ عمدہ تفسیر فرمائی ہے - اس آیت کا صاف وصریح مفہوم "شراب" کی نجاست اور نجاست مین شراب کا خون کے مساوی "شیلو" کی شریعت مین سمجہا جاتا ہے نہ فی الواقع کسی انسان کے خون کا اس آیت مین تذکرہ ہے نہ ذی علم مفسرین کے خیالات سے اسے کچہہ تعلق ہے -

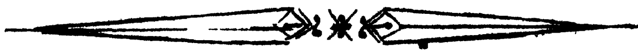
( ۵ ) یہہ کہ آیت دوازدہم کا وہ ترجمہ جو بائیبل سوسیٹی نے کیا ہے معقول دلائل کے ساتہہ غلط ثابت کیا جاچکا ہے اور حسب تصریحات مذکورہ صحیح ترجمہ آیت مذکورہ کا یہہ ہے کہ -

( اوسکی آنکہین مے سے زیادہ سرخ ہونگی اور اوسکے دانت دودہ سے زیادہ سفید ہونگے )

کتب سیر وتواریخ سے بخوبی ثابت ہے کہ "حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم" کی آنکہون مین ہمیشہ سرخی رہا کرتی تہی اور آپ کے دانت نہایت سفید تہے اور ہمیشہ آپ مسواک کرتے رہتے تہے جس سے دانت نہایت صاف رہتے تہے کتب احادیث سے بہی نہایت یقینی طور پر امور مذکورہ ثابت ہین - مولانا عبد الباقی زرقانی مواہب لدنیہ کی شرح مین لکہتے ہین اس واقعہ سے متعلق جو ایک دفعہ آپ تجارت کے لئے بصرہ تشریف لے گئے تہے اور بازار بصرہ کے قریب ایک درخت کے سایہ مین ٹہیرے تہے جہان "نسطورا" مسیحی درویش کا تکیہ تہا "میسرہ" سے جو غلام

آپ کے ساتھہ تہا "نسطورا" نے پوچھا کہ آپ کی آنکھون مین سرخی ہے۔ اوس نے جواب دیا
کہ ہمیشہ سرخی رہا کرتی ہے جدا نہین ہوتی ہے اُس درویش نے کہا کہ یہی آخری پیغمبر ہین۔ کاش
مجہے وہ وقت نصیب ہو جبکہ انہین ظاہر ہونے کا حکم ہو۔ "ابو سعید" نے کتاب "شرف
المصطفےٰ" مین اس واقعہ سے متعلق یہہ بہی لکہا ہے کہ وہ درویش جب یہہ نشانیان معلوم
کرچکا تب آپ کی خدمت مین حاضر ہوا۔ اور آپ کے سر اور قدمون کو اوس نے بوسہ دیا اور کہا کہ مین آپ پر
ایمان لایا اور مین گواہی دیتا ہون کہ آپ وہی پیغمبر ہین جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے توریت مین کیا ہے
پھر اُسنے آپ کے شانون پر مُہر نبوت دیکہی اور اوس پر بہی بوسہ دیا مولانا جلال الدین سیوطی تاریخ مصر
مین لکہتے ہین جو عبدالرحمن بن عبداللہ بن عبدالحکم کے فتوح مصر سے نقل ہے جس نے ابان بن صالح
سے روایت درج کی ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حاطب کو "مقوقس" پادشاہ
مصر کے پاس بہیجا جسکے ساتھہ حضرت کا فرمان تہا تو اُس بادشاہ نے آخری پیغمبر کی صفات
بیان کین اون مین یہہ بہی تہا کہ (اونکی آنکھون مین سُرخی ہے جو جدا نہین ہوتی) حاطب نے
جواب دیا کہ بیشک یہی آپ کی نشانی ہے۔ اس سے متعلق اس قسم کی اکثر کتابون مین اسکا
تذکرہ ہے۔ اور جن لوگون کو کتب سیر و تواریخ کے دیکہنے کا اتفاق ہوا ہے وہ اندازہ کرسکتے
ہین کہ کس قدر کثرت کے ساتھہ محققون اور مصنفون اور مورخون نے اس قسم کے حالات لکہے ہین ان آیات
کو قدیم زمانہ سے لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارات سے متعلق سمجہتے تہے
اور نجومی یہودی اور مسیحی علما مین خاتم الانبیا علیہ السلام کی یہ صفات مشہور تہین کہ اونکی آنکھون مین سرخی ہوگی اور دانت
نہایت سفید ہونگے اور غالبًا اس آیت کی بنیاد پر یہہ صفات مشہور ہوئین بکثرت کتابون سے یہہ شہرت
ہی ثابت ہے اور یہہ معنی بہی ثابت ہین اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم مین یہہ صفات بہی ثابت ہین اسکے
خلاف جہانتک جو کچھہ مسیحیون نے لکہا ہے تقریبًا وہ اُسی قسم کی تحریرات ہین جیسے کہ نوی علم مفسرین کی
رائین اوپر بیان کیجا چکی ہین جو اس قابل ہی نہین ہین کہ اون کا تذکرہ کیا جاے اور اُنکی نسبت کچھہ لکہا جاے۔

# کتاب استثنا



باب (۱۸) آیت (۱۵) خداوند تیرا خدا تیرے لئے تیرے ہی درمیان سے تیرے ہی بہائیون مین
سے میرے مانند ایک نبی برپا کریگا تم اُسکی طرف کان دھریو۔

باب (۱۸) آیت (۱۶) اُس سب کی مانند جو تو نے خداوند اپنے خدا سے حورب مین مجمع کے
دن مانگا اور کہا کہ ایسا نہو کہ مین خداوند اپنے خدا کی آواز پھر سنون۔
اور ایسی شدت کی آگ مین پھر دیکھون تا کہ مین مر نہ جاؤن۔

باب (۱۸) آیت (۱۷) اور خدا نے مجھے کہا کہ اُنہون نے جو کچھہ کہا سو اچھا کہا۔

باب (۱۸) آیت (۱۸) مین اون کے لئے اونکے بہائیون مین سے تجھہ سا ایک نبی برپا کرونگا
اور اپنا کلام اوس کے مُنہ مین ڈالون گا۔ اور جو کچھہ مین اُسے فرماؤنگا
وہ سب اُن سے کہے گا۔

باب (۱۸) آیت (۱۹) اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی میری باتون کو جنہین وہ میرا نام لیکے کہے گا نہ سنیگا
تو مین اُسکا حساب اُس سے لونگا۔

یہہ پنجاب بائبل سوسیٹی کا ترجمہ ہے آیت پانزدہم اصل عبرانی یہہ ہے (نَابِیْ مِقِرِبْخَا مِاَحِیْخَا
کَامُوْنِیْ یَاقِیْمِ لِخَا یِهْوُوَاه اِلوُهِیْخَا اِلَاوْ تِشْمَاعُوْنَ) اور آیات ہیجدہم و نوزدہم

عبرانی یہ ہین (نَابِی اَقِیم لَاهِم مِقِرب اَحِیهِم کَامُو خَا وِتَاتِی دِبَارِی بِفِیو وِدِبیر اِلیهِم اِت کُل اِشِر اِصُوِنُو وِهَا یَاهَ اِلیش اِشِر لُو یِشمَع اِل دِبَارِی اِشِر یُدِبر بِشمِی اَنُوخِی اِدرُش مِعِمُو)

ابو ہاشم نے آیت پانزدہم کا ترجمہ یہہ لکھا ہے (اللہ تیرا رب سے قایم کریگا ایک نبی تیرے بہائیون مین سے پس تو اوسکی اطاعت اور سماعت کر) اور آیات ہیجدہم اور نوزدہم کا ابو ہاشم نے یہہ ترجمہ لکھا ہے (عنقریب اونکے واسطے ایک نبی مثل تیرے اون کے بہائیون سے قایم کرونگا اور مین اپنا کلام اُس کے منہ مین کرون گا۔ پس وہ ہر ایک امر کہے گا جس پر وہ مامور کیا گیا ہے اور جو کوئی آدمی اوسکی اطاعت نہ کریگا۔ جو کہ میرے نام کے ساتھہ کلام کریگا مین اوس سے بدلہ لونگا۔)

جس سے ظاہر ہے کہ پنجاب بائبل سوسیٹی کا ترجمہ بُرا نہیں ہے بلکہ اور ترجمون سے صاف اور واضح ہے پس جو کچہہ بحث ہے وہ آیات کے مفہوم مین ہے۔ "یہود" اس بشارت کو حضرت یوشع علیہ السلام" کے حق مین خیال کرتے ہین "اور مسیحی" اسے "حضرت عیسیٰ علیہ السلام" سے متعلق تصور کرتے ہین۔ اور "اہل اسلام" حضرت خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق سمجتے ہین اور یہہ امر تصفیہ طلب ہے کہ ان تینون فریقون مین سے کس کا دعوی صحیح ہے آیت پانزدہم کے یہہ الفاظ (تیرے ہی بہائیون مین سے) اہل یہود اور مسیحیون کے بالکل خلاف ہین اس لیے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دو فرزند تہے بڑے فرزند کا اسم مبارک "اسمعیل علیہ السلام" ہے اور چہوٹے فرزند کا اسم شریف "اسحاق علیہ السلام" ہے حضرت اسحاق علیہ السلام کے فرزند حضرت یعقوب علیہ السلام تہے جن کی نسل مین کل بنی اسرائیل ہین اور نیز حضرت عیسیٰ علیہ السلام بہی اونہین کی نسل مین ہین اور کتاب استثنا کے باب سی و چہارم کے آیات دہم و یازدہم و دوازدہم مین بہی صاف طور پر بیان کر دیا گیا ہے کہ "بنی اسرائیل" مین موسیٰ علیہ السلام کے مانند اونکے بعد کوئی نبی قایم نہ ہوگا اسلیے کہ خدا تعالیٰ اسنے بلا واسطہ اون سے سرگوشی کی۔ اور اکثر آیات توریت شریف مین بہی

بیان کیا گیا ہے کہ بنی اسرائیل مین موسی علیہ السلام کے مانند نبی نہین ہوگا پس اگر اس بشارت سے مراد
کوئی نبی بنی اسرائیل ہوتا تو آیت پانزدہم مین وہ الفاظ نہ ہوتے جو اوپر بیان کئے گئے ہین بلکہ اس
جگہہ وہم مین سے "ہوتا لیکن جب (تیرے بھائیون مین سے) ہے تب ضرور اُس سے مراد خارج
از بنی اسرائیل ہے۔ اور یہہ ظاہر ہے کہ "بنی اسحاق" اور بنی اسمٰعیل باہم بھائی تھے۔ اور جب
بنی اسحاق کی طرف یہہ خطاب ہے کہ (تیرے بھائیون مین سے) تو اس کا مفہوم صاف (بنی اسمٰعیل)
ہے نہ کوئی اور پس اسکے بعد اسی بشارت کو بنی اسحاق سے متعلق کرنا آیت کے صریحی معانی سے
انحراف ہے اور جبکہ توریت شریف مین اکثر مقامات پر یہہ بیان کیا جا چکا ہے کہ کوئی نبی بنی اسرائیل
مین موسیٰ کے مانند نہ ہوگا تب اس آیت کو بنی اسرائیل سے متعلق کرنا اون تمام آیات کے خلاف ہے
سوا اسکے جس قدر انبیا علیہم السلام بنی اسرائیل مین گذرے اُن کے حالات تو بخوبی سب کو معلوم ہین
اور ذوی علم لوگ بخوبی واقف ہین کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے
بہتہ کوئی نبی بنی اسرائیل مین نہین گذرا اس لئے کہ کوئی نبی "وو شارع" نہین ہوا نہ کسی نبی نے نئی
شریعت جاری کی البتہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے نئی شریعت جاری کی لیکن جو حالات حضرت
موسیٰ علیہ السلام کے تھے اون سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کچھہ بھی مناسبت نہین تھی پس
کسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مثل نہین قرار پا سکتے اور اس مین
ذرہ شک نہین ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسحاق مین بے مثل گذرے ہین ایسی حالت مین
آیت پانزدہم کو بنی اسحاق سے متعلق قرار دینا بداہتاً غلط ہے۔ پس قطعاً (تیرے ہی بھائیون مین
سے) مراد (بنی اسمٰعیل ہین) اور بنی اسمٰعیل مین وہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم "نبی ہوے
ہین جو بنی اسمٰعیل مین بے نظیر اور بے مثال تھے جیسے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسحاق مین
بے نظیر تھے۔ پس مانند سے مراد یہی اپنی قوم مین بے نظیری ہے۔ فی الواقع حضرت خاتم الانبیا
صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات جسقدر ظاہر ہوے اور آپ پر تجلیات جیسی کچھہ ہوئی ہین اور فرقان مجید

کا نازل ہونا اور تمامی حالات ایسے نہین ہین جنکی نظیر ہو پس ہر طرح اگر آپ کی عظمت سے مشابہت ہو سکتی ہے تو حضرت موسٰی علیہ السلام ہی کو ہو سکتی ہے۔

لہٰذا اہل اسلام کا دعوی صحیح معلوم ہوتا ہے۔ اور مدعیون کا دعوٰی محض بے دلیل ہے۔

آیات مابعد ہم دنوز دہم کا مطلب سمجھنے سے قبل آیت شانزدہم و ہفدہم کا مطلب سمجھ لینا چاہیئے جو حسب ذیل ہین۔

(۱۶) اُس سب کی مانند جو تو نے خداوند اپنے خدا سے حورب مین مجمع کے دن مانگا اور کہا کہ ایسا نہو کہ مین خداوند اپنے خدا کی آواز پھر سنون اور ایسی شدت کی آگ مین پھر دیکھون تا کہ مین مرجاؤن۔

(۱۷) اور خدا نے مجھے کہا کہ اونہون نے جو کچھ کہا سو اچھا کہا۔

اور جن کا مطلب یہہ ہے کہ خداوند تعالیٰ نے حورب مین مجمع کے روز اپنا جلال دکھایا تھا اور زلزلہ اور گرج اور سخت آگ اور بجلی کی چمک کے ساتھہ ظہور فرمایا تھا اور تمام مجمع نے خدا تعالیٰ کی آواز سُنی تھی اور جلال خداوندی کی تمثیل دیکھی تھی جس سے اسقدر خوف لوگون پر طاری ہوا اور اسقدر لوگ ڈرے کہ اونہون نے چاہا کہ پھر کبھی وہ جلال خداوندی نہ دیکھین اور خداوند کی آواز نہ سنین۔ اس لئے کہ ایسا نہو کہ اوس کے خوف سے مرجایئن اونہین اوسوقت مین یہ خیال پیدا ہوا کہ جس پیغمبر پر خدا تعالیٰ کا کلام اُتریگا اسی طرح بجلی کی چمک اور گرج کے ساتھہ اوتریگا اس وجہ سے اونہون نے یہہ خواہش کی کہ پھر کسی نبی کے مبعوث ہونیکے وقت یہہ واقعات ظہور مین نہ آیئن اس لئے کہ ان واقعات سے خوف کے مارے مرجانیکا اندیشہ ہے اور خداوند تعالیٰ نے اپنی رحمت سے اس استدعا کو منظور فرمالیا اُسی کا ان آیات مین تذکرہ ہے جس سے مقصود یہہ ہے کہ یہہ امر آیندہ بھی یاد رہے کہین ایسا نہو کہ آیندہ کسی نبی کے مبعوث ہونے مین ان علامات کے ظہور کا انتظار کیا جائے جو تمہاری ہی استدعا پر موقوف کردی گئی ہین۔

تمہاری استدعا کی منظوری کی وجہہ سے آیندہ اس قسم کی علامات کا ظہور نہین ہوگا۔ اسقدر
سمجہہ لینے کے بعد آیت ہیجدہم کا مطلب اچہی طرح سمجہہ مین آسکتا ہے (کہ اپنا کلام اوس کے
منہ مین ڈالونگا) سے کیا مراد ہے۔ اسلئے کہ "کلام آلہی" کے نزول کا وہ طریقہ جو موسیٰ علیہ السلام
کے وقت مین تہا بندون کی استدعا پر موقوف کردیا گیا۔ اُس طریقہ پر تو کلام آلہی نہین نازل ہوگا البتہ
"وحی" کے ذریعہ سے کلام آلہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تلقین کیا جائیگا۔ گو اس آیت مین "وحی"
کا نام نہین ہے اور نہ کوئی ذریعہ کلام آلہی کے نبی تک پہونچنے کا اس آیت مین بیان کیا گیا ہے صرف عام
طور پر تلقین کا ذکر فرمایا گیا ہے جس مین "وحی" بہی شامل ہوسکتی ہے۔ اور چونکہ رسول صلی اللہ
علیہ وسلم پر وحی کے ذریعہ سے کلام آلہی نازل ہوا اس لئے جو تلقین آیت مین عمومیت کے ساتہہ
ہے اس مین وحی جو ذریعہ خاص ہے ضرور داخل سمجہا جائیگا۔ بہر حال چونکہ آیت پانزدہم مین یہی
ارشاد تہا کہ (موسیٰ کے مانند) وہ نبی ہوگا اور اس آیت مین بہی یہہ ہے کہ (تجہہ سا ایک نبی برپا کرونگا)
تب عام خیالات ضرور اون واقعات کے انتظار کی طرف متوجہ ہوتے جو واقعات کہ حوریب مین
مجمع کے دن وقوع مین آئے تہے یا جس طور پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نبوت عطا ہوئی تہی
بغیر اسکے کہ وہ سب واقعات ظہور مین آتے آیندہ نبی کو لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مانند
تسلیم کرنے مین تامل کرتے اس لئے بندون کے شبہات رفع کرنے کے لئے آیات شانزدہم
و ہفدہم مین اُن واقعات کے ظہور مین نہ آنے کے وجوہ بیان فرمادئے ہین اور بجاے اُس کے
دوسرا طریقہ ارشاد فرمایا ہے جو اس آیت مین ہے کہ مین اپنا کلام اُسے تلقین کرونگا کہ بندون کو
آیندہ کوئی شک وشبہہ نبوت مین ہونہ "موسیٰ علیہ السلام" کے مانند ہونے مین کوئی تامل رہے
اخیر جزو اس آیت ہیجدہم کا یہہ ہے کہ (جو کچہہ مین اوسے فرماؤنگا وہ سب اون سے کہےگا)
جس کا مطلب یہہ ہے کہ جسقدر کلام آلہی اوسے پہونچتا رہےگا اوسی قدر وہ وقتاً فوقتاً
سب لوگون کو سناتا رہیگا کوئی بات اپنی طرف سے نہین کہےگا جو بالکل مطابق واقعات ہے

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ابتداے عمر سے ایسے صادق تہے کہ دشمنون اور مخالفون کو بہی آپ کی صداقت پر پورا یقین تہا کبہی کسی دشمن نے بہی آپ پر کوئی اتہام صداقت کے خلاف نہین لگایا۔ اور ابتداے نزول وحی سے جتنا جتنا کلام آلہی حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوتا رہا آپ وقتاً فوقتاً اوسے سب کو سناتے رہے جس سے (فرقان مجید) مدون ہوگیا اس آیت ہیجدہم کے بہی ابتدا مین وہی ارشاد ہے جو آیت پانزدہم مین ارشاد تھا کہ دین اونکے لئے اون کے بہائیون مین سے تجہہ سا نبی برپا کرون گا) اس مین (اونکے لئے) خطاب بنی اسحاق کی طرف ہے اور (اونکے بہائیون مین) سے مراد بنی اسمٰعیل ہے) جس سے ظاہر ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کی بعد جو نبی ہوگا بلکہ بنی اسمٰعیل مین ہوگا دراصل خداوند تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے جو وعدہ فرمایا تہا اور جس کا ذکر آیات شانزدہم و بستم و بست ویکم باب ہفدہم کتاب پیدایش مین ہے اوسکا پورا ایفا یہ ہے کہ حضرت اسحاق کی نسل مین حضرت موسیٰ علیہ السلام کو مبعوث فرمایا اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی نسل مین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اُنکے ہر فرزند کی نسل مین ایک ایسا نبی مبعوث کیا جو ایک دوسرے کی مانند ہو سکے۔

آیت نوزدہم کا مطلب نہایت صاف ہے کہ (جو کوئی میری باتون کو جنہین وہ میرا نام لے کے کہے گا نہ سنیگا تو مین اُس کا حساب اُس سے لونگا) یعنی با وجود اسکے ابہی سے سب لوگ مطلع کر دئے گئے ہین کہ ایک نبی بنی اسمٰعیل مین موسیٰؑ کی مانند مبعوث ہوگا اور صرف بندون کی استدعا کے لحاظ سے اُس کی نبوت کے اظہار کے وقت وہ واقعات وقوع مین نہین آنیکے جو واقعات موسیٰ علیہ السلام کے وقت مین ظاہر ہوے تہے بلکہ اُسی وحی کے ذریعہ سے کلام تلقین ہوگا اس کے بعد جب جو کچہہ وہ خدا تعالیٰ کے نام سے بیان کرے اُس سے نہ ماننا صریحًا جناب باری جل وعلیٰ شانہ کے احکام سے صریحی عدول ہے۔ اور ضرور ایسا عدول قابل مواخذہ ہے۔

# کتاب استثنا



باب (۳۲) آیت (۲۱) اونھون نے اس کے سبب سے جو خدا نہین مجھے غیرت دلائی اور اپنی واہیات باتون سے مجھے غصہ دلایا سو مین بھی انہین اُس سے جو گروہ نہین غیرت مین ڈالونگا اور ایک بے عقل قوم سے انہین خفا کرونگا۔

یہہ پنجاب بائیبل سوسیٹی کا ترجمہ ہے جو عربی ترجمون کے بھی مطابق ہے جو ۱۸۱۱ء و ۱۸۲۴ء مین طبع ہوئے ہین اور ابن ساباط کے ترجمہ کے بھی مطابق ہے لہذا نہ اس ترجمہ سے اختلاف کی کوئی وجہہ ہے نہ اصل عبرانی آیت سے مقابلہ کی ضرورت ہے فی الواقع اس آیت کا مضمون ایسا صاف نہین ہے جس سے اصل مقصود آسانی کے ساتھہ سمجھہ مین آجاے۔ غالباً یہی وجہہ ہے کہ مترجمون کے خاص تصرفات سے یہہ آیت محفوظ ہے۔ بہر حال اس آیت کا مطلب یہہ ہے کہ بنی اسرائیل کی نسبت یہ ارشاد ہے کہ اونھون نے اُسکے سبب سے جو خدا نہین مجھے غیرت دلائی اور اپنی واہیات باتون (یعنی لغو حرکات) سے مجھے غصہ دلایا جس سے مراد وہ امور ہین جنکا توریت مین ذکر ہے پس بلحاظ بنی اسرائیل کی بداعمالی و شرارت کے یہہ ارشاد ہوا ہے کہ مین بھی انہین اُس سے جو گروہ نہین ہے غیرت مین ڈالونگا جس سے مراد بنی اسمٰعیل ہین اس لئے کہ

بنی اسحاق اس وجہ سے کہ ذی علم تھے سلطنت اور نبوت اونہین مین تھی اور بنی اسمعیل محض جاہل سپاہی تھے جن کی بنی اسحاق کی نظر مین مطلقاً کوئی وقعت نہین تھی اور وہ اونہین محض بیوقعت سمجھتے تھے۔ پس بلحاظ بنی اسحاق کے خیالات کے یہہ ارشاد ہوا ہے کہ ایسا کرونگا جس سے تم غیرت مین پڑو یعنی بنی اسمعیل کو تمپر وقعت دیدونگا تمہین اُن کا محتاج کردونگا تاکہ تمہین غیرت آئے۔ آگے اس سے زیادہ صاف الفاظ مین یہہ ارشاد ہے کہ (ایک بیعقل قوم سے اونہین خفا کرونگا۔ یعنی (بنی اسمعیل) سے جو محض بیعلم بے عقل نرے دلیر اور بہادر لوگ تھے اونکی وقعت سے تمہین رنجیدہ کرونگا۔ فی الحقیقت بنی اسمعیل بنی اسحاق کے بنی عم تھے اور یہہ انہین مختلف وجوہ سے محض بیوقعت سمجھتے تھے اونکی ترقی اون کا دست نگر بننا اون کا محتاج ہونا ان کے لئے سخت رنج دہ امر تہا لیکن خداوند کریم نے اُنہین مین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء والمرسلین کو مبعوث کیا جنکی وجہ سے بنی اسمعیل کی حالت ہی بدل گئی بجاے جہل کے اُنہین وہ علم عطا فرمایا گیا کہ اس وقت جسقدر علوم موجود ہین ان مین سے اکثر کے وہ موجد اور اکثر کے مدون اول وہی ثابت ہوتے ہین۔ تمامی مورخانِ انگلستان ایڈورڈ گن ہنری لوئیس ڈاکٹر ہیلی۔ سدر لینڈ فرانسیسی سکندر ہمیلت نے صاف طور پر اس امر کا اعتراف کیا ہے کہ ہمارے فضل وکمال کا سرچشمہ عرب ہے اور بہتیرے محقق مورخون کی تحقیقات کا یہی نتیجہ ہے کہ اب جو دنیا مین علوم رائج ہین ان مین سے کوئی بھی ایسا علم نہین ہے جس کے بانی یا مدون عرب نہون جسکی نظیر بنی اسرائیل مین نہین مل سکتی علیٰ ہذا تہذیب اخلاق تدبیر منزل سیاست مدن مین علمی عملی دونون قسم کی وہ بے نظیر لیاقت بنی اسمعیل کو حاصل ہوئی جسکی بنی اسحاق مین کوئی نظیر نہین ہے الہیات اور تصوف اور توحید ہی مین بنی اسمعیل بالکل بےنظیر نہین ثابت ہوے بلکہ زہد اور اتقا اور خداشناسی اور خداپرستی مین بھی بالکل بے مثل ثابت ہوے۔ غرض دین و دنیا کی کوئی ایسی خوبی باقی نہین رہی جو انہین نہ عطا ہوئی ہو جو کچھ

بنی اسحاق کو ابتدا سے اخیر تک جزاً جزاً ملا مجموعی طور پر اُس سے بہت زیادہ سب کچھہ انہیں وقت واحد میں عطا ہوا۔ اور جس طرح انپر آثار رحمت ظاہر ہوے بنی اسرائیل پر آثار غضب نمایاں ہوے۔ جو کچھہ انہیں عطا ہوتا گیا اُن سے سلب ہوتا گیا۔ تا آنکہ وہ اپنی نتیجہ کردار کو پہونچے اور انھون نے وہ ترقی حاصل کی جو کسی کے وہم وگمان میں بھی نہ تھی۔ اور جو قوم کہ بنی اسحاق کی نظر مین حد سے زیادہ حقیر اور ذلیل تھی اُس قوم کی ایسی ترقیات جن کی اُن مین نظیر بھی ملنی مشکل تھی۔ جسقدر اون پر شاق گذری ہونگی اظہر من الشمس ہے اور ساتھہ ہی اسکے اُن کا بنی اسمٰعیل کا دست نگر اور محتاج بننا اونکے لئے جداگانہ عذاب عظیم تھا۔ پس گو اس آیت مین بنی اسمٰعیل کا ذکر ہے لیکن اس ذکر سے مقصود رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت ہے اس لئے کہ بنی اسمٰعیل مین سوا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کوئی شخص ایسا پیدا نہیں ہوا جسکے حالات باعث غیرت بنی اسحاق ہوتے یا باعث رنج وملال بنی اسرائیل ہوتے۔ صرف رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے حالات ایسے تھے جن پر امور مندرجہ آیت صادق آسکتے ہین اور صرف آپ ہی بنی اسمٰعیل کی ردی حالت کے تغیر کا سبب ہین اور آپ ہی کی وجہہ سے وہ ردی حالت دنیا بھر کی خوبیون کے ساتھہ بدل گئی۔ اور بجاے معائب کے وہ خوبیان پیدا ہوگئین جن کا اوپر ذکر کیا جا چکا ہے۔ پس فی الحقیقت یہہ آیت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت سے متعلق ہے اسلئے کہ آپ کے سوا بنی اسمٰعیل مین کوئی ایسی صفات کا شخص نہین گذرا۔ اور نہ بنی اسمٰعیل کے سوا کوئی اور قوم اس آیت کا مفہوم قرار پا سکتی ہے گو بنی اسرائیل کو بخت نصر نے بھی بہت ستایا گرفتار کر کے لے گیا۔ مدت دراز تک بابل مین رکھا۔ رومیون نے بنی اسرائیل کو بہت ستایا لیکن وہ دونون نامآور اور قوی گروہ تھے نہ اون پر (گروہ نہ ہونا) صادق آسکتا ہے۔ نہ اون پر (بے عقلی) صادق آتی ہے۔ اس لئے کہ فی الواقع وہ لوگ بے عقل نہین تھے بلکہ عقلمند لوگ تھے سوا اسکے اس آیت مین جدال وقتال اور آفات کا کچھہ ذکر نہین ہے یکسی قسم کا اون سے ضرر پہونچنے کا ذکر ہے صرف (غیرت مین ڈالنے) اور (خفا کرنیکا) ذکر ہے

جس کے مفہوم سے وہ آفات خارج ہین جو بخت نصر اور رومیون سے پہونچین۔ فی الواقع بخت نصر اور رومیون کے آفات وہ واقعات ہین جن کا ذکر کتاب استثنا کے باب بست و ہشتم سے باب سی و دویم تک ہے۔ اون واقعات سے اِس آیت کو مطلقاً تعلق نہین ہے۔ اور اس آیت کا مصداق سوا بنی اسمٰعیل کے کوئی قوم نہین ہو سکتی۔



# کتاب استثنا

باب (۳۳) آیت (۲) اوراوس نے کہا کہ خداوند سینا سے آیا اور شعیر سے اُن پر طلوع ہوا فاران ہی کے پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا۔ دس ہزار قدسیون کے ساتھہ آیا۔ اوراوس کے دہنے ہاتھہ ایک آتشی شریعت اون کے لئے تھی۔

ایضاً (۳) ہان وہ اوس قوم سے بڑی محبت رکھتا ہے اُسکے سارے مقدس تیرے ہاتھہ مین ہین اور وہی تیرے قدمون کے نزدیک بیٹھے ہین اور تیری باتین مانین گے۔

یہہ پنجاب بائبل سوسیٹی کا ترجمہ ہے اصل آیات دویم وسویم کتاب استثنا باب سی وسوم عبرانی مین (یہوواہ مسینا با و زارح مسعیر لامو ھوفیع مہر پاران واتاہ مربوت قودش میمینو اش دت لامو اف حوبب عمیم کل قدوشاو بیادخا وھم توکو لرگلخا یسا مدبروتیخا) ۱۸۱۱ء مین عربی مین جو ترجمہ عہدین کا پادری صاحبون نے طبع کرایا ہے اُس مین آیت دوم کا یہہ ترجمہ درج ہے (قسم ہے اُس ذات کی جس نے تجلی کی

طور سینا سے اونظاہر کیا اپنے نور کو شعیر سے اور ظاہر کیا اوسکو کوہ فاران سے اور آیا مقدسین ٹیکری پر
ایک ایسی شریعت کے ساتھہ جو اوس کے داہنے جانب سے اونکے لئے نور ہے۔ ابو ہاشم نے
جو ترجمہ نقل کیا ہے وہ یہہ ہے کہ (اللہ تعالی طور سینا سے آیا اور ظاہر ہوا لوگون پر ساعیر سے
اور چڑھ گیا فاران پر جبال فاران اور اوسکے ساتھہ داہنی جانب طور پر کی ایک ٹیکری تھی) اس آیت کے
تینون ترجمہ کسیقدر مختلف ہین جن مین سے دو ترجمے تو پادری صاحبون ہی کے ہین پس جب ترجمہ
بالکل متحد نہین ہین تب اس کے سوا کیا چارہ ہے کہ اصل عبرانی آیت پر غور کیا جاے اور اوسکے
معانی سمجھے جاوین۔ فی الواقع ترجمہ کے لئے نہایت اعلی درجہ کی معلومات درکار ہے تا وقتیکہ
مترجم اصلی محاورت اور لغات سے بخوبی واقف نہین ہو اور دونون زبانون مین پوری مہارت
نہ رکھتا ہو۔ ایک زبان کے خیالات دوسری زبان مین ادا نہین کرسکتا۔ عموماً آسمانی کتابین چونکہ
سب سے زیادہ مشکل ہوتی ہین اور فصاحت اونکی حد سے زیادہ بڑھی ہوئی ہوتی ہے اسوجہ
سے ترجمہ بہت ہی زیادہ مشکل ہوتا ہے تفسیر والی رچرڈ منت مین آیت دوم کا ترجمہ یہہ لکھا
ہوا ہے کہ (اللہ تعالی سینا سے آیا اور سعیر سے اوٹھا اون کے واسطے چمک نکلا فاران کے پہاڑ
سے اور آیا دس ہزار مقدس کے ساتھہ اوسکے داہنے ہاتھہ مین آتشی شریعت ہے) گو یہہ ترجمہ
کسیقدر پنجاب بائبل سوسیٹی کے ترجمہ سے ملتا جلتا ہے تاہم مختلف ہے ان سب ترجمون کو
اصل آیت دوم سے مقابلہ کرنے کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ سنہ ۱۸۱۱ء کی ترجمہ بائبل کا ترجمہ بمقابلہ
باقی ترجمون کے زیادہ درست ہے گو کما حقہ جیسا عمدہ ترجمہ ہونا چاہیئے تہا یہہ بھی نہین ہے
تاہم یہہ زیادہ قریب الفہم ہے اور نیز مسیحی مترجمون کا ترجمہ ہے۔ جو ہر طرح باقی دو مسیحی ترجمون پر مرجح
ہے یہہ دونون ترجمے بہت قریب زمانہ کے ہین اور وہ بہت قدیم زمانہ کا ہے اور اوسکے مترجم زیادہ
ذی علم اور معتبر لوگ تہے۔ پس ان جدید ترجمون پر ہر طرح وہ ترجمہ مرجح ہے۔ اوسی کے اعتبار سے
آیات کے معانی پر بحث ہونی چاہیئے اوسی کے لحاظ سے آیات کا مفہوم اور مقصود سمجھنا چاہیئے

مفسران بائبل نے ان آیات سے متعلق اپنی مختلف رائین ظاہر کی ہین بشپ ہال کی راے وو ڈوالی
رچرڈ وسنٹ نامی تفسیر مین یہہ لکھی ہوئی ہے کہ

خدا تعالی نے چمکتے ہوے آفتاب کی طرح اپنا نور اسرائیلیون پر ڈالا اور اس بات کو بیابان مین داخل ہونے کے وقت سے شروع کیا اور برابر بڑہتا گیا۔ زمین اودوم پر سے جب وہ گذرے رستہ بھر اون پر طالع رہا اور روشنی کے ساتھہ وہ کوہ فیرن کے مانند چمک نکلا جبکہ اوس نے اسرائیلی بزرگون کو اپنے فیض سے بڑا حصہ دیا اور اوس نے اپنی قوم کے دس ہزار قوی فرشتون سے حفاظت کی۔ جن کے روبرو اوس نے اپنی شریعت جلال اور ہیبتناک طور سے آگ مین اسرائیلیون کو دی۔

مسٹر پائل کا قول یہہ ہے کہ۔

گویا یہہ کہا گیا ہے کہ یہہ قوم پسندیدہ ہے جس پر اللہ کی بڑی مہربانی ہے جن کو خدا نے بیشمار فرشتون کے گروہ کے ساتھہ ظاہر کیا جسکے ساتھہ خدا کی حضوری کی علامتین تہین جب کوہ سینا پر آئی اوس نے اونکو اپنے جلال کے بادل سے بحفاظت تمام بطور معجزہ کی عرب کے جنگل اور فاران کے بیابان اور ادومیہ کے کنارون سے بحافظت تمام لے لیا۔

بشپ گدرکا قول ہے کہ

آتشی شریعت اس لئے کہا کہ آگ مین یہہ باتین فرمائی تہین۔

غرض علماے مسیحی کی تو اسی قسم کی تفاسیر ہین جن کا تذکرہ محض غیر ضروری ہے۔

فی الواقع "طور" وہ پہاڑ ہے جہان حضرت موسی علیہ السلام کو نبوت عطا ہوئی۔ اور خداوند تعالی نے اپنے تکلم سے موسی علیہ السلام کو اعزاز بخشا اور "ساعیر" وہ پہاڑ ہے جو ملک شام مین واقع ہے اور جہان سے حضرت عیسی علیہ السلام کی نبوت کا ظہور ہوا "اور فاران" وہ پہاڑ ہے جو مکہ مین واقع ہے اور وہین حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی اور خداوند تعالی نے اسی پہاڑ پر

حضرت کو اظہار نبوت کا حکم دیا جس سے ثابت ہے کہ انہین تینون مقامات سے جناب باری کی خاص قسم کی شانون کا ظہور ہوا اور انہین تینون مقامات سے نہایت اولوالعزم انبیا علیہم السلام کی شریعتون کا اظہار ہوا - پس آیت دوم سے مراد یہی تین واقع ہین اور بمحاظ مطاہر و مدارج کے مظہر سے متعلق خاص مدارج کے الفاظ استعمال کئے گئے ہین جیسے کہ (سینا سے آیا) اور (سعیر سے اون پر طلوع ہوا) سے ظاہر ہوتا ہے اور فاران کی پہاڑی سے وہ جلوہ گر ہوا) مین اور الفاظ اول الذکر مین تفاوت ہے - (آنا) اور (طلوع ہونا) اور (جلوہ گر ہونا) مین بین فرق ہے - طلوع ہونے سے ایک بالکل ابتدائی حالت مراد ہوگی جس سے زیادہ (آنا) کا مفہوم ہے اور ان دونون سے زیادہ (جلوہ گر ہونا) ہے جو فی الواقع مطابق واقعات ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ کے واقعات اور اونکی شریعت کی وسعت اور اونکی امت کے حالات کو جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ کے واقعات اور اونکی شریعت کی وسعت اور اونکی امت کے حالات کے ساتھہ مطابق کیا جائے تو بمقابلہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا زمانہ من کل الوجوہ گویا طلوع ہی تہا اور جب اون دونون اولوالعزم انبیا علیہ السلام کے حالات سے حضرت خاتم الانبیا علیہ السلام کے حالات کا مقابلہ کیا جائے اور آپ کی شریعت کی وسعت اور آپ کی امت کے حالات پر غور کیا جائے تو اس مین ذرا شبہہ باقی نہین رہتا کہ بمقابلہ انکی (جلوہ گری) کا درجہ خاتم الانبیا ہی کی نبوت کا زمانہ ہو سکتا ہی نہ اور کوئی زمانہ گو یہہ مضمون بہت تفصیل طلب ہے جو تفصیل بالکل تاریخی واقعات ہین اور جنہین ہر شخص کتب تاریخ سے دیکھہ سکتا ہے لہذا بخوف طوالت یہان تفصیلی واقعات لکھنے مین تامل ہے بتسب ہال کی راے محض بیدلیل اور خلاف واقعات ہے اس لئے کہ اونہون نے اپنا یہہ خیال ظاہر کیا ہے کہ اس آیت مین علاوہ دو سینا کی ہر جگہہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہی مراد ہین لیکن یہہ ایسا خیال نہ تہا جو بلا دلیل تسلیم کیا جا سکتا - گو (سینا) کے واقعات تو خود توریت سے معلوم ہو سکتے ہین دو (سعیر) کی نسبت انہین وہ واقعات

ظاہر کرنے چاہیئے تھے جو بمقام سعیر ظہور مین آئے تھے جنہین وہ اس آیت کے اس اشارہ
کا مفہوم قرار دیتے ہین علی ہذا و فاران" کے واقعات اُنہین ثابت کرنے چاہیئے تھے جو جلوہ گری
کا مفہوم ہو سکتے تھے توریت شریف سے تو بخوبی ثابت ہے کہ سب سے زیادہ ظہور قدرت باری
جل و علی شانہ ملک مصر مین ہوا تہا اور "سینا" ہی پر تجلیات عظیم حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ہوئین
وہین اونہین نبوت عطا ہوئی معجزات عطا ہوئے جسکی نظیر اونکی باقی عمر مین نہین ہے نہ سعیر پر کوئی
ایسا واقعہ پیش آیا نہ فاران پر جو "سینا" کے واقعات کے عشر عشیر بھی ہو محض معمولی نصایح
تہ "طلوع" کا مفہوم ہو سکتے ہین (نہ جلوہ گری کا) اور فی الواقع ان ہر سہ مقامات سے متعلق اس آیت مین
واقعات اعظم مراد ہین نہ معمولی واقعات اور ضرور ہی کہ انتہائی واقعات کوہ "فاران" کے اور ابتدائی
واقعات کوہ سعیر" کے ثابت ہون لیکن خود توریت شریف سے معاملہ بالعکس ثابت ہوتا ہے
کہ "انتہائی امور" کا ظہور موسیٰ علیہ السلام کے لیئے "کوہ سینا" ہی پر ہوا ہے جو کچھہ وہان ہوا ہے
اور کہین اوس کے مساوی ہی نہین ہوا۔ تب لبشب یال کا استدلال کیونکر صحیح ہو سکتا ہے۔ اگر
چند منٹ کے لئے خواہ مخواہ اس استدلال کو مان بہی لیا جاسے تو آیت سوم سے اُسکی تردید
ہوتی ہے اس لیئے کہ آیت سوم کا ترجمہ اسی تفسیر مین یہہ درج ہے (ہان اُس نے محبت کی
قومون سے) حالانکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت سوا قوم اسرائیل کے اور اقوام مین نہین
پہیلی تب یقیناً سب قومون سے محبت کرنے والے حضرت موسیٰ علیہ السلام نہین قرار پاسکتے
ضرور ہے کہ سب قومون سے محبت کرنیوالا کوئی اور ہو اس لئے کہ یہہ تو صرف اسرائیلون ہی
سے محبت کرنیوالے تھے پس کوئی صورت ایسی نہین ملتی جو لبشب یال کی راے سے اتفاق
کرنیکا موقعہ ہو اس مین ذرہ شک نہین کہ اس آیت مین تین اولوالعزم انبیا علیہ السلام جداگانہ
مراد ہین کسی ایک نبی سے متعلق یہہ آیت نہین ہے خواہ مخواہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اسے
متعلق کیا جاتا ہے۔ اس وجہہ سے یہہ دقتین پیدا ہوتی ہین۔ تاوقتیکہ کوہ سعیر کے ایسے عظیم الشان

واقعات نہ ثابت کئے جائین جو (طلوع) کا مفہوم پورا کرنے کے بلئے کافی ہون - اور فاران کے ایسے واقعات نہ ثابت کئے جائین جو (جلوہ گری) کی شان کے مناسب ہون اوس وقت تک لبشپ ہال کی راے کو کوئی تسلیم نہین کر سکتا اور حالات سے ہرگز یہہ امید نہین ہو سکتی کہ کچہہ بہی حضرت موسیٰ سے متعلق کوہ سعیر یا کوہ فاران پر ایسا ثابت کیا جا سکتا ہے جو کوہ سینا کے واقعات کے برابر یا اوس سے برتر ہو - بلکہ توریت شریف سے اس کے برعکس ثابت ہے کہ کوہ "سینا" سے بڑہ کر نہ کہین موسیٰ علیہ السلام پر تجلیات ہوئین نہ ایسے امورات اعظم ظہور مین آئے جیسے کہ وہان ظہور پذیر ہوے لہذا اس سے برخلاف لبشپ ہال کی راے کے یہہ ثابت ہے کہ "کوہ سعیر" اور "کوہ فاران" سے اس آیت مین ہرگز حضرت موسیٰ علیہ السلام مراد نہین ہین - بلکہ اون سے مراد دیگر انبیا علیہم السلام ہین جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے اور خود اس باب کی آیت اول یہہ ہے (یہہ وہ برکت ہے جو موسیٰ ع نے اپنے مرنے سے آگے بنی اسرائیل کو بخشی) جس کے بعد وہ آیت دوم ہے جس پر اسوقت تک بحث کی گئی ہے پس اس آیت اولین سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو کوئی نعمت غیر مترقبہ عنایت فرمائی اور یہہ ظاہر ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ کے واقعات تو نہ راز مخفی تہے نہ وہ کوئی ایسی شے تہے جیسا کہ آیت سے معلوم ہوتا ہے نہ صرف وہ ایسی شے تہے جو ہر زمانہ مین ہمیشہ کے لئے مفید ہوتے بلکہ بہت بڑی برکت وہ ہے جو آیندہ اور اولوالعزم انبیا علیہم السلام کی بشارت تہی اور چونکہ اُن مین سے ایک خاتم الانبیا علیہ السلام کی بشارت تہی جنکی حکومت ختم دنیا تک قایم رہے گی اور ایک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت تہی جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد مبعوث ہونیوالے تہے پس یہہ بشارت ضرور ایسی برکت تہی جو اونہین قیامت تک گمراہی سے محفوظ رکہہ سکتی تہی - لہذا اس آیت سے بہی ظاہر ہے کہ آیت دوم مین کوئی معمولی بات نہین بیان کی جائیگی بلکہ نہایت غیر معمولی اور نہایت مفید امر بیان کیا جاے گا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ کے واقعات تو بنی اسرائیل کو عام طور پر معلوم ہی تہے

وہ اون کے لئے بالکل معمولی بات تھی اون کا تذکرہ صرف اون کا ذہن امثال آیندہ کی طرف منتقل
ہونے کے لئے کیا گیا تھا تاکہ اچھی طرح بنی اسرائیل کی سمجھہ مین آجائے کہ جس طرح ہمارے موجودہ
زمانہ مین واقعات پیش آئے ہین اسی طرح آیندہ زمانہ مین سعیر اور فاران مین انہین واقعات سینا کے
مانند واقعات ظہور مین آئین گے اور مبدء فیاض جل وعلی شانہ کوہ سعیر سے طلوع فرمائے گا
اور کوہ فاران پر اکمل طور پر جلوہ گر ہوگا اور وہ ان آیندہ اعظم ترین واقعات سے مطلع رہین تاکہ انہین
کوئی شک نہ پیدا ہو اور دنیا اور آخرت سب کچھہ نہ کھو بیٹھین - پس درحقیقت بخشش کا لفظ ایسے
ہی کسی بے حد مفید امر پر صادق آسکتا ہے نہ محض تحصیل حاصل اوسکا مفہوم ہوسکتا ہے جیسا
کہ ذی علم مفسرین نے خیال کیا ہے باقی جو کچھہ بشپ ہال نے اخیر جز آیت سے متعلق تفسیر فرمائی ہے
اوسکی وجہ غلطی ترجمہ ہے - وہ ترجمہ ہی اصل آیت کا نہین ہوسکتا جو انہون نے خیال کیا ہے اور جو تفسیر مین
درج فرمایا ہے بلکہ ترجمہ جز اخیر کا بموجب عہد مین مترجمہ عربی مطبوعہ ۱۸۱۱ء ہے جو اوپر نقل کیا جا چکا
ہے اور جسکے مقابلہ سے اصل ترجمہ ہی اس مفسر کا غلط ثابت ہوتا ہے پس تفسیر ایسی حالت مین
اغلط قرار پائیگی - علی ہذا بشپ کدر کا قول ہی اسی غلطی ترجمہ پر مبنی ہے - اسلئے کہ ترجمہ کے الفاظ یہ
ہین - (ایک ایسی شریعت کے ساتھہ جو اوسکے داہنی جانب سے اونکے لئے نور ہے) نہ اس
آیت کے کسی لفظ کا "آتشی شریعت" ترجمہ ہوسکتا ہے نہ آتشی شریعت سے کوئی بحث ہے
نہ آتشی شریعت کی تشریح اور تفسیر کو اصل آیت سے کچھہ تعلق ہے باقی رہے اس زیر آیت کے
مطالب وہ بہت صاف ہین عبارت (جو اوسکی داہنی جانب سے) اسکے مساوی ہے کہ کہا جائے
(جو اوسکی راستی سے) دست راست سے عموماً (راستی) کو تشبیہ دیجایا کرتی ہے اور نیز جانب
راست یا سیدہی طرف سے بھی مراد راستی ہوا کرتی ہے اور بعض اوقات عظمت اور بہتری مراد ہوتی
ہے پس "فاران" سے جس شریعت کا ظہور ہوگا وہ شریعت اعظم ترین شرایع یا بہتر ترین شرایع یا شریعت
راست ہوگی اور یہ امر بھی مطابق واقعہ ہے کہ وہ شریعت محمدیہ بلحاظ توحید وتحمید وتمجید باری جل وعلی شانہ

اور بلحاظ عبادات و اخلاق و قانون سیاستی و تمدنی ہر طرح سب شرایع سابقہ سے بدرجہا بہتر ہے اور خود جناب باری جل علی شانہ نے اس امت کو (خیر امۃ) بہترین امم ارشاد فرمایا ہے اور شریعت اسلامیہ" محض راستی اور حق پر مبنی ہے۔ اور (اونکے لئے نور ہے) یہ بھی نہایت صاف ہے امت کے لئے شریعت نور ہے۔ عام طور پر "شریعت اسلامیہ" کو "امت خیر الامم" نور محض سمجھتی ہے۔ گو شریعت کا نور ہونا بہت تفصیل طلب امر ہے لیکن اہل اسلام سے تو بلیں اس وجہ سے پوشیدہ نہین ہے کہ اونکی مذہبی کتابون مین اسکی بخوبی تصریح موجود ہے اور غیر مذاہب کے لوگون کو اسکے سمجھنے کی چندان ضرورت نہین ہے تاہم اسقدر مختصر طور پر بیان کر دینا کافی ہے کہ روشنی ہی رہبر ہوا کرتی ہے جو کچھہ دن کی روشنی مین ہو سکتا ہے اندھیری رات مین نہین ہو سکتا۔ پس شریعت اسلامیہ کی وہ روشنی ہے جس نے ہزارون لاکھون اشخاص کو اصلی مقام تک پہونچا دیا۔ اس امت کے علما اور اولیاء اللہ تعالی کی تعداد اونکی سوانح عمریون کے دیکھنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ "شریعت اسلامیہ" کیسا نور ہے جس نے علما اور اولیاء اللہ تعالی کی تعداد کس قدر بڑہا دی ہے جسکی ہبوط آدم علیہ السلام کے بعد سے اس شریعت کے ظہور تک کے زمانہ مین نظیر ملنی ممکن نہین بلکہ یقیناً اُتنے زمانہ کے اولیاء اللہ کی صحیح تعداد کو اس وقت تک کے امت محمدی کے اولیاء اللہ کی تعداد سے مقابلہ کیا جاے تو معلوم ہو کہ اتنی سی مدت مین اولیاء اللہ کی تعداد مین کسقدر بیشی ہوئی ہے اور ابھی اور آیندہ بہت زمانہ باقی ہے۔

آیت سوم کا ترجمہ تفسیر ڈوالی رچرڈومنٹ مین حسب ذیل لکھا ہوا ہے۔

ہان اوس نے محبت کی قومون سے سارے اوسکے مقدس تیرے ہاتہہ مین ہین اور وہ جہکتے ہین تیرے قدمون پر اوٹہاتے ہین تیری باتون مین سے)

ہنری اسکاٹ نے بھی یہی ترجمہ کیا ہے لیکن تہوڑا سا اختلاف بھی کیا ہے جو یہہ ہے کہ بجاے فقرہ اخیر (اٹھاتے ہین تیری باتونمین سے) یہہ لکھا ہے کہ ہر ایک اون مین کا اوٹہا لے گا تیری باتونمین سے

اوران دونون مفسرون کا ترجمہ پنجاب بائبل سوسیٹی کے خلاف ہے۔ پنجاب بائبل سوسیٹی نے ابتدائی الفاظ آیت کا ترجمہ یہہ کیا ہے کہ (ہان اُس قوم سے بڑی محبت رکہتا ہے) جسکے خلاف دونون مفسران مذکورنے یہہ ترجمہ کیا ہے کہ (ہان اوس نے محبت کی قومون سے) بلکہ ترجمۂ عربی مطبوعہ ۱۸۱۱ء اور ترجمہ ابن ساباما سے بہی اس جز آیت کے اُس ترجمہ کی تائید ہوتی ہے جو مفسران مذکورنے کیا ہے اور خود بائبل سوسیٹی نے دوسرے مقامات پر ان الفاظ کا ترجمہ آیت سویم کے ترجمہ کے خلاف کیا ہے ملاحظہ ہو کتاب پیدایش کے باب چہل ونہم کی آیات دہم کا جز اخیر یہہ ہے (وِ لُو یِقھَت عَمِّیم) جس کا ترجمہ بائبل سوسیٹی نے یہہ کیا ہے (اور قومین اوسکے پاس اکٹھی ہونگی) اور اسی جزو اول آیت سوم کے ساتہہ مقابلہ کرنے کے بعد معلوم ہو سکتا ہے کہ جس لفظ کا ترجمہ "قومین" آیت مذکورہ مین کیا تہا اُسی لفظ کا ترجمہ اس آیت مین "قوم" کیا ہے اور کوئی وجہہ اسکی نہین ہے کہ ایک ہی لفظ کے ایک آیت مین جمع کے معنی ہون اور دوسری آیت مین اوسکا مفہوم مفرد ہو۔ پس "قوم" غلط ہے "قومین" صحیح ہے۔ اور یہہ غلطی بہی اتفاقی نہین ہی بلکہ کسی خاص غرض سے "قومون" کی جگہہ "قوم" واحد ترجمہ کیا گیا ہے۔ جو اغلباً یہی غرض ہوئی کہ آیت دویم کو حضرت موسیٰ علیہ السلام ہی تک محدود کرنے کی سعی کی جاوے بہرحال چونکہ چار مترجمون کو اس پر اتفاق ہی کہ ترجمہ "قومین" درست ہے نہ "قوم" اور آیت سوم بہی اُنہین چارون ترجمون کے ترجمہ کی تائید ہوتی ہے لہذا اُنہین کا ترجمہ اس جز سے متعلق صحیح ہی پنجاب بائبل سوسیٹی کا ترجمہ اس سے متعلق غلط ہی اسقدر ترمیم کے بعد باقی ترجمہ پنجاب بائبل سوسیٹی کا اس آیت سے متعلق غیر صحیح نہین ہے۔ نہ اوسکی بابت ہمین کچہہ لکہنا ضرور ہے۔ غرض صحیح ترجمہ آیت سویم کا یہہ ہوگا۔

(ہان اوس نے محبت قومون سے اُسکے سارے مقدس تیرے ہاتہہ مین ہین اور وہ تیرے قدمون کے نزدیک بیٹھے ہین اور تیری باتین مانین گے۔

جس کا مفہوم یہہ ہے کہ وہ "شاہ" جس کا ظہور فاران سے ہوگا سب قومون سے محبت کریگا

اوراس کے امت کے مقدس اوسکے ہاتھ مین رہین گے۔ اور اوسکے قدمون سے جدا نہ ہونگے اور
اوسکے احکام کی تعمیل کرینگے اور دل سے اوسکی باتین مانین گے جو درحقیقت مطابق واقعات ہے حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب قومون سے محبت رکھتے تھے یہودی نصرانی صنم پرستان عرب
آتش پرست کوئی کسی قوم کسی مذہب کا کیون نہ ہو اسلام قبول کرنیکے بعد آپ سب مسلمانون سے
مساوات کے ساتھہ محبت رکھتے تھے اور اسلام قبول کرنے سے قبل ہی بحیثیت بندۂ خدا ہونیکے
آپ ہر شخص کی بھلائی چاہتے تھے آپ کی محبت آپ کی شفقت آپ کی عنایت عام تھی کسی خاص قوم یا
کسی خاص فرقہ کے ساتھہ مخصوص نہین تھی۔ اور مقدسین بیت المقدس بالکل آپ کے فرمان بردار تھے
اور بالکل آپ کے ہاتھہ مین تھے۔ اور صحابہ کرام کو اسقدر آپ سے محبت تھی کہ کسی طرح وہ آپ کے
قدمون سے جدا نہین ہوسکتے تھے اور کسی طرح وہ جدائی گوارا نہین کرسکتے تھے۔ اور آپ کے احکام کی
تعمیل جس صداقت اور مستعدی کے ساتھہ ہوئی ہے اور آجتک ہورہی ہے اظہر من الشمس ہے یہ
حالات حضرت موسیٰ علیہ السلام کے حالات سے مطابق نہین ہین اسلئے کہ سوا ایک قوم بنی اسرائیل کے
اور کوئی قوم آپ کی شریعت کے تابع ہوئی نہ آپ کو کل اقوام سے محبت کرنیکا موقع ملا نہ بنی اسرائیل کے سوا
کوئی اور قوم آپ کی مورد عنایت ہوئی نہ بنی اسرائیل اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے تعلقات حالات متذکرہ
کے مطابق ہین جس سے بخوبی مفسرین بائبل کے خیالات کی تردید ہوتی ہے اور اس مین ذرا شک نہین
کہ آیت دویم مین دو انبیا علیہم السلام کے مبعوث ہونیکی بشارت ہے اور یہ امر بخوبی ثابت ہے کہ حضرت
موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو اپنے اخیر زمانہ مین آیندہ واقعات سے اچھی طرح مطلع کردیا تھا کہ
وہ اُن آفات سے محفوظ رہین جنکا واقفیت مین اونکا شکار ہونا ممکن تھا فقط

